بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ کتاب

نمبر	سوال	جواب
۱	میڈیکل جیورس پروڈنس کی تعریف کرو۔	میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جسکے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتون کیواسطے کیا جاتا ہے
۲	مجسٹریٹون اور پولیس کا اِس علم سے ناواقف ہونا مقدمات فوجداری پر کیا اثر کرتا ہے اور اوسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔	انکی اس علم سے عدم واقفیت اکثر مقدمات فوجداری مین ضروری مباحث طبی وقانونی کے ترک کی باعث ہوجاتی ہے جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بیگناہ سزایاب یا اصلی مجرم رہا ہوجاتا ہے۔
۳	ڈاکٹر ٹیلر نے اِس علم کی غرض کیا بیان کی ہے۔	ٹیلر کا بیان ہے کہ انسان مین واقعات کو ترتیب دینے اور اونسے اوس طور پر کام لینے کی صلاحیت پیدا ہوجاے جس سے عدالتی اغراض حاصل ہوسکین۔
۴	وکلا کو اِس علم کا جاننا کن وجوہ سے ضروری بیان کیا گیا ہے۔	وکلا کیلیے اِس علم کی واقفیت اِس باعث ضرور ہے کہ جبتک کوئی وکیل اِس علم سے پوری طرح واقف نہو وہ کسی طبیب سے سوالات یا اوسپر جرح بعمدگی نہین کرسکتا۔
۵	اِس علم کی واقفیت سے مجسٹریٹون اور پولیس کو	اِس علم کے جاننے کیوجہ سے وے لوگ قابل لحاظ باتون پر

سوال	جواب
کیا امداد مل سکتی ہے۔	زیادہ توجہ کر سکینگے اور اونکی باریکیوں کو جن تک ا[illegible] خیال نہین جاتا ہی دیکھ او قلمبند کر سکینگے اور بیگناہ کو سزا [illegible] اصلی مجرم کے رہا ہو جانیسے جو بے انصافی ہوتی ہے رُک جائیگی۔
۶ چونکہ اکثر اطبا واقعات کی نسبت اپنی راے قطعی طور پر ظاہر کرتے ہین (جو ہمیشہ صحیح نہین ہوتی ہے) تو بتاؤ کن وجوہ سے طبیب کی راے کس صورت مین قابلِ وقعت اور کس صورت مین بے وقعت خیال کیجائیگی۔	اس علم کی ترقی کی وجہ سے اکثر صورتین واقعات خاص حالت سے متعلق ہین بالکل معین ہو گئی [illegible] جو کسی حالت سے مخصوص یقین اب اوس خصوصیاتی نس[illegible] یقین نہین ہو سکتا ہے اسلیے کسی طبیب کی رای کو [illegible] صورت مین وقعت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ وہ اپنی وجوہ بیان کرے اور اگر وہ اپنی راے کے وجوہ نہ رکھتا [illegible] وہ رای مخالف رای ماہرین فن ہو تو اوسکی وہ رای بے وقعت خیال کیجائیگی۔
۷ محضر جو پولیس معائنۂ حالات لاش کے متعلق مرتب کرتا ہے کہان تک قابل اطمینان ہوتا ہے۔	محضر جو ایسی حالت مین تیار ہوتا ہے عموماً قابل اطمینان نہین ہوتا۔ اکثر حالت اور موقع لاش کی نسبت دوران مقدمہ [illegible] امور ظاہر ہوتے ہین جنکا ذکر تک محضر مین نہین ہے جو ہمیشہ مشتبہ خیال کیے جائینگے۔
۸ لاش کے معائنے کے وقت پولیس کو کس امر کا زیادہ خیال کرنا چاہیے اور اگر وہ امر فروگذاشت ہو جا[ے] تو اوسکا کیا نتیجہ ہوگا۔	معائنۂ لاش کے وقت سب سے زیادہ پولیس کو اس امر کا خیا[ل] رکھنا چاہیے کہ لاش گرم ہے یا سرد اگر اسکے متعلق کوئی امر فرو[گذاشت] ہو جاے تو وہ فروگذاشت مجرم کے حق مین مفید اور پولیس [کے] حق مین مضر ہوگی۔
۹ اکثر اطبا کا بیان ہوتا ہے کہ بروقت معائنے کے لاش پر چوٹ کے نشان تھے ایسی راے کس صورت مین لائق لحاظ اور کس صورت مین بے وقعت ہے۔	ایسی رای اوسی صورت مین قابل لحاظ ہے جبکہ طبیب نے حقیقی اور مجازی ایکائی موس مین امتیاز کیا ہو اگر اوسنے ان مین [illegible] فرق نہین کیا ہے تو اوسکی راے نشانات کی نسبت بالکل بے وقعت ہے۔
۱۰ طبیب کو لاش کے معائنے یا اوسکی تشریح	امورات ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

…لی رپورٹ لکھتے وقت کن کن امور کا لحاظ رکھنا چاہیے …ا تفصیل بیان کرو۔	(ا) جہانتک ممکن ہو اپنی رپورٹ مین علمی اصطلاحات کا استعمال نکرے بلکہ اوسکو چاہیے کہ رپورٹ معمولی اور عام فہم الفاظ مین لکھے (ب) حتی الامکان اپنی رای کو رپورٹ مین درج نکرے محض واقعات کو بیان کرے اور گواہی دیتے وقت پوچھا جاے تو اپنی راے ظاہر کرے۔ (ج) امتحان کے وقت پولیس یا اور اشخاص کے کہنے سننے کا اثر اپنے بیان پر نہونے دے۔ (د) محض واقعات اور اصلی حالت کو قلمبند کرے اور اوسی اپنی راے قائم کرے۔ (ہ) خصوصاً سببیت کے بیان کرنے مین از حد احتیاط لازم ہے کیونکہ جو بظاہر موت کا سبب معلوم ہوتا ہے وہ اصلی سبب نہین ہوتا اور اسلیے اوسکو ضرور ہے کہ لاش کا پوری طرح سے امتحان کرے گو ظاہرا اسباب موت کے موجود ہون۔ (و) بیرونی زخمون اور اونکی چھوٹائی بڑائی اور مواقع کو نہایت توجہ سے دیکھنا چاہیے۔ (ز) اون علامات کو جن سے زخم کا قبل ہلاکت یا بعد ہلاکت لگایا جانا معلوم ہوسکے نہایت غور سے دیکھے اور قلمبند کرے۔ (ح) اس امر کو دریافت کرے کہ جس وقت لاش ملی وہ گرم تھی یا سرد۔
۱۱ جب کبھی عہدہ داران دیہی کسی مشتبہ موت کے …یعہ سے مطلع ہون تو اوس صورت مین اونپر کن امور …بجا آوری فرض ہے۔	ایسی ہر صورت مین اونکو لازم ہے کہ فوراً پولیس کو خبر کرین اور تحقیقات شروع کردین۔
۱۲ موت بحالت مشتبہ کے وقوع کی صورت مین عہدہ داران …ی کو کن امور کی نسبت اطلاع حاصل کرنی چاہیے۔	…کل امور مندرجہ ذیل کو بغور دیکھنا اور دریافت کرنا اور قلمبند کرنا چاہیے۔ (ا) جس وقت لاش ملی گرم تھی یا سرد اور اینٹھی ہوئی

ثانی	
محضر نامے مین کون کون امور درج کرنا چاہیے۔	تھی یا نہین۔ (۲) اوسکی بیہوشی شروع ہوگئی تھی یا نہین۔ (۳) ٹھیک وقت موت کا کیا تھا۔ (۴) کسوقت کس مقام پر کسنے متوفی کو آخیر مین زندہ دیکھا تھا۔ (۵) لاش کس وضع اور ہیئت پر پڑی ہوئی تھی۔ (۶) لاش کے ارد گرد کی اشیا کے مواقع کو بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا اور اون اشیا کو اوٹھا کر بحفاظت رکھنا چاہیے۔ (۷) اگر جسم پر خون کے نشان ہون تو اونکے ٹھیک مواقع اور چھوٹائی بڑائی کو بغور دیکھکر قلمبند کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ خون تر تھا یا خشک۔ (۸) متوفی پر کسی خاص قسم کے علامات ظاہر ہوتے تھے یا نہین اور اگر ظاہر ہوتے تو کب شروع ہوئے اور کیا تھے۔ (۹) کسی شئے کے کھانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد یہ علامات پیدا ہوئے۔ (۱۰) یہ علامات کسی وقت موقوف ہوئے تھے یا موت تک بلاکمی قائم رہے۔ (۱۱) کسی دوا یا غذا مین زہر کا شبہ ہو تو اوسکو حفاظت سے رکھنا چاہیے۔ (۱۲) جو کوئی مادہ قے یا دست مین اخراج ہوا ہو تو اوسمین سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مٹی کے نئے ظرف مین بحفاظت بند رکھنا چاہیے۔ (۱۳) لاش کی بیرونی ہیئت کو اور کل جبر و زیادتی کے علامات کو بغور دیکھکر قلمبند کرنا چاہیے۔ (۱۴) مشتبہ باتون اور مشتبہ اشخاص کے بیانات کو قلمبند کرنا چاہیے۔
۱۳ بعد تیاری محضر کے عہدہ داران پولیس پر اور کن فرائض کا ادا کرنا لازم ہے۔	بعد تیاری محضر اونکو چاہیے کہ۔ (ا) لاش کو فوراً قریب تر دواخانے مین لیجائین اور۔ (ب) خود مع کل اشیا متعلقہ کے اوسکے ساتھ جائین اور۔

سوال	جواب
	(ب) حتی الامکان لاش کی روانگی میں کچھ دیر نہ ہونے دینی چاہیے (ج) نہایت ضرور ہے کہ لاش کو قبل ابتدائی بوسیدگی کے دواخانے میں پہونچا دیں۔
۴ ا مسرہ داران دیہی کی تحقیقات کس درجے تک مفید ہوتی ہے اور کیوں؟ اسکی نسبت افسر پولیس کو ان امور ... کیا گیا ہے۔ اور نیز اپنی اغراض کے لیے افسر پولیس کیا کرنا چاہیے۔	اکثر دیہی تحقیقات پر اسے نا تمام ہوتی ہے کیونکہ ان عہدہ داروں کا خیال ہے کہ لاش نہایت ناپاک شے ہے جسکو وہ چھونا پسند نہیں کرتے اور محض بیان لکھ کر اور پر دستخط کر دیتے ہیں۔ اسکے متعلق افسر پولیس کو لازم ہے کہ ان کو مجبور کرے کہ امور مندرجہ محولہ کی نسبت اپنا ذاتی اطمینان حاصل کریں اور افسر پولیس کو اپنی ضروریات کے واسطے جملہ واقعات کو بخوبی قلمبند کرنا چاہیے اور بروقت ادائے شہادت بعد معائنہ اوسکی شہادت دینا چاہیے نہ کہ صرف حافظہ کے بھروسے پر۔
۵ ا ہندوستان کے جج اور مجسٹریٹ کو جس مشکل کا سامنا ہوتا ہے وہ کیا اور کس حد تک ہے۔	یہ مشکل جھوٹی شہادت ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر مقدمہ خواہ کیسا ہی ہو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حصہ شہادت کا جھوٹا اور مصنوعی ہوتا ہے۔
۶ ا یہ قانونی اصول کہ جس شہادت کا ایک جز غلط ہے (وہ کل غلط ہے) کس ملک کی شہادت سے متعلق ہے۔ اور اگر ہندوستان کی شہادت سے متعلق نہیں کیا جا سکتا ہے تو ان وجوہ سے بالتصریح بیان کرو۔	یہ اصول انگلستان کی شہادت سے متعلق ہے اور ہندوستان کی شہادت سے اس وجہ سے متعلق نہیں کیا جا سکتا ہے کہ اگر یہاں اس اصول پر عمل کیا جاوے تو کسی مجرم کو بھی سزا ملنی دشوار ہوگی کیونکہ اس ملک میں نافہمی کی وجہ سے ہر ایک گواہ اپنی شہادت میں اس غرض سے کہ شہادت مستحکم ہو جاوے کچھ نہ کچھ اپنی طرف سے الحاق کر دیتا ہے اور بعوض اپنے علم و مشاہدات کے بیان کرنیکے سنی سنائی باتیں یا قیاسات کو شامل کر دیتا ہے۔
۷ ا ہندوستان میں جھوٹی شہادت دینے یا بنانیکے کیا باعث ہیں اور ہر ایک وجہ کی ایک ایک تمثیل مختصر طور بیان کرو۔	حسب مندرجہ ذیل امور جھوٹی شہادت دینے یا بنانیکے باعث ہیں (۱) ہر ایک گواہ بوجہ نافہمی کے اس غرض سے کہ اوسکی شہادت مستحکم و مضبوط ہو جاوے اپنے بیان میں اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ الحاق کر دیتا ہے اور اپنے علم و مشاہدات کے سوائے سنی سنائی باتیں یا قیاسات کو شامل کر دیتا ہے۔

(ب) جھوٹی گواہی دشمنی کی وجہ سے اور بعض وقت خوف سے بھی بنائی جاتی ہے۔

(ج) جہل بھی جھوٹی گواہی دینے کا ایک بڑا سبب ہے۔

تمثیل (ا) ایک شخص لکھیا نامے نے بیان کیا کہ فلاں تاریخ میں ڈکیتوں کا تعاقب کیا لیکن بوجہ معذور ہونے ادائے جواب کے جرح میں اقرار کیا کہ لکھیا میں نہیں ہوں لکھیا میرا دوست یا ہے اسلیے میں بجائے اوسکے گواہی دینے آیا واقعات بیشتر بالکل صحیح اور تمام باشندے گاؤں کے اونسے واقف ہیں گو میں نے بچشم خود اونکو نہیں دیکھا۔

تمثیل (ب) دو بھائی ایک مکان میں رہتے تھے اُن میں سے ایک دو روز کے لیے کہیں چلا گیا دوسرا تنہا رہ گیا شب کے وقت ایک مشہور ڈاکو جھکا ہوا مال کے حجرہ کا قفل کھول رہا تھا اوسنے دو ضرب لاٹھی کی ڈاکو کو ماری اسی اثنا میں ایک ہمسایہ نے بھی آکر ایک لاٹھی ماری ان ضربوں سے ڈاکو مر گیا ان لوگوں نے خوف سے لاش کو چھکڑے پر لاد لیجا کر ریل کی سڑک پر سلادیا صبح کو لاش اس حالت میں ملی کہ سر جدا اور پیر چور چور ہو گئے تھے امتحان سے معلوم ہوا کہ سر شق اور جگر اور طحال چور ہیں علاوہ اسکے جہاں لاش ملی تھی وہاں سے ملزمین کے مکان تک برابر پہیا اور خون کا نشان تھا۔ دونوں بھائی جرم قتل میں ماخوذ اور سیشن سپرد ہوئے ایک نے اپنی عدم موجودگی اور دوسرے نے واقعہ سے بالکل انکار کیا بعد ازیں ملزم نمبر (۲) نے اپنے وکیل کی صلاح سے اصلی واقعہ بیان کر دیا جسکی وجہ سے دونوں رہا ہو گئے۔ ایک بوجہ غیر موجودگی اور دوسرا بوجہ استحقاق حفاظت خود اختیاری کے۔

سوال	جواب
	تمثیل (ج) جب کوئی گواہ عدالت مین آتا ہے تو اوسکے فریق کا وکیل اوس سے سوال کرتا ہے جسکا وہ گواہ ہے تو گواہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا وکیل سخت و مشکل سوال نہین کریگا اسلیے وہ نہایت تیزی سے جواب دیتا ہے بلکہ اپنی معلومات سے زیادہ بیان کرجاتا ہے۔ اور جب فریق مخالف کا وکیل کھڑا ہوتا ہے تو اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشکل سوال کریگا اِس غرض سے وہ ہر سوال کا انکاری جواب دینا شروع کرتا ہے اور یہی جھوٹ بیان کرتا ہے جسکی وجہ سے مشکلات مین پڑکر قبول کرلیتا ہے کہ مین جھوٹ بول رہا ہون جسکے باعث اوسکی پہلی گواہی بھی مشکوک و بیکار ہوجاتی ہے۔
۱۸ اقبالات جو اکثر جھوٹے ہوا کرتے ہین اسکا کیا باعث ہے۔	یورپ مین اون جرائم کی نسبت جنکا عوام مین چرچا ہوتا ہے عموماً ایک مختل الحواس آکر جھوٹا اقبال کردیتا ہے۔ اور اس ملک مین ملزم محض اسوجہ سے کہ اوسکی نسبت بہت شبہ ہے اس خیال سے کہ اگر اقبال کرلیگا تو شاید سزا مین کمی ہوجائیگی جھوٹا اقبال کردیتا ہے اور اکثر اقبالات پولیس کے جبر وتعدی وترغیب کی وجہ سے بھی جھوٹے ہوا کرتے ہین۔

حصہ اول باب اول

سوال	جواب
۱۹ کن مقدمات مین طبیب کی شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جہان شخص مجروح اچھا ہوجاتا ہے تو طبیب کی شہادت کس غرض سے لیجاتی ہے	اکثر طبیب کی شہادت کی ضرورت اون مقدمات مین ہوتی ہے جنمین بوجہ زخم کے ہلاکت واقع ہوئی ہو اور جب شخص مجروح اچھا ہوجاتا ہے یا تو طبیب کی شہادت بطور تائید اوسکے بیان کے یا بغرض اثبات اس امر کے کہ زخم خود اپنا لگایا ہوا ہے یا نہین لیجاتی ہے۔
۲۰ زخم کی تعریف بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ کسی خاص چوٹ کو ضرر یا ضرر شدید یا اقدام قتل یا قتل	کل اون چوٹون پر زخم کا اطلاق ہوتا ہے جو مجموعہ قوانین تعزیرات ہند مین ضرر اور ضرر شدید کی تعریف مین داخل کیگئی ہین

قرار دینے کی نسبت کیا قاعدہ ہے۔	اور کسی خاص پیشہ کو زخم تا کسی طرح ثابت نہیں سوا اسکے [illegible] صرف زخم اور تشریح [illegible] ضرور بیان ہو جاوینگے۔
۲۱ اس ملک مین کس وجہ سے لاش کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے اور کون سے عدم شناخت کا باعث ہوتی ہے۔	چونکہ یہاں [illegible] لاش کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے اور بہت تھوڑے کپڑوں کا پہننا بڑا سبب عدم شناخت لاش کا ہے۔
۲۲ بالعموم جسم پر سے گوشت غائب ہونے کیلیے کتنے روز لگا کرتے ہین - اور کیا اوس مدت مین جو تم بیان کروگے کمی و بیشی کا ہونا ممکن ہے یا نہین ہر صورت مین جواب بتصریح ہونا چاہیے۔	عموماً جسم پر سے گوشت غائب ہونے کیلیے تین چار روز لگا کرتے ہین اور بعض وقت اس عرصہ کے بعد بھی لاش صحیح و سالم رہتی ہے اس مدت مین کمی ممکن نہین ہے لیکن ۱۸۹۲ع مین ضلع کرنال مین ایک مقدمہ ہوا جسمین ایک عورت کی لاش چھتیس گھنٹہ موت کے بعد ایک خشک ندی مین ملی اور اسی قدر عرصہ مین اوسکے جسم پر مطلق گوشت کا نشان باقی نہ رہا تھا یہ مقدمہ ایک غیر معمولی مثال اسقدر جلد گوشت غائب ہو جانیکی ہے۔
۲۳ زخمون کی وجہ سے ہلاکت کے واقع ہونے یا نہونے کا فیصلہ کرنیکے واسطے کس امر کا علم ضرور ہے۔	اس امر کے تصفیہ کے لیے اس امر کا علم ضرور ہے کہ زخم زندگی کی حالت مین لگے تھے یا بعد موت کے۔
۲۴ زخم جو بعد موت کے لگائے جاوین اونکی کیا علامات ہین۔	اون زخمون کی یہ علامات ہین۔
	(ا) ان زخمون سے خون کا نکلنا ممکن ہے لیکن کبھی زیادہ مقدار مین نہین ہوتا۔
	(ب) خون جو نکلتا ہے وہ شریان کا نہین ہوتا بلکہ وریدی اور نیلا اور سیال ہوتا ہے۔
	(ج) کنارے زخم کے بند مگر ڈھیلے ہوتے ہین۔
	(د) جو خون نکلتا ہے وہ جمتا نہین۔
۲۵ کوئی خاص علامت ایسے زخم کی بیان کرو جو حالت زندگی مین لگایا گیا ہو - اور طبیب کا فرض بتلاؤ۔	زخم کے کنارونکا سمٹ جانا اور جلد کی باریک شریانون اور رگون کا مقام زخم پر سکڑ جانا ایک بڑی علامت ایسے زخم کی ہے اور فرض طبیب کا صرف جسم کا امتحان کرنا ہے۔
۲۶ اگر جسم زخمی ہو تو زخمون مین کیا کیا باتین دیکھنا	ایسی حالت مین زخمون کی چھٹائی بڑائی اور اوسکی ہیئت

سوال	جواب
اور زخم قلمبند کرنا چاہیے اور کس خاص امر کی جانب زیادہ خیال رکھنا لازم ہے۔	و زخم کو دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیے اور زیادہ تر اون علامتوں کا جن سے زخم کا حالتِ زندگی یا بعد موت کے لگنا معلوم ہو سکے لحاظ رکھنا چاہیے۔
٢٧ کیا بالعموم زخم سے خون کا جاری ہونا زخم کے حالت زندگی مین لگنے کی علامت یقینی یا قاعدۂ کلیہ ہے اگر نہین ہے تو کن وجوہ سے اور نیز بیان کرو کہ اگر زخم بعد الموت سے بھی خون جاری ہو سکتا ہے تو پھر کن علامات سے ایسے زخم اور حالتِ زندگی کے زخم مین فرق کیا جا سکتا ہے۔	محض خون کا زخم سے جاری ہونا زخم کے زندگی مین لگنے کی یقینی علامت یا قاعدۂ کلیہ نہین ہے کیونکہ بعض وقت جسم مردہ سے بھی جاری ہوتا ہے مثلاً مرض سکتہ اور دمزمن یا بڑے قسم کے بخارین۔ لاکن ایسی صورت مین جو خون نکلتا ہے وہ سیاہ ہوتا ہے اور بہ نسبت اوس خون کے جو زندگی مین نکلتا ہے زیادہ رقیق اور ردی ہوتا ہے۔ یس یہی علامات مابہ الامتیاز ہین۔
٢٨ (ا) کسی چوٹ یا رگڑ کی نسبت کہ وہ حالتِ زندگی مین لگی ہے یا بعد موت کے کن علامات کے وسیلے سے تمیز ہو سکتی ہے۔ (ب) جو چوٹ بعد موت کے فوراً نہ لگائی جاوے اور جو فوراً لگائی جاوے اون دونون کی علامات مین کیا فرق ہے۔ اور چوٹ لگنے کی بعد موت کے یقینی علامت کیا ہے۔	جو جو علامات زخم کے حالت زندگی مین یا بعد موت کے لگنے کے بیان کیے گئے ہین وہ بالکل چوٹ اور رگڑ پر صادق آتے ہین۔ جو چوٹ بعد موت فوراً نہ لگائی جاوے اوسمین ایکائی موسس پیدا نہین ہوتا اور جو چوٹ بعد موت فوراً لگائی جاوے گو وہ اصلی چوٹ کے مشابہ ہوتی ہے مگر مردہ جسم پہ بہت زور سے بھی چوٹ لگائی جاوے تاہم وہ اثر کم کریگی اور خفیف معلوم ہوگی اور معائنہ لاش سے چوٹ شدید معلوم ہو لاکن ضرب شدید کے علامات نہون تو یقین کرنا چاہیے کہ چوٹ بعد موت لگی ہے۔
٢٩ کیا جو خون بعد موت کے نکلتا ہے اوسمین انجماد کا نہونا قاعدۂ کلیہ ہے یا نہین ہر ایک صورت مین اپنے جواب کے وجوہ بیان کرو۔	جو خون بعد موت کے نکلے اوسکا نہ جمنا قاعدۂ کلیہ نہین ہے کیونکہ ڈاکٹر کرسچن کا بیان ہے کہ نینے آٹھ گھنٹے موت کے بعد بھی خون کو نہایت پائداری سے جمتے ہوے دیکھا ہے اور دو صورتون مین بارہ اور تین گھنٹے بعد موت بھی خون جم گیا تھا۔
٣٠ لاش کے کس درجے مین پہونچ جانے کے بعد	لاش کے ٹھنڈی ہو جانے اور اوسمین موت کی اکڑ شروع

سوال	جواب
سخت چوٹ سے بھی کوئی اثر جو حالت زندگی مین چوٹ سے پیدا ہوتا ہے پیدا نہوگا۔	ہو جانے سے پٹھون مین صلابت آجاتی ہے تو چوٹ سے خواہ وہ کیسی قدر زور سے کیون نہ لگائی جاوے کوئی اثر جو حالت زندگی مین اوس سے پیدا ہوتا ہے پیدا نہوگا۔
۳۱ ضربۂ شدیدیا ایکائی موس حقیقی کے علامات کیا ہین۔	یہ ہین۔ (۱) خون کا اندر اندر پھیلجانیکی وجہ سے ورم کا ہونا۔ (۲) چوٹ کے سیاہ نشان کے گرد نیلا حلقہ پڑجانا۔ (۳) سلیولر ٹشیو مین خون کا پھیل جانا۔ (۴) خون کا بالکل جلد ہی ملجانا اور اوسمین سیاہی اور صلابت پیدا کرنا
۳۲ کٹے ہوئے زخم جو حالت زندگی مین اور بعد موت کے لگائے جائین اُن دونون کی علامات مین کیا فرق ہے۔	کٹا ہوا زخم جو حالت زندگی مین لگتا ہے اوسکے کنارے سُرخ خون آلود اور ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہین اور اونکا مُنھ پھیلا ہوتا ہے اور سلیولر ٹشیو مین خون بھی جمع ہوجاتا ہے۔ اسکے عکس کیصورت مین جو زخم لگتا ہے اوسکا رنگ نیلا اور اوسکے کنارے ملے ہوئے ہوتے ہین اور اگر اوسمین خون بھی ہو تو وہ رقیق اور زردی ہوتا ہے ان دونون حالت کے زخم ایک دوسرے سے بالکل مخالف ہین۔
۳۳ اِس امر کے دریافت کے لیے کہ آیا مقدمۂ قتل کا ہے یا خودکشی کا زخمون کی نسبت کن امور کا معلوم کرنا ضرور ہے۔ اور داہنے ہتے شخص کے خود اپنے لگائے ہوئے زخم کا رُخ کس طرف اور دوسرے شخص کے لگائے ہوئے زخم کا رُخ کس طرف ہوتا ہے۔	امور ذیل کا معلوم کرنا ضرور ہے۔ (ا) زخم کس مقام پر ہے۔ (ب) کس جانب سے کس جانب کو گیا ہے۔ داہنے ہتے شخص کے خود اپنے لگائے زخم کا رُخ بائین سے داہنی طرف ہوتا ہے اور دوسرے کے لگائے ہوئے زخم کا رُخ اکثر اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے۔
۳۴ - الف۔ بیان کرو کہ طبیب کو کیا کرنا چاہیے۔ (۱) جب لاش پر جبر و زیادتی کا کوئی ظاہری نشان نہو۔ (۲) جب کوئی اندرونی یا بیرونی چوٹ یا بیماری ایسی نہو جسکو سبب موت کہہ سکین۔ (ب) کیا یہ ممکن ہے کہ لاش کے چیرنے پر کوئی سبب موت	الف (۱) ایسی صورت مین طبیب کو وجہ ہلاکت کے بارے مین نہایت باریکی سے معائنہ و امتحان کرنے لاش کے بعد رائے دینا چاہیے۔ (۲) ایسی صورت مین یا معدہ و امعا کو کیمکل اگزامنر کے پاس بھیجنا چاہیے۔

سوال	جواب
معلوم نہو نہ معدے مین کوئی زہر ہو تب بھی اصلی سبب جبر و تعدی یا زیادتی ہو- اگر ممکن ہے تو اکثر ایسی موت کس صورت مین واقع ہوتی ہے-	(ب) بیشک یہ امر ممکن ہے مثلاً اعصاب کو کوئی ایسا شدید صدمہ پہونچ جاوے جس سے موت واقع ہو جاوے لیکن اوسکا کوئی اندرونی یا بیرونی اثر باقی نرہے اور اکثر ایسی موت اون صورتون مین واقع ہوتی ہو جب چوٹ پیٹ کے اوپر یا قعر معدہ مین لگے-
۳۵ جب لاش پر متعدد زخم یا چوٹین موجود ہون تو اس امر کا ثابت کرنا ضرور ہے یا نہین کہ ان مین سے کوئی خاص زخم ہلاکت کے لیے کافی تھا-	ایسی صورت مین اس بات کا ثابت کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ یہ امر مسلّم ہے کہ ایسے زخمون یا چوٹون کا مجموعی اثر انسان کو مار ڈالتا ہے گو انمین سے ہر واحد بذاتہ جان لینے کے لیے کافی نہو-
۳۶ بیان کرو کہ (ا) کیا موت کے اصلی و ظاہری سبب مین اختلاف ہوسکتا ہے- (ب) اکثر ایسا اختلاف کن اشکال مین واقع ہوتا ہے (ج) اس امر کا فیصلہ کیون اور کون کرسکتا ہے اور کس قدر احتیاط عمل مین لانے کے بعد اور کیون اسقدر احتیاط کا عمل مین لانا ضرور ہے- (د) کسی مقدمے کو بطور تمثیل اس امر کے بیان کرو-	(ا) یہ امر کچھ غیر معمولی بات نہین ہے کہ کوئی شخص جو زخمی ہوا (یا جسکو کوئی چوٹ لگی ہو) وہ فی الواقع اندرونی اور پوشیدہ اسباب سے مرجاوے- (ب) اور اکثر ایسا اختلاف اقدام خودکشی کے مقدمات مین واقع ہوتا ہے- (ج) چونکہ عوام کی نظرون مین سببیت کا دہی زخم یا چوٹ ہوگی جو لگی ہے اس لیے اس امر کا فیصلہ طبیب کرسکتا ہے اور وہ بھی لاش کو نہایت غور سے دیکھنے اور امتحان کرنیکے بعد اور اسقدر احتیاط اسلیے کرنا ضرور ہے کہ اگر راے دینے مین ذرا بھی جلدی کیجاوے تو ملزم پر جرم قتل قائم ہوجاتا ہے اور اسی بنیاد پر ایک بیگناہ رجوع مقدمہ کے انتظار مین مہینون محبوس رکھا جاسکتا ہے- (د) مارچ سنہ ۶۶ع مین ایک عورت پر یہ جرم قائم ہوا کہ اوسنے ایک فقیرنی کو طمانچے سے مار ڈالا- فقیرنی طمانچے کے صدمے کی بیہوشی ہوکر ۱ منٹ مین مرگئی- امتحان سے اصلی سبب ہلاکت یہ معلوم ہوا کہ اسکے ارٹا مین انوریزم ہوگیا تھا جو طمانچے کے صدمے سے ٹوٹ گیا طبیب کی راے مین بیماری مہلک تھی

سوال	جواب
	لیکن بلا ہینچنے کی وجہ سے ہلاکت جلد وقوع مین آئی ۔
۴۷ (۱) کسی زخم کے بارے مین آلہ مستعملہ کا قرار دینا کہان تک حدِّ امکان مین ہے ۔ (۲) کس وجوہ سے زخم آلہ مستعملہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور تلوار اور کاٹنے کے زخم مین کیا خاصہ ہے ۔ (۳) کسی خاص زخم کے متعلق کہ وہ کسی خاص آلے کا ہے یا نہین کیا قاعدہ ہے ۔	(۱) اس امر کی نسبت یہانتک کہا جا سکتا ہے کہ کٹا ہوا زخم کسی تیز ہتیار کا اور چھیا ہوا زخم کسی نوکدار چیز کا اور کچلا ہوا زخم کسی کند آلے کا ہے ۔ (۲) چونکہ جلد اور گوشت کا خاصہ سکڑ جانے کا ہے اس وجہ سے کٹا ہوا اور چھیا ہوا زخم ہمیشہ آلہ مستعملہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ کے زخم مین یہ خاصہ ہے کہ چھوٹائی اور بڑائی زخم کی قوتِ حملہ پر موقوف ہے اور ممکن ہے چھوٹے سے چاقو کا زخم بھی مماثل زخم تلوار کے ہو سکتا ہے ۔ (۳) یہ امر بالیقین نہین کہا جا سکتا ہے کہ کوئی خاص زخم کسی خاص آلے کا ہے لیکن اکثر اوقات ہیئتِ زخم دیکھکر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص آلے کا زخم نہین ہے مثلاً اگر کوئی تیز آلہ جارحہ پیش ہوا اور زخم کے کنارے ناہموار ٹوٹے ہوئے اور شگافتہ ہون تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ زخم اوس آلے کا نہین ہے اور نیز اس کا عکس بھی صحیح ہے ۔
۴۸ کسی خاص زخم کا کسی خاص پیش شدہ آلۂ ضرر کا ہونے یا نہونے مین سے کسی امر کا بیان کرنا طبیب کے امکان مین ہے اور کس کا نہین اور کس خاص شکل مین آلہ مستعملہ کا قرار دینا زیادہ مشکل ہے کن اسباب سے ۔	طبیب یہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی خاص زخم کسی خاص پیش شدہ آلے کا نہین لیکن یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ کوئی خاص زخم کسی خاص پیش شدہ آلے کا ہے اور خاص ہڈی ٹوٹ جانے کی صورت مین آلہ مستعملہ کا قرار دینا زیادہ مشکل ہے ۔ کیونکہ ہڈیون کی مضبوطی مین مختلف اشخاص مین فرق ہوا کرتا ہے ۔
۴۹ (۱) مدراس اور بنگالے مین جن مختلف خطرناک آلات کا استعمال ہوتا ہے اوس کی ہیئت اور حالت کا مختصر ذکر کرو اور بیان کرو کہ انکے استعمال کے بالارادہ یا بلاارادہ ہونے کا کیا معیار ہے ۔	(۱) مدراس مین اکثر ناگہانی لڑائیون مین ایک آلہ جسکو موسل کہتے ہین استعمال ہوتا ہے ۔ یہ آلہ سخت لکڑی کا تقریباً ساڑھے تین فٹ لمبا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوسکے ایک جانب ڈیڑھ انچ لوہے کا پتر چڑھا ہوتا ہے اوسکا ایک مضبوط ضرب یقینی ہلاکت

نوٹ ۔ کس قسم کے آلے کا زخم کیسا ہوتا ہے اور کیون زخم آلہ مستعملہ سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے ۔

سوال	جواب
ب ان دونون مین کون آلہ زیادہ خطرناک ہے اور کون خاص امور کس سے مخصوص ہین -	زخمون کی تعداد اور کیفیت دیکھنے سے فعل کا بالارادہ اور بلاارادہ ہونا مستنبط ہوسکتا ہے- اور بنگالے مین لاٹھی استعمال کیجاتی ہے - یہ ایک پتلا اور لمبا بانس ہوتا ہے جسکے ایک طرف لوہے کی شام ہوتی ہے اسکی ضرب سے سر پر زیادہ چوٹ آتی ہے ان دونون کے استعمال مین ایک ہی ضرب پر اکتفا نہین ہوتا ہے بلکہ آتش غضب کے مشتعل ہوجانے سے مجرم کئی ضرب لگاتا چلا جاتا ہے- اس صورت مین بھی شدت ضرب مجرم کے ارادے کی معیار ہے- (ب) ان دونون مین موسل زیادہ خطرناک ہے اور موسل سے یہ حالات مخصوص ہین — (۱) موسل کو اکثر سر ہی پر مارا کرتے ہین - (۲) بعض وقت موسل کی چوٹ سے ایسا سیدھا اور کٹا ہوا زخم ہوجاتا ہے کہ اوسکو تلوار کے زخم سے تمیز کرنا مشکل ہے- (۳) اسکا استعمال اکثر ضلع بلاری کرنول وکڑپا مین ہوتا ہے (۴) بلا تحت زناکہانی باعث اشتعال کے مجرم مرتکب قتل عمد سمجھا جاتا ہے- (۵) عموماً ایسے مقدمات مین جج کی جانب سے کمی سزا کی سفارش کیجاتی ہے- لاٹھی سے یہ حالات مخصوص ہین- (۱) اسکو اوس ملک کے باشندے چھڑی کے طور پر استعمال کرتے ہین- (۲) خاص بانس کی ہی ہوتی ہے-
۴ کیا یہ ممکن ہے کہ زخم مدت کے بعد باعث ہلاکت ہو- اور ڈاکٹرون نے کس قدر زمانے کے بعد تک ایسا اثر ظاہر ہونا بیان کیا ہے-	بیشک یہ امر ممکن ہے کہ زخم لگائے جانیکے وقت سے مدت کے بعد ہلاکت کا باعث ہو اور ڈاکٹر سرامی کوپر نے دو برس کے پرانے سر کی چوٹ سے ایک شخص کا مرنا بیان کیا ہے-

سوال	جواب
	اور ڈاکٹر ٹیلر نے زیادہ سے زیادہ ۸ تا نو ہفتے تک کہا ہے۔
۴۱ کیا بلاشناخت لاش مقتول کے مجرم کو سزا دیگئی ہے اور اگر دی گئی ہے تو کس قسم کی۔ اور خاص کوئی ایک مقدمہ ایسا بیان کرو جسمین بلاشناخت لاش مقتول کے بھی سزاے موت دیگئی ہو۔	ایسے مقدمات بکثرت ہین جنمین بلاشناخت لاش کے بھی مجرمونکو سزا دیگئی ہے لیکن عموماً ایسی صورت مین بجاے سزاے موت کے حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجاتی ہے مگر مقدمہ سرکار بنام سوندا تم ضلع بھیلوارجون ۱۸۶۹ع مین بلاشناخت لاش کے سزاے موت دیگئی۔ متوفی کو دو شخصون نے گانون سے باہر نکلنے کی ترغیب دی جو کتنے دن لاش ایسی حالت پر ملی کہ جانورون نے جسم پر گوشت کا نشان تک باقی نہ رکھا تھا لیکن شہادت قرینہ کے وجود سے ایک کو سزاے قتل اور دوسرے کو سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور دیگئی۔
۴۲ ایک ایک مقدمہ مختصر واقعات کے ساتھ بطور نظیر امور ذیل کے بیان کرو۔ (۱) سبب ہلاکت کا مشکوک ہونا۔ (۲) سبب ہلاکت کا محض قیاسی ہونا۔	مقدمہ سرکار بنام منی سوامی پچا سبب ہلاکت کے مشکوک ہونے کی نظیر ہے۔ اس مقدمے مین متوفی کے بھائی پر یہ الزام تھا کہ وہ متوفی کی ایک آنکھ مین سُوا بھونک کر اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا واقعے کے دو روز بعد لاش دیکھی گئی منجملہ دو ڈریسر کے ایک نے بیان کیا کہ آنکھ پر کسی قسم کا زخم نظر نہین آیا اور دوسرے نے بیان کیا کہ سوئی کا زخم معلوم ہوتا تھا ۱۰ یوم بعد ڈاکٹر ضلع نے بعد امتحان کے بیان کیا کہ حدقہ چشم کی ہڈی مین ایک شگاف ہے جس سے ممکن ہے کہ سوا دماغ مین جا پہونچا ہو لاکن کوئی بات یقینی نہین کہی جاسکتی۔ اس مقدمے مین جب کہ سُوے کا زخم اسقدر شدید تھا کہ اسکی وجہ سے متوفی فوراً مر گیا تو پھر کیون اوسکا نشان لاش پر باقی نہ رہا باوجود اسکے جرم ثابت ہوا۔ مقدمہ سرکار بنام کولور کندی ویلو راین سبب ہلاکت محض قیاسی تھا

	اِس مقدمے مین ایک طرف بیان کیا گیا کہ متوفی ہیضے سے مَرا- دوسری جانب کہا گیا کہ وہ مارپیٹ کی وجہ سے مَرا- لاش چیری نہین گئی کئی گواہون نے مارپیٹ کی گواہی دی اور کسی نے تے ودست کا ہونا بیان کیا لیکن انکے بیان مین اختلاف تھا- جج نے تجویز کی کہ متوفے جو ایک صحیح و تندرست آدمی تھا مارپیٹ کے بعد مضمحل ہوگیا اور شدتِ اضمحلال سے اوس اعصاب کو صدمہ پہونچنے کی وجہ سے مرگیا- بہ ثبوتِ جرم ملزمین کو سزا ہوئی-
۴۴-الف بعد موت کے لاش کن اغراض کے لیے بگاڑی جاتی ہے مع تمثیل بیان کرو-	لاش یا تو اِس غرض سے بگاڑی جاتی ہے کہ شناخت نہو سکے یا اِس غرض سے کہ واردات کا شبہہ کسی بیگناہ یا اپنے دشمن پہ ہوجاے مثلاً- صورتِ اول کی تمثیل- چور اپنے مارے گئے ساتھی کا سر کاٹ لیتے ہین- اِس قسم کے مقدمات بنگالے مین بہت ہوے ہین- چنانچہ اگست سنہ ۶۹ع مین ضلع لوہارڈگا کے موضع سا لانگ مین ایک ڈاکہ پڑا زمیندار نے تعاقب کیا اور آپس مین جنگ ہوئی اور ڈاکو سخت زخمی ہوے لیکن اونکے ہمراہی جرأت کرکے اونکے سر کاٹ کر لیگئے- صورتِ دوم کی تمثیل- ضلع پٹنہ مین ایک ٹھیکہ دار اور رعایا مین نہایت بدمزگی تھی رعایا نے ٹھیکہ دار پر آفت لانے کا ارادہ کرکے ایک اپاہج کو مارکر اوسکا خون ٹھیکہ دار پر رکھا- اِس مقدمے مین دو کو پھانسی ہوئی- اور اُسی ضلع مین ایک عورت نے اپنی لڑکی کو زہر دیکر مار ڈالا اور لاش ایک ہمسایے کے مکان مین جس سے اوسکو عداوت تھی رکھدی اور اوسپر دعوی قتل کا کیا اور ضلع ترہوت مین ایک بہرے گونگے کی لاش ٹکڑے ٹکڑے

ایک شخص کی دیوار سے لگی ہوئی تھی جس سے ملزم کو عداوت تھی زخم نے جا اور تینوں کو سزا دی لیکن عدالت مافوق نے سب کو چھوڑ دیا۔ اسلئے کہ [illegible]

باب دوم ہلاکت کی جوابدہی میں

۴۳ زخم مہلک کی تعریف کرو۔

گو اس امر کی نسبت کہ کس قسم کے زخم کو زخم مہلک کہنا چاہیے اس فن کے ماہرین کی راے مین بہت اختلاف ہے مگر آسانی کیلیے اسی زخم کو زخم مہلک کہنا چاہیے جو واقع منتج بہلاکت ہو۔

۴۴ لارڈ ہیل نے اوس فرق کو جو قانون انگلستان مین قتل عمد کے بارے مین ہے کس طور پر بیان کیا ہے اور لارڈ موصوف کی اس راے پر مصنف نے کیا نکتہ چینی کی ہے۔

لارڈ ہیل اسمین یہ فرق بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص مجروح کیا جاوے اور اصلی زخم مہلک نہو لیکن اوسمین گیانگ گرین کے پیدا ہونے یا اوسکی وجہ سے بخار آجانے سے مجروح مرجاے تو بھی مجرم پر قتل کا جرم عائد ہوگا کیونکہ اگرچہ فوری سبب ہلاکت کا گیانگ گرین تھا لیکن اصلی سبب زخم تھا یعنی جرم قتل عمد کیواسطے صرف یہی کافی ہے کہ مجروح اوس زخم سے مرجاوے گو در اصل وہ زخم مہلک نہو۔ مگر ملزم اوسوقت قاتل نہین ٹھیر سکتا جبکہ وہ دوائین یا جراحی عملیات باعث ہلاکت ہون جو زخم کی درستی کی غرض سے مستعمل ہوے ہون مصنف کی راے یہ فرق بہت باریک ہے البتہ خفیف زخمون مین خود زخم کے اور سوء علاجی کے نتائج مین فرق کیا جا سکتا ہے لاکن شدید زخمون مین ایسی تفریق باطمینان نہین ہو سکتی ہے اور قرین قیاس یہی ہے کہ اگر زخم فی الواقع مہلک نہو اور سوء علاجی کی وجہ سے منتج بہلاکت ہوجاے تو

کوئی جو ری کی تکلیف سے مشتبہ قتل کا مستوجب ٹھہیگا
اس امر کی مثال ایک ... مقدمات ... نہین بلکہ ...
سرکار بنام ... کا بطور خاص ذکر کیا جاتا ہے
اس مقدمے مین باہمی دنگے مین ایک شخص کے انگوٹھے
مین دانت لگ گیا ایک ... ہے جس سے مرہم ... لگا دیا
جس سے زخم ہو گیا اور ہاتھ کاٹ ڈالنے کی ضرورت پڑی
جسکے سبب سے وہ مر گیا یہ امر ثابت کیا گیا کہ زخم بہت
خفیف تھا اگر سوء علاجی نہ ہوتی تو ضرور اچھا ہو جاتا
مرتکب بری ہو گیا۔

۴۵ ہندوستان مین کسی زخم کے نتائج کی سزا سے
ملزم کو بری کرنے کے لیے محض سوء علاجی یا عدم علاج
کافی ہے یا نہین اگر نہین تو کیون اور اپنی رائے کی
تائید مین کسی مشہور رائے کا حوالہ دو۔

اکثر اوقات اس ملک کے باشندون کے لیے طبیب کا
ملنا محال ہوتا ہے اور بہت سی صورتون مین خفیف
زخم بھی عدم علاج کی وجہ سے منجر بہلاکت ہو جاتا ہے
اس وجہ سے محض سوء علاجی یا عدم علاج ملزم کے بری
کرنے کے لیے کافی نہین ہے۔
لارڈ جیمت برن نے مقدمہ گورنر وال مین جوری کو مقدمہ
سمجھاتے وقت صاف بیان کیا ہے کہ کوئی شخص اسکا مجاز
نہین ہے کہ کسی دوسرے کو ایسے خطرے کی حالت مین ڈال دے
کہ جس سے بچنا اوسکی خوش تدبیری پر موقوف ہو جائے ایسی
صورت مین یہی طریقہ عمدہ ہے کہ مقدمے کی مجموعی حالت
اور آلہ جارحہ کی طرف نظر کی جاوے۔

۴۶ زید حالت نزع مین ہے۔ جو دس منٹ کے
عرصے مین مر جائیگا۔ خالد نے اوسکو ایک ایسا زخم تلوار
سے لگایا جس سے وہ فوراً مر گیا ایسی صورت مین جو
ذمہ داری خالد کے ذمے پر عائد ہوگی اوسمین قانون ہند اور

ہند مین ایسی تمثیل مین صورت واقعہ کے لحاظ سے ملزم
قتل عمد یا قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب سمجھا جاویگا۔
انگلستان مین لارڈ ہیل کی رای ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مریض
کو جسکے تھوڑے عرصے کے اندر ہلاک ہو جانیکا احتمال ہے

ملہ نوٹ - حسب قانون ہندوستان کے اس مقدمے مین ملزم کو ضرر رسانی کی سزا دیجاتی۔

سوال	جواب
انگلینڈ مین کچھ فرق ہے یا نہین - اگر ہے تو کیا ہے -	کوئی زخم یا ضرب پہونچانے سے اوسکی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو تو وہ مرتکب قتل یا عمد خیال کیا جاویگا -
۴۷ کن کن زخم یا چوٹون کا مرتکب بوجہ زیادہ خطرناک ہونے کے ہلاکت کا باعث خیال کیا جاتا ہے اور کن کا نہین -	ٹھوکر مارنا یا لکڑی کی چوٹ یا گھونسا مارنا یا شدت سے خطرناک ہے اور مرتکب باعث ہلاکت سمجھا جاتا ہے - مگر کسیکا صرف طمانچہ مارنا اِس شدت سے خطرناک نہین ہے -
۴۸ اسباب ثانیہ کو بیان کرو اور بتلاؤ کہ کب باوجود اِن اسباب سے ہلاکت واقع ہونے کے بھی مجرم کو رہائی دیجا سکتی ہے - سوال ثانی کس صورت مین کہا جائیگا کہ موت اسباب ثانیہ کی وجہ سے وقوع مین آئی -	بعض وقت متضرر فوری صدمات زخم سے اچھا ہوجاتا ہے بعد مین بجائے یا اورام یا تشنج اور اورام یا خاص قسم کے ثیلون یا تشنج یا دویا ٹیٹانس یا گینگرین یا کسی ضروری جراحی عمل کی وجہ سے ہلاک ہوجاتا ہے انکو اسباب ثانیہ کہتے ہین - اور جبکہ اصلی زخم خفیف ہوا اور اسباب ثانیہ متضرر کی خاص جسمانی حالت یا اوسکی بے احتیاطیون یا زیادتیون سے متعلق ہون تو اقتضاء انصاف یہی ہے کہ مجرم رہائی پاوے -
۴۹ اسباب ثانیہ کی وجہ ہلاکت واقع ہونیکی صورت کے متعلق قانون ہندوستان اور انگلستان مین کیا فرق ہے -	قانون انگلستان کے بموجب مرتکب ہلاکت کا جوابدہ سمجھا جاتا ہے گو ضرب خفیف ہی کیون نہو لیکن اوسکی نسبت محض قتل انسان کا جرم ثابت ہوگا اور تجویز سزا کے وقت جج کا فرض ہے کہ اوس حالت کا جسمین ضرب لگے اور ملزم کے ارادے کا لحاظ رکھے اسوجہ سے ممکن ہے کہ ملزم کی نسبت جرم قتل انسان ثابت ہوتا ہم اوسکو لحاظ واقعات بہت کم سزا دیجاوے - بخلاف اِسکے ہندوستان مین آلہ جارحہ کی وجہ سے جو مستقل ہوا ہو جرم قتل عمد کی حد کو پہونچ جا سکتا ہے اوس وقت جج کو بجز اِسکے کہ سزا موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور تجویز کرے چارہ نہین ہے
۵۰ مرض ٹٹنس کا خاصہ اور اوسکی پیدایش کے	اِس مرض مین اختیاری عضلات مین انقباض پیدا

سوال	جواب
اسباب بیان کرو اور بتاؤ کہ ٹٹ نس جو طبعی طور پر پیدا ہو اور وہ جو کسی چوٹ کی وجہ سے پیدا ہو فرق کیا جا سکتا ہے یا نہین۔	ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ہر قسم کی چوٹ کے نتائج مین اور اکثر اوقات پھٹے ہوے اور کچلے ہوے زخمون کے نتائج مین اور بعض اوقات بلا کسی سبب کے طبعی طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر ٹیلر کا بیان ہے کہ طبعی ٹٹ نس اور اوس ٹٹ نس مین جو چوٹ سے پیدا ہو فرق کرنا محالات سے ہے۔
۵۱ بیان کرو (۱) سرخ بادہ کسکو کہتے ہین۔ (۲) کس مقام پر اسکے علامات پیدا ہوتے ہین۔ (۳) کون خاص اسباب اسکی پیدایش کے باعث ہوتے ہین۔ (۴) اسکا کیا معیار ہے کہ چوٹ ہی اسکی پیدایش کا سبب ہے۔	(۱) سرخ بادہ جلدی ورم کا نام ہے جو کسی ایک مقام سے شروع ہو کر پھیل جاتا ہے اسکے ساتھ سوزش بے انتہا ہوتی ہے۔ (۲) اسکے علامات اوسی مقام پر پیدا ہوتے ہین جہان چوٹ لگی ہے۔ (۳) اکثر اوقات سر کے زخم اور جل جانے سے پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت خفیف چوٹ سے بھی۔ (۴) بقول ڈاکٹر ٹیلر یہ امر کہ شخص متضرر چوٹ کے صدمے سے اچھا نہین ہوا اس امر کے لیے کافی ہے کہ چوٹ ہی اسکی پیدایش کی باعث ہے۔
۵۲ (۱) جب موت جراحی عملون کی وجہ سے وقوع مین آوے تو کس صورت مین ہلاکت کا باعث اصلی ضرر سمجھا جاویگا او کس صورت مین عمل جراحی (ب) جبکہ اصلی ضرر باعث ہلاکت خیال کیا جاوے تو کب مرتکب ہلاکت کا ذمہ دار ہوگا اور کن اشکال مین اوسپر کچھ ذمہ داری عائد ہوگی۔ اس امر کے متعلق ایک مشہور مقدمہ بیان کرو۔	اگر ان دو سوالون کا یعنی۔ (الف) (۱) آیا طبیب کی راے مین وہ عمل حفاظت جان کے واسطے ضرور تھا۔ (۲) آیا طبیب نے کما حقہ احتیاط اور توجہ کے ساتھ وہ عمل کیا جواب مثبت ہو تو موت کا باعث اصلی ضرر جسمانی سمجھا جاویگا۔ اگر عمل کرنے مین سخت غفلت کی گئی ہو مثلاً طبیب کسی شریان کو باندھنا بھول جاسے یا اعصاب سمجھکر کاٹ ڈالے جس سے مریض مرجائے تو ہلاکت کا باعث

فٹ نوٹ۔ بعض وقت شدید سے شدید زخمون مین نہین پیدا ہوتا اور خفیف مین ہوجاتا ہے۔

سوال	جواب
	عمل جراحی خیال کیا جاویگا نہ ضرب اصلی- (ب ۲) جب ضرب اصلی باعث ہلاکت ہو تو مرتکب پر ذمہ داری عائد ہونے کے لیے ضرور ہے کہ عمل جراحی کی ضرورت حفاظت جان کے واسطے پیش آئی ہو- اور اگر عمل جراحی محض کسی ایسی بدصورتی کے دفع کرنے کو جو چوٹ کی وجہ سے ہوئی ہو یا کسی عضو کو بیکار ہو جانے سے بچانے کے واسطے کیا گیا ہو جسکے صدمے سے متضرر مر جاوے تو مرتکب ہلاکت کا ذمہ دار نہین ٹھیر سکتا ہے اس امر کی نسبت کیلے کا مقدمہ بہت مشہور ہے کیونکہ جوری کی رای بالکل برخلاف فیصلجات انگلستان تھی-
۵۳ غلطی تشخیص کی وجہ سے موت کا وقوع مین آنا کب کہا جائیگا- کیا ایسی صورت مین بھی طبیب ملزم ذمہ ہو سکتا ہے اور اگر ہو سکتا ہے تو کن وجوہ سے-	جب طبیب نے عمل کرنے مین سخت غفلت کی ہو مثلاً کسی شریان کو باندھنا بھول گیا یا کسی امعا کو نال سمجھکر کاٹ ڈالا جسکی وجہ سے جریان خون ہوا اور مریض مر جاوے تو موت کا غلطی تشخیص کی وجہ سے واقع ہونا کہا جائیگا- ایسی صورت مین بھی اگر طبیب نے اپنے علم اور واقفیت کی حد تک کما حقہ غور و توجہ کے بعد رائے دی ہے تو وہ بری الذمہ خیال کیا جاویگا-
۵۴ امور ذیل کی ایک ایک نظیر بیان کرو- (۱) ملزم کا ایک ایسی ہلاکت کا جو طبیب کی غلطی تشخیص کی وجہ سے واقع ہوئی ہو ذمہ دار قرار پانا- (۲) موت کا اسباب ثانیہ کی وجہ سے وقوع مین آنے سے ملزم کا قتل انسان کا ذمہ دار نہ قرار پانا-	(۱) مقدمہ سرکار بنام پم- جسمین ایک شخص نے دیوال مین گولی کھائی جس راہ سے گولی داخل ہوئی معدے کے نیچے پھوڑا ہو گیا- جسکو جراحون نے آرٹری کا اینورزم خیال کرکے ایلاک آرٹری کو باندھا جسکے صدمے سے پیرٹونیم مین ورم ہو گیا اور مریض نے قضا کی- امتحان سے معلوم ہوا کہ یہ پھوڑا اینورزم نہین تھا بلکہ منجمد خون تھا وکیل مدعی علیہ نے اس غرض سے کہ زخم مہلک نہ تھا جرح کرنا چاہا جج نے اجازت نہ دی اور کہا کہ کوئی کسی شخص کو خطرناک

زخم لگانے اور اچھے سے اچھے طبیب کی بابت سے کوئی عمل جراحی کیا جاوے جو تقدیری ہلاکت کا سبب ہوا ہو تو ضرور ہے کہ ان مجرم متصور ہونگا لیکن ملزم دیگر وجوہ تو رہا ہوگیا

(۳) سرکار بنام جنیا گونوشیو - ملزم نے اپنی جورو کو لات ماری جس سے اوسکا طحال پھٹ گیا اور وہ اوسکی مدد کرتے ہوئے گرفتار ہوا - نتیجہ یہ تھا جرم مستوجب سزا ہوئی قتل انسان نہیں - ایسا ہی مقدمہ سرکار بنام لمبرٹ بروس کا ہے -

۵۵ علاج کی غلطی کی صورت میں طبیب کی جوابدہی کی نسبت کیا قانون ہے اور قصباتی طبیب سے کس لیاقت کی توقع کرنی چاہیئے اور کیا طبیب باوجود برے نتیجے کے بری الذمہ ہوگا -

مقدمہ سرکار بنام کیمبلس میں یہ تجویز ہوئی کہ جب ایک ہی مرض کے کئی علاج ہوں جنکی نسبت اطبا حاذق میں اختلاف رائے ہو اور طبیب اونمیں سے کوئی ایک علاج کرے جسکو کسی حاذق طبیب نے درست سمجھا ہو تو اوسکی نسبت نادانی کا الزام نہیں عائد ہوگا گو اوروں نے اوس علاج سے اختلاف کیا ہو -

مقدمہ سرکار بنام منالی میں تجویز ہوئی کہ قصباتی طبیب سے اوس قدر لیاقت کی امید نکرنی چاہیئے جس قدر شہر کے اطبا میں ہوتی ہے - اس قسم کے طبیب سے معمولی لیاقت اور احتیاط و ہوشیاری کی توقع ہونی چاہیئے اور جب وہ اپنے علم اور دستکاری کو بکمال احتیاط سے عمل میں لاوے تو نتیجہ کچھ بھی کیوں نہو وہ بری الذمہ خیال کیا جائیگا -

باب سوم شہادتِ قرینہ

۵۶ شہادت قرینہ کسکو کہتے ہیں اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے -

شہادت قرینہ وہ شہادت ہے جسکی توقع انگلستان میں طبیب سے جو بعد برآمد ہونے لاش کے بلایا جاتا ہے کیجاتی ہے اور اس ملک میں اس وجہ سے کہ لاش کو طبیب کے

سوال	جواب
	پاس بھیجنا پڑتا ہے۔ یہ شہادت پولیس اور تھانہ داران دیہی کی تحقیقات سے متعلق ہے۔ یہ شہادت اکثر گرفتاری مجرم کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
۷۵ کون کون امور شہادتِ قرینہ میں داخل ہیں۔	امورِ ذیل شہادتِ قرینہ میں داخل ہیں۔ (۱) متوفی کے جسم کا لباس جو ہلاکت کے وقت جسم پر ہوا ہے ایسے کہ معلوم ہو وے کہ اوس پر ایسے نشان ہیں جو جسم کے زخموں اور چوٹوں سے مطابقت رکھے۔ اگر جسم پر کٹا ہوا زخم ہو تو یقیناً اوس مقام کا لباس بھی کٹا ہوا ہوگا البتہ کند آلے سے چوٹ لگنے کی صورت میں کپڑے پر نشان نہیں ہوتا (۲) زخموں میں تین چیزیں دیکھنا چاہیے۔ (۱) موقع زخم کا۔ (۲) رُخ زخم کا۔ (۳) اوسکی چھوٹائی بڑائی۔ (۳) عموماً متعدد زخموں کا جسم پر ہونا قتل کا احتمال پیدا کرتا ہے۔ خصوصاً اوس حال میں جبکہ مختلف حصوں جسم پر کئی ایک مہلک زخم ہوں۔ (۴) خودکشی کے زخم جو گردن میں ہوتے ہیں اکثر اوپر کے حصے میں ہوا کرتے ہیں۔ (۵) خودکشی کرنے والا گردن کی کل شرائین و اوردہ ریڑھ کی ہڈی تک نہیں کاٹ سکتا لیکن ڈاکٹر ٹیلر کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ایسا ہاتھ مارا تھا کہ قصبۃ الریہ اور غذا کی نالی اور دونوں کراٹڈ شریان کٹ گئے تھے اور ریڑھ کے اوپر کی رباطات پر اثر جا پہونچا تھا۔ (۶) خودکشی میں اکثر اوقات زخم کا رُخ بائیں سے داہنی طرف ہوتا ہے۔ خودکش بائیں ہتا شخص ہو تو اسکا عکس ہوگا۔

(۷) اگر لاش پر کوئی مہلک زخم ہو اور آلہ جارحہ لاش سے معتدبہ فاصلے پر ملے تو احتمال یہ ہوگا کہ مقدمہ قتل کا ہے خودکشی نہیں ہے۔

(۸) اگر آلہ قتل ہاتھ مین ہو اور ہاتھ اسکو زور سے پکڑے ہوئے ہو تو احتمال خودکشی کا ہوتا ہے اور اگر پکڑ ڈھیلی ہو اور آلہ جارحہ بالکل ہاتھ مین ڈھیلا ہو تو احتمال قتل کا ہوتا ہے۔

(۹) جسم پر یا لباس پر یا حوالی جسم پر خون کے نشان ہون تو غور سے دیکھنا چاہیے۔

(۱۰) زخم سے خون کس طرح نکلا ہے دیکھنا چاہیے۔

(۱۱) اگر خون جسم پر سے نیچے بہا ہو تو یقیناً زخم حالت زندگی مین لگا ہے جسوقت متوفی کھڑا تھا برخلاف اسکے اگر زخم لگتے وقت متوفی پڑا ہوا تھا تو جسم پر مطلق خون نہوگا یا بہت کم پایا جاویگا کیونکہ بہکر خون زمین پر گریگا۔

(۱۲) ہاتھون پر زخم ہون تو غور سے دیکھنا چاہیے کیونکہ انسے قوی احتمال پیدا ہوتا ہے کہ وار بچانے کے وقت لگے ہین

(۱۳) اگر جسم پر سخت زخم موجود ہو اور لاش کے قریب خون نہو تو یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ متوفی قتل کیا گیا اور زخم بعد موت کے لگائے گئے۔

(۱۴) اگر ملزم بعد واقعہ قتل کے غسل کرے یا کپڑے دھوئے تو احتمال وقوع قتل کا ہوتا ہے۔

(۱۵) ملزم کے جسم پر جو کچھ نشانات چوٹ کے یا زیادتی کے ہون اونکو گرفتاری کے وقت بغور دیکھنا اور قلمبند کرنا چاہیے۔

یہ وجوب عہدہ داران دیہی اور پولیس کے ذمے ہے کیونکہ	۵۸ ہندوستان مین وجوب اجتماع شہادت قرینہ

[illegible] اور متوفی کے لباس کو کس غرض سے بغور دیکھنا چاہیے۔	[illegible] اول ہی اول انھین جگہ [illegible] اسلیے غور سے دیکھنا چاہیے کہ [illegible] کر لباس [illegible] نشانات ہین جو جسم کی چوٹون اور زخمون سے مطابقت رکھتے ہین
۵۹ اگر جسم پر لباس ہونے کی حالت مین کوئی زخم یا چوٹ لگائی جاوے تو اوس لباس پر زخم کے مقابل کس حالت مین کچھ نشان ہوگا اور کب نہین۔	ایسی حالت مین اگر جسم پر کوئی کٹا ہوا زخم ہے تو یقیناً اوسکے مقابل لباس بھی کٹا ہوا ہوگا لیکن کُند آلے سے زخم لگنے تو لباس پر کچھ نشان نہین ہوتا اور بعض وقت چوٹ سے کھوپری پھٹ گئی ہے مگر کچھ نشان کپڑے پر نہین ملا۔
۶۰ قتل اور خودکشی مین امتیاز کرنیکے لیے بالخصوص کن چیزون کو دیکھنا چاہیے اور ہر ایک امر کی تصریح کرو۔	اس امر کے لیے خصوصاً زخمون مین تین چیزون کا دیکھنا ضروری ہے (۱) زخم کا موقع۔ (۲) زخم کی چوڑائی گہرائی۔ (۳) زخم کا رُخ۔ (۱) زخم کا موقع۔ خودکشی کے زخم عموماً سامنے کی طرف یا داہنے بائین ہوا کرتے ہین لیکن بعض صورتون مین یہ امور ثبوت خودکشی کا نہین ہوسکتے جیسا کہ مُنھ مین گولی کا لگنا یقینی ثبوت خودکشی کا نہین ہے۔ پیٹھ کے زخمون کی نسبت یقیناً نہین کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے کے لگائی ہوئے ہین سوائے اون زخمون کے جو سامنے نکل آتے ہون لیکن خودکش کا بھی ایسا زخم پیدا کرنا ممکن ہے۔ عموماً خودکشی کرنے والے چوٹ کے ذریعے سے اقدام خودکشی کا نہین کرتے گو بعض صورتون مین سر ٹکرانے سے خودکشی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ علی العموم چھری بھونک کر مارنا قتل کی علامت ہے لیکن ثبوت قطعی نہین ہے؛
۶۱ متعدد زخمون کا جسم پر ہونا کیا قیاس پیدا کرتا ہے۔	عموماً متعدد زخمون کا جسم پر ہونا قتل کا احتمال پیدا کرتا ہے بالخصوص اوس حالت مین کہ کوئی مہلک زخم جسم کے مختلف مقام پر ہون کیونکہ ایک مہلک زخم لگانیکے بعد دوسرے زخم لگانے کی قوت باقی رہ نہین سکتی۔
۶۲ خودکشی کنندہ گردن کے کن شرائین وا وردہ کو	خودکشی کے زخم جو گردن مین ہوتے ہین اکثر اوپر کے حصے [illegible]

سوال	جواب
لازمی ہے یا نہین اور کپڑون پر خون کا نہونا بیجرمی کے ثبوت مین پیش ہو سکتا ہے یا نہین۔	خون کے نشان پایے جاوین مثلاً اگر قاتل پیچھے کھڑا ہو کر سامنے کو زخم لگاوے تو اوسکے کپڑون پر خون کا کچھ نشان نہوگا تب بھی بہت سی صورتون مین کپڑون پر خون کا نہونا بیجرمی کے ثبوت مین پیش ہوا ہے۔
۶۷ کپڑون یا ہتیارون پر کے نشانات کی نسبت ہمیشہ یہ خیال کرنا کہ وہ خون کے ہین صحیح ہے یا نہین۔ اور ایسی اشیا کو کیا کرنا چاہیے۔	یہ خیال کہ کپڑون پر یا ہتیارون پر کے نشان خون کے ہین صحیح نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ لوہے یا کسی پھل کا زنگ یا پان کے دھبے ہون۔ اور ایسی اشیا کو نہایت احتیاط سے بند کرکے امتحان کیلیے شفاخانے مین روانہ کرنا چاہیے۔
۶۸ انسان اور کسی دوسرے حیوان شیر دار کے خون مین کچھ فرق ہے یا نہین۔	آجتک تو اسمین کچھ فرق نہین ہو سکتا تھا لیکن ڈاکٹر اکیشلس کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ خوردبین کے نیچے ہیموگلوبن کے قلمون کے دیکھنے سے انسان اور دیگر حیوانات کے خون مین فرق کیا جا سکتا ہے۔
۶۹ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی خودکشی کنندہ اپنے کو عمداً اس طور پر ہلاک کرے کہ قتل کا شبہ پیدا ہو اور اگر ممکن ہے تو اوسکے اسباب بیان کرو۔	بیشک یہ امر ممکن ہے کہ خودکشی کرنے والا اپنے کو ایسے طور پر ہلاک کرے جس سے قتل کا شبہ پیدا ہو اور یہ امر انگلستان مین اس غرض سے ہوگا کہ اوسکے ورثا رقم پالیسی سے محروم نہون اور ہندوستان مین اس نیت سے کہ الزام قتل کسی ایسے شخص کے ذمے لگ جاوے جسمین اور مرتکب مین عداوت ہو۔
۷۰ اس امر کی کیا وجہ ہے کہ اگر مقتول کا ہاتھ ہتیار کو مضبوط پکڑے ہوے ہے تو خودکشی اور اگر کمزور ڈھیلی پکڑا ہو تو قتل خیال کیا جاوے۔	اس امر کی وجہ یہ ہے کہ عین موت کے وقت جسم مین ایک خاص قسم کا انقباض پیدا ہوتا ہے جس سے پٹھے سخت ہو جاتے ہین یہ انقباض موت کی اکڑ سے بالکل علحدہ چیز ہے پس اگر مرتے وقت ہاتھ مین کوئی ہتیار ہو تو اس انقباض کی وجہ سے ہاتھ اوسکو نہایت مضبوطی سے پکڑ لیگا۔ برعکس اسکے اگر قاتل آلہ قتل مقتول کے ہاتھ مین دیدے تو اوسکو ہاتھ کھولتے وقت اس انقباض کے دور کرنے کی ضرورت پڑیگی

سوال	جواب
	جس سے اگر انگلیان اوس اٹلے کو پکڑ بھی لیوین تاہم پکڑ کمزور اور ڈھیلی ہوگی۔
۷۱ کوئی ایک مقدمہ ایسا بیان کرو کہ جسمین نمود [illegible] حالت کی بنا پر اس امر کا فیصلہ ہوا ہو کہ واقعہ قتل ہے یا خودکشی۔	اس امر کے متعلق مقدمہ سرکار بنام گینس ہڈل سکس [illegible] بہت مشہور ہے۔ اور [illegible]ء مین ایک عورت گلا کٹی ہوئی چت ملی اور وہ استرہ جس سے گلا کٹا تھا بائین شانے کے نیچے تھا جسم کے سامنے طرف خون بہنے کے آثار تھے زخم ٹھڈی کے داہنی طرف سے بائین طرف تھا اور اوسنے قصبۃ الریہ اور غذا کی نالی اور اوس جانب کے پٹھون کراٹڈ شرائین اور گردن کے سامنے کے پٹھون کو کاٹ ڈالا تھا۔ متوفیہ داہنے ہتی تھی فیصلہ ہوا کہ مقدمہ قتل ہے خودکشی نہین۔ اور ایک ایسا ہی مقدمہ [illegible] مین ہوا
۷۲ کوئی ایسا مقدمہ مختصر واقعات کے ساتھ بیان کرو کہ جسمین محض شہادت قرینہ کے ذریعے سے مجرم کا سراغ لگا ہو اور اوسنے سزا پائی ہو۔	مقدمہ سرکار بنام گارڈنر ایک ایسا مقدمہ ہے جسمین محض شہادت قرینہ کی بنا پر ملزم کا سراغ لگا اور اوسنے سزا پائی۔ اسکے واقعات حسب ذیل ہین۔ گارڈنر اور اوسکی جورو اور ایک عورت ایک مکان مین رہتے تھے ایک دن آٹھ بجے صبح گارڈنر کی جورو گلا کٹی ہوئی اپنی خوابگاہ مین پڑی ملی۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ گارڈنر چار بجے صبح کو اپنے کام پر چلا گیا اور بعد برآمد ہونے لاش کے آیا۔ جب آٹھ بجے صبح ڈاکٹر نے لاش کو معائنہ کیا تو موت کی اکڑ اوسکے اعضا مین شروع ہو چکی تھی اور ڈاکٹر کی راے تھی کہ عورت کم از کم چار گھنٹے کی مری ہوئی ہے۔ گلے پر ایک سخت زخم تھا جسنے تھا بر اٹڈ شرائین اور دیگر شرائین اور اوردہ کو کاٹ دیا تھا۔ ہلاکت کا باعث دم خفا ہونا تھا کیونکہ خون کچھ قصبۃ الریہ مین چلا گیا تھا۔ داہنے ہاتھ مین ایک چھری ڈھیلی سی تھمی ہوئی تھی دونون ہاتھونکے کف دست پر انگلیون کے

متعلق کیا قواعد ہیں۔ اور اوسکے قیام کا اوسط زمانہ کیا ہے۔	شروع ہو جاتی ہے اور بسبب موت ناگہانی سبب یا کسی زیادتی کی وجہ سے واقع ہو تو اکڑ اور بھی زیادہ دیر میں شروع ہوتی ہے۔ اور قائم رہنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جب اکڑ دیر میں شروع ہوتی ہے تو رہتی بھی زیادہ دیر تک ہے اور برعکس اسکے جب جلد شروع ہوتی ہے تو جلد ختم بھی ہو جاتی ہے۔ اور اوسط زمانہ اوسکے قائم رہنے کا چوبیس گھنٹے سے تیس ۳۰ گھنٹے تک ہے۔
۴۷ ہر لاش میں مدارج کو طے کرتی ہے اور ہر ایک درجے کے قیام کا زمانہ بیان کرو۔	لاش حسب ذیل چار مدارج طے کرتی ہے۔ (۱) اسمین جسم کی گرمی کم و بیش باقی رہتی ہے۔ اختیاری عضلات کلاً یا جزاً ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ عضلات مین برقی یا عملی اثر پہونچانے سے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اس درجے مین بلحاظ گرمی و سردی و لباس وغیرہ کے کہا جا سکتا ہے کہ موت کو چند منٹون سے لیکر کئی گھنٹون کا عرصہ گذرا ہے۔ (۲) اس درجے مین جسم مطلق سرد ہو جاتا ہے۔ اور موت کی اکڑ صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ عضلات مین برقی یا عملی اثر سے انقباض نہین پیدا ہوتا اس صورت مین ممکن ہے کہ موت کو دو ۲ گھنٹے سے چوبیس ۲۴ گھنٹے تک کا زمانہ گذرا ہو۔ سرد ملکون مین تین ۳ دن تک ہو سکتا ہے برہنہ لاش جلد سرد ہو جاتی اور اکڑ جاتی ہے۔ (۳) اس درجے مین موت کی اکڑ بالکل موقوف ہو جاتی ہے یہ درجہ بھی کئی گھنٹے رہ سکتا ہے اور سرد ملک مین زیادہ۔ (۴) بوسیدگی شروع ہو جاتی ہے۔

علامت نوٹ ان مدارج مین صاف کوئی فرق نہین کیونکہ بعض وقت موت کی اکڑ شروع ہونے کے بعد بھی گرمی باقی رہتی ہے اور بعض وقت بوسیدگی بہت جلد شروع ہو جاتی ہے۔ گولی سے مرنے کی صورت مین اکثر فوراً بعد موت اکڑ شروع ہوتی ہے۔

سوال	جواب
۷۹ ہائی پسٹاسس یا ایکائی موسس بعد الموت کسکو کہتے ہین اور یہ کیسے اور کن اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر کن لاشون پر پایا جاتا ہے۔	ہائی پسٹاسس منجملہ اون تغیرات کے ہے جو جسم کے سرد ہوتے وقت پیدا ہوتے ہین۔ اور ہائی پسٹاسس جسم کے سرد ہوتے وقت اور بوسیدگی سے پہلے شروع ہوتا ہے اسکی وجہ عروق شعریہ مین خون کا رک جانا ہے موت کے بعد عروق شعریہ کی لچک جاتی رہتی ہے اور انمین خون بیقاعدہ طور پر ٹھیر جاتا ہے جسکی وجہ سے جلد پر جا بجا نیلے نیلے یا نیلے اور سیاہی مائل چھٹے پڑ جاتے ہین اور یہ علامات اکثر اونھین شخصون کی لاشون پر پائے جاتے ہین جو پوری صحت کی حالت مین دفعتہً یا کسی زیادتی کی وجہ سے یا حالت نشے مین مرے ہون۔
۸۰ ہائی پسٹاسس اتفاقی ہوتا ہے یا طبعی اور اس علامت پر اسوجہ سے زیادہ غور کرنا چاہیے اسوجہ کے متعلق کوئی مقدمہ بطور تمثیل بیان کرو۔	ہائی پسٹاسس طبعی طور پر پیدا ہوتا ہے اور اسوجہ سے اسپر غور کرنا چاہیے کہ اگر اس علامت کو بغور نہ دیکھا جاوے تو سبب ہلاکت کے قرار دینے مین غلطی کا احتمال ہے مثلاً مقدمہ سرکار بنام کیسر۔ کیسر اپنے باپ کے قتل مین مع اپنی مان کے ماخوذ ہوا اس مقدمے مین شہادت کا دارومدار صرف متوفے کی گردن پر کے ایک چوڑے نیلے نشان پر تھا جسکو گواہون نے پھانسی کا نشان بتایا اسکی نسبت زیادہ احتمال یہ ہے کہ یہ ہائی پسٹاسس تھا۔ لیکن سزا ہوئی۔
۸۱ اصلی ایکائی موسس کے علامات بیان کرو۔	سیاہ چھٹون کے گرد ایک پیلے رنگ کا بڑا سا حلقہ ہوتا ہے اوسمین کسیقدر سبزی ملی ہوئی ہوتی ہے۔
۸۲ لاش سڑتے وقت معدے کے میوکس ممبرین اور معدے کے بیرونی سطح مین کئے قسم کا رنگ ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے کیا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ان علامات اور زہرخوراتی کی علامات مین تمیز کرنیکے کیا قواعد ہین۔	لاش کے سڑتے وقت معدے کے میوکس ممبرین مین اتنی طرح کا رنگ ہوتا ہے۔ یعنی گندمی سرخ جو ہوا دکھانے سے شوخ سرخ ہو جاتا ہے۔ گہرا قرمزی نیلاہٹ مائل۔ مٹی کا رنگ اور کبھی کبھی بوجہ خون بگڑنے کے سیاہ۔ کبھی زردی

علامت نوٹ۔ لاش موت کے بعد کپڑے مین لپیٹ دیجاوے تو بھی کپڑے کی تہون کے نیچے سے ایسے نشانات پیدا ہوتے ہین جیسے کہ چابک یا رسنے سے ہوتے ہین

	معدے کے بعد امعا و طحال و جگر کے بعد دیگرے سڑتے ہین جگر اوس حصے سے سڑتا ہے جو ڈایافرم سے متصل ہے اسکے بعد دماغ - موت کے بعد تو دماغی ترتب کے بیٹھ جاتا ہا اور دو تین ہفتے مین بالکل رقیق ہوجاتا ہے لیکن بچون کا دماغ سب سے پہلے سڑتا ہے اسکے بعد قلب اور شش - قلب اور شش مین بوسیدگی پیدا ہونے کے بہت عرصے کے بعد بھی بیماری کی تشخیص ممکن ہے اسکے بعد گردہ شانہ حلقوم اور پنکریاس گردہ سے بھی زیادہ دیرپا ہے اسکے بعد ڈایافرم اور یہ چار مہینے تک بھی تمیز ہو سکتا ہے - اعضاے انسانی مین رحم سب سے زیادہ مضبوط ہے اور کل اعضا کے گل جانے کے بعد بھی رحم کے ذریعے سے مرد اور عورت مین تمیز ہو سکتی ہے - ڈاکٹر گیاسپر نے نو مہینے کے بعد بھی رحم کو امتحان کرکے یہ بات معلوم کی کہ متوفیہ حاملہ تھی یا نہین -
۸۶ الف مختصراً بیان کرو کہ اعضاے اندرونی کس ترتیب سے سڑتے ہین -	حسب ترتیب ذیل یکے بعد دیگرے سڑتے ہین - (۱) معدہ (۲) امعا (۳) طحال (۴) جگر (۵) دماغ (۶) شش (۷) قلب (۸) گردہ شانہ حلقوم (۹) پنکریاس (۱۰) ڈایافرم (۱۱) رحم -
۸۷ لاش کی بوسیدگی روکنے اور اوسمین تعجیل پیدا کرنیوالی کیا کیا چیزین ہین -	اون لاشون مین جو ریتی کی زمین یا خشک زمین یا سنگریزے کی زمین یا کھریا کی زمین یا گہری قبرون مین مدفون ہون بوسیدگی دیر مین شروع ہوتی ہے - اسی طرح جس قدر کفن وغیرہ مضبوط ہو اور ہوا و سردی کو دور رکھ سکے اوسی قدر دیر مین سڑتی ہین اور جو لاشین کھاری زمین اور چکنی مٹی کی زمین اور عموماً اوس جگہ مین جہان پانی اور ہوا پہونچ سکے اور جو بلا کفن مدفون ہون اور جو لاش باہر پڑی ہو جلد سڑتی ہین

٨٨ مغروق لاشون کا پھول کر سطح آب پر آنے کے لیے کس قدر زمانہ درکار ہے۔	اِس مُلک مین عموماً تین سے پانچ روز مین لاشین اوپر آتی ہین بعض وقت چھہ سات روز بھی لگتے ہین اور بقول ڈاکٹر ووڈفورڈ سخت گرمی کے موسم میں لاش کے اوپر آنیکا زمانہ کم سے کم چوبیس ۲۴ گھنٹے ہے۔
٨٩ بوسیدگی سے گیاس پیدا ہونے کا لاش پر کیا اثر ہوتا ہے۔	بوسیدگی کے وقت اکثر گیاس پیدا ہونے سے عضلات تن جاتے ہین اور عروق کھچنے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین اونمین سے خون نکلتا ہے اور پھولا ہوا حصہ چھوا جاے تو خون باہر نکل آتا ہے۔
٩٠ وہ قواعد جو یورپ مین لاش دیکھکر موت کا وقت دریافت کرنے کے ہین اس ملک مین کارآمد ہین یا نہین۔ اور بوسیدگی کا چوٹ پر کیا اثر ہوتا ہے۔	وہ قواعد اس مُلک مین کارآمد نہین ہین کیونکہ یہان بوجہ گرمی و آب ہوا کے بہ نسبت سرد ملک کے وہ تغیرات جو لاش مین پیدا ہوتے ہین بہت جلد ظاہر ہوتے ہین۔ بوسیدگی سے چوٹ کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔
٩١ لاش پر کپڑا لپیٹ دینے سے جو نشان پیدا ہوتے ہین اونمین اور چابک مارنے کی علامات مین کیا فرق ہے۔	کو کپڑا لپیٹنے سے جو نشان پیدا ہوتے ہین اونکی نسبت یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ چابک کی مار کے نشان ہین لیکن چابک کے مارنے سے جلد کسی قدر پھٹ جاتی ہے اسلیے ان دونون مین فرق عیان ہو جاتا ہے۔
٩٢ بوجہ بوسیدگی کے میوکس ممبرین کے زرد یا سبز یا سیاہی مائل ہونے سے کیا شبہ ہوتا ہے اور ایسا شبہ ہو تو طبیب معائن سے کیا سوال کرنا چاہیے اور کس جواب کا کیا اثر ہوگا۔	اِن اسباب سے فلزی زہر خورانی کا شبہ پیدا ہوتا ہے ایسے شبہ کی حالت مین طبیب معائن لاش سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ علاوہ رنگ کے میوکس ممبرین مین کسی قسم کی نرمی یا خراش تھا یا نہین اور قصبۃ الریہ مین بھی زہر کا کچھ اثر تھا یا نہین اگر ان سوالات کا جواب نفی مین ہو تو شبہ زہر خورانی رفع ہو جاتا ہے۔
٩٣ بوسیدگی شروع ہونے کے وقت پیٹ کی جلد کا کیا رنگ ہوتا ہے اور اس تغیر اور ہائی پسٹاسس مین کیا فرق ہے۔	بوسیدگی شروع ہونے کے وقت پیٹ کی جلد کا رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے اور بتدریج تمام اعضا تک پھیل جاتا ہے۔ اس تغیر مین اور ہائی پسٹاسس مین یہ فرق ہے کہ ہائی پسٹاسس

اُسی وقت تک رہتا ہے بیشک کہ جسم مین گرمی باقی ہے جسم کے سرد ہوتے ہی وہ ختم ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسم کے سرد اور بوسیدگی شروع ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

باب پنجم مختلف اعضا جسمانی کے زخم اور چوٹین

۹۴ سر کی جلد کا کون سا زخم زیادہ خطرناک ہے اور کون سا کم۔ اور ان زخمون کے اثرات کیا ہوا کرتے ہین اور اُن سے کیا خطرناک نتایج پیدا ہوتے ہین۔

سر کی جلد کا کٹا ہوا زخم اگر زیادہ گہرا نہو تو اوس سے کوئی سخت اثر نہین پیدا ہوتا برعکس اسکے پھٹا زخم زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اسمین ایری سپلیس پیدا ہوجانیکا خوف ہوتا ہے۔ ان زخمونکے نتایج مختلف ہین بعض وقت شدید سے شدید زخم اچھے ہوجاتے ہین اور بعض وقت خفیف سی خفیف چوٹ (جسکا نشان تک بھی باقی نہو) مُہلک ہوجاتی ہے۔ اور ان زخمون سے دو خطرناک نتایج پیدا ہوتے ہین (۱) دماغ کا ہل جانا۔ (۲) دماغ پر خون کا بہ نکلنا۔ ان صورتونمین ہلاکت بعض وقت فوری بعض وقت بعد مدت کے ہوتی ہے۔

۹۵ دماغ ہل جانے کی علامات اور نشے کی وجہ سے جو آثار پیدا ہوتے ہین ان دونون مین طبیب فرق کرسکتا ہے یا نہین۔ اگر کرسکتا ہے تو کن ذریعون سے۔ اور جہان کوئی ذریعہ اس امر کا موجود نہو تو طبیب کو کیا کرنا چاہیے۔

بقول ڈاکٹر ٹیلر دماغ مین کوئی بات ایسی نہین ہوتی جس سے طبیب یہ معلوم کرسکے کہ یہ علامات دماغ پر صدمے کے ہین یا نشے کے کیونکہ ہر دو صورتون مین عروق مین کسی قدر خون ہوتا ہے لیکن اگر معدے مین الکوہل پائی جاے تو نشہ اور اگر سر پر چوٹ کے نشان ہون تو دماغ پر صدمہ پہونچنا خیال کیا جائیگا یہ بھی ممکن ہے کہ بہت ہی خفیف چوٹ سے یا محض سخت زور آوری یا محض اشتعال طبع سے دماغ پر خون بہ نکلے۔ جہان کوئی علامات نہون تو طبیب کو چاہیے کہ عروق کی عام حالت کو غور سے دیکھے اور قطعی راے دینے مین نہایت احتیاط کرے۔

۹۶ سر توڑنے کے لیے اِس ملک کے مقامات مختلفہ مین

سر توڑنے کے واسطے شمالی ہندوستان مین لاٹھی اور جنوب مین

کیا کیا اشیا استعمال کی جاتی ہین اور کن اشیا مستعملہ کی نسبت کیا خاص خیال پیدا ہوتا ہے- اس امر کی نسبت چند مقامات بیان کرو-

موسل آور بعض وقت پتھر استعمال کیے جاتے ہین- اول الذکر دو اشیا وکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بحالت غیظ مستعمل ہوتے ہین اور آخرالذکر (پتھر) کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ فعل بہت سوچ بچار کے کیا جاتا ہے خصوص جبکہ پتھر جادوگر ہو یا چھوٹے بچے بطمع زیور ہلاک کیے گئے ہون-

مقدمات بطور تمثیل

سنہ ۱۸۵۱ع مین بریلی مین تین آدمیون نے ایک شخص کو لاٹھیون اور ہل کے لوہے سے مارا تھا اوسکا سر اور چہرے کی ہڈیان چور ہوگئی تھین- مجرمون کو سزاے موت دیگئی-

اور اسی شہر مین ایک عورت کو ایک لڑکے کے قتل مین جسکو اوسنے بطمع زیور متعدد ضربون سے مار ڈالا جس سے اوسکا چہرہ حلوا ہوگیا تھا سزاے موت دی گئی-

اور سنہ ۱۸۵۶ع مین مچھلی بندر مین ایک شخص نے اپنی جورو کو موسل سے اسقدر مارا تھا کہ موسل کی لکڑی لاش خون آلود مین ملی مجرم کو پھانسی ہوئی-

اور سنہ ۱۸۵۹ع مین جنگل پٹ مین دو آدمیون نے ایک شخص اور اوسکی جورو کو اس خیال سے کہ ان دونون نے اونپر جادو کیا جوتیان مارکر گرا دیا تھا دونون مرگئے- شہادت سے ثابت ہوا کہ علاوہ جوتیان مارنے کے ان دونون کے سر پتھرون سے کچلے گئے تھے- جرم ثابت ہوا- اس قسم کے مقدمات کثرت سے ہین-

۹۷ کیا یہ ضرورہے یا نہین کہ کھوپڑی پر جس مقام پر ضرب لگائی جاوے وہین کی ہڈی ٹوٹے اگر نہین تو کیون-

یہ امر ضروری نہین ہے کہ مقام ضربت ہی کی ہڈی ٹوٹے بلکہ اکثر اوقات ضربت کے نقطہ متقابل مین شگافت پیدا ہوتا ہے بموجب اوس عام اصول فطرت کے کہ جب گنبد مجوف مین ضرب لگائی جاسے تو مقام ضربت کے مقابل کے حصے مین

سوال	جواب
	اثر کرتی ہے۔ اور اِس مُلک مین کھوپڑی توڑنا ایک عام چوٹ ہے
۹۹ چہرے کا زخم کن وجوہ سے خطرناک خیال کیا جاتا ہے جواب کے ساتھ ایک مقدمہ بھی لکھو۔	اِس زخم سے اول تو عموماً انسان کی شکل بگڑ جاتی ہے دوسرے ایسے زخمون سے دماغ کو صدمہ پہونچنے کا بھی اندیشہ ہے اِنھین وجوہ سے یہ زخم مخاطر کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۸۳۳ء مین میکلین نامی تماشا گرنے حاکم نامی کی آنکھ مین لکڑی بھونک دی تھی لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ لکڑی حدقہ چشم کے راستے سے دماغ مین جا لگی تھی۔ اِسیطرح ۱۸۴۳ء مین ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ مین برما بھونک دیا برما دماغ مین گھس گیا تھا متوفی دو دن مین مرگیا۔
۹۹ ناک اور آنکھ کی چوٹ کن اسباب سے خطرناک ہے اور اِنمین سے ہر ایک کی نسبت ایک مقدمہ بطور تمثیل بیان کرو۔	یہ چوٹین اِسوجہ سے خطرناک ہین کہ اگر اِسکے لیے کوئی تیز اور نکیلا آلہ مثل سُوئے کے استعمال کیا جاوے تو دماغ کو بھی صدمہ پہونچنے کا احتمال ہے اور ناک کی چوٹ مین اوسکا کوئی ظاہری نشان بھی باقی نہین رہ سکتا ہے۔ آنکھ کی چوٹ کے متعلق مقدمہ سرکار بنام منی سوامی چیٹی ضلع چیتور ۱۸۶۱ء مثال ہے جسمین ملزم نے اپنے بھائی کی آنکھ مین سُوا بھونک دیا جس سے وہ مرگیا ملزم پر جرم قتلِ انسان مستلزم سزا ثابت ہوا سزا دی گئی۔ اور ناک کی چوٹ کے متعلق کوئی مقدمہ ابھی تک دیکھا نہین گیا۔
۱۰۰ آیا ریڑھ کی چوٹ اندیشناک ہے یا نہین اگر ہے تو اپنے جواب کے دلائل بیان کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ یہ چوٹ کس غرض کے لیے پہونچائی جاتی ہے۔	بے شبہہ ریڑھ کی چوٹ بہت خوفناک ہے کیونکہ ریڑھ کے اندر کے مغز مین تھوڑے سے صدمے سے بھی ورم پیدا ہوجاتا ہے اور موجب ہلاکت ہوتا ہے اور یہ مغز خفیف اسباب سے دب جاتا ہے جسکا نتیجہ فوری ہلاکت ہے گو چوٹ کا ظاہری نشان نہین ہوتا نیز اِس چوٹ کے نتایج نہایت دھوکے

سوال	جواب
	مین ڈالنے والے ہوتے ہین ممکن ہے کہ بعد اطمینان ہوجانے کے بھی چوٹ لگنے کے ہفتون بعد مریض دفعتہً مرجاوے یہ چوٹ اس ملک مین بہت عام طریقہ قتل کرنے کا ہے خصوصاً جبکہ مقتول بچے ہون ایسی صورت مین انکی گردن مروڑ دیجاتی ہے جس سے نخاع کو صدمہ پہونچتا ہے چنانچہ [illegible]ع مین ایک عورت نے بچے کو زیور کے لالچ مین گردن مروڑ کر مار ڈالا تھا چوٹ کا ظاہری کچھ نشان نہ تھا۔ سزا دی گئی
۱۰۱ سینے کے کس قسم کے زخم زیادہ خطرناک ہین اور کون سے کم۔	سینے کے چوٹیلے زخم زیادہ خطرناک ہین اور جس قدر زیادہ زور سے لگائے جائین اوسی قدر زیادہ خطرناک کیونکہ مثلاً اگر کوئی پسلی یا سینے کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو ممکن ہے کہ وہ اندر کو گھس کے شش یا جگر وغیرہ کو زخمی کر دے یا احشا کو صدمہ پہونچنے سے وہ شق ہوجائین۔ سینے کے وہ زخم جو جوف سینہ کے اندر نہ پہونچے ہون بہت کم خطرناک ہین
۱۰۲ ادن ناجائز ذرائع کو جن سے پولیس بلا ثبوت کے اقبالات حاصل کرتا ہے بیان کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ فی زمانا ان کارروائیون کی کیا حالت ہے اور جو اقبالات ان طریقون سے حاصل کیے جاتے ہین وہ کس قسم کے ہوتے ہین اور جھوٹے اقبال جرم کی ایک نظیر لکھو۔	مندرجۂ ذیل ناجائز طریقے اہلکار پولیس اقبالات حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہین جنکے جسم پر کوئی ظاہری علامات باقی نہین رہتے۔ (الف) بنگالہ اور شمالی اضلاع مین۔ (۱) جنس ڈولا یعنی بدن وا عضا کو بانسون مین کس کر کوٹتے ہین جس سے عضلات کے کچل جانے اور سینہ وغیرہ دم رک جانے اور پسلیون کے چورا ہوجانے اور اعضا اندرونی کے حلوا ہوجانے تک کی تکلیف پہونچائی جاسکتی ہے۔ (۲) غذا مین بے انتہا نمک ملا دینا اور اوسپر پانی کا دینا موقوف کردینا۔

(۳) ملزم کو سوتے سے بار بار جگا دینا۔
(۴) ملزم کے سینے پر بے انتہا بوجھ کا رکھنا۔
(۵) بعض وقت ترغیب و تحریص۔
(ب) مدراس کے علاقے میں۔
(۱) انگلیون کو شکنجے مین جسکو کٹی بھی کہتے ہین کسنا۔
(۲) انگلیون کو ایک لکڑی پر رکھکر اولٹی طرف کو موڑنا۔
(۳) بعض وقت کانون اور عورتون کی پستانون کو شکنجے مین کسنا۔
(۴) انگلیون کے بل لٹکا دینا۔
(۵) ہاتھ پاؤن باندھکر ڈھالوین سطح پر لڑھکا دینا۔
(۶) تلوونکے نیچے آگ سلگانا۔
(۷) کھجور کا تیز تیا عضو تناسل مین سیونچانا۔
اور زمانۂ موجودہ مین بھی پولیس کی اس قسم کی ظلم و زیادتی و بیرحمی بالکل مسدود نہین ہوتی ہے کیونکہ اکثر اوقات ملزم اپنے اقبال سے پلٹ جاتا اور انکار کر دیتا ہے جسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اقبال بیجا ذریعے سے حاصل کیا گیا تھا اسمین شک نہین کہ ملزمون کے اقبالات جو پولیس کے سامنے ہوتے ہین یہ یقیناً ناجائز ذرائع سے حاصل کیے جاتے ہین لیکن اب ایسی کارروائیان زیادہ نہین ہوتین ورنہ انکا اخفا مشکل ہوتا۔
اور جو اقبال ناجائز طریقے سے حاصل کیے جاتے ہین وہ اکثر اوقات جھوٹے ہوتے ہین۔
مقدمۂ ذیل جھوٹے اقبال کرانے کی نظیر ہے۔
ایک شخص ایک دہ سالہ لڑکے کے قتل اور ایک کڑے کی جوڑی کے سرقے کے جرم مین ماخوذ ہوا ملزم تین دن حراست

مین رہنے کے بعد ایک روز صبح کے وقت اوسکو ایک کانسٹیبل رفع حاجت کے لیے لیگیا تھا اونکے آدھ گھنٹے کے بعد ایک کانسٹیبل نے آکر کہا کہ ملزم اقبال جرم کرنے پر راضی ہے صاحب مجسٹریٹ بلائے گئے ملزم شب کے سامنے لاش کے قریب ایک پتھر کے نیچے سے ایک جوڑی کڑوں کی برآمد کی جسپر کسی قسم کا کوئی نشان نہ تھا لیکن متوفیہ کے باپ اور ایک سنار نے جس نے متوفیہ کے کڑے بنائے تھے اونکی حلفاً شناخت کی اور حلفاً بیان کیا کہ اونکا وزن سولہ روپیہ بھر ہے۔

تمام مقدمے کا دارومدار صرف اسی کڑوں کی شناخت پر تھا لیکن جب عدالت مین کڑے تولے گئے تو پیسہ بھر نکلے ان کڑون کو بنے ہوئے دس مہینے کا عرصہ ہوا تھا اور متوفیہ نے صرف دو بار میلے میں روز انکو پہنا تھا پس ظاہر تھا کہ اسقدر کم استعمال سے اسقدر وزن اونکا کم نہین ہوسکتا تھا اور یہ وہ کڑے نہ تھے جو متوفیہ پہنے تھا شاید یہ کڑے کسی نے یا پولیس نے رکھکر ملزم کو اقبال جرم اور اوسکے برآمد کرنے پر راضی کیا مجرم بری ہوا۔

۱۰۳ جب موت سینے یا پیٹ کی سخت چوٹ کی وجہ سے واقع ہو تو اعضائے اندرونی و بیرونی کی کیا حالت رہتی ہے۔ اپنے جواب کی تائید مین کوئی مقدمہ لکھو۔

جب ہلاکت سینے یا پیٹ کی سخت اور ناگہانی چوٹ کی وجہ سے وقوع مین آتی ہے تو تمام اندرونی اعضا چور ہو جاتے ہین اور ظاہری علامت چوٹ کی کچھ نہین ہوتی ڈاکٹر گیاسپر کا بیان ہے کہ ایک گاڑی والا اپنی گاڑی کے پہیے اور ایک درخت کے درمیان دب کے مرگیا تھا کوئی ظاہری نشان چوٹ کا نہ تھا لیکن امتحان سے ظاہر ہوا کہ طحال و جگر و دل بالکل چور ہو گئے ہین اور کم و بیش کل اعضائے اندرونی کو صدمہ پہونچا ہے۔

جواب	سوال
شُش کو زخم یا تو بلا واسطہ لگتا ہے جیسے چھری و گولی لگنے سے یا بواسطہ جیسے کسی پسلی یا ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جانے اور اوسکے چُبھ جانے سے یا بغیر ہڈی ٹوٹے محض اوپری چوٹ سے اور اس زخم کی اور علامات سے ایک یہ ہے کہ اس سے جو خون نکلتا ہے وہ سُرخ اور پھینڈا رہتا ہے اور تھوک مین بھی خون آتا ہے اور ہلاکت خون کے نکل جانے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے اور یہ خون اندر ہی اندر نکلتا ہے۔	۱۰۴ شُش کو زخم کس کس طرح سے لگ سکتا ہے اُسکی علامات اور اوس سے ہلاکت واقع ہونے کی کیا وجہ ہے۔
حسب ذیل اسباب قلب کے زخمی ہونے کے ہوسکتے ہین (۱) بلا واسطہ زخمی ہونا مثلاً چھری وغیرہ سے۔ (۲) بواسطہ زخمی ہونا مثلاً کسی ہڈی کے ٹوٹ کر چُبھ جانے سے۔ (۳) بغیر ہڈی ٹوٹے محض بیرونی چوٹ سے۔ (۴) بیماری اور طبعی اسباب سے۔ قلب کا زخم جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے فوری باعث ہلاکت کا نہین ہوتا بہت سی وجہ ایسی ہین کہ قلب کے سخت زخمی ہونے کے بعد بھی مجروح مدت تک زندہ رہتے ہین - ڈاکٹر ٹیلر کا بیان ہے کہ ۹۰ زخمیون مین کُل دو ۴۸ گھنٹے کے اندر مرے اور باقی چار سو اٹھائیس دن کے اندر اور جیورس کا بیان ہے کہ ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۵۳ء کو رنگون کے تجھانے مین ایک سپاہی زخمی ہوا قلب کے زخمی ہونے کی کوئی علامات نہ تھین گو چند روز مرنے کے پہلے قلب کی حرکت مین ضعف تھا اوسنے ۲۴ جون کو انتقال کیا لاش کے امتحان سے معلوم ہوا کہ گولی قلب کے بائین طرف کے اندرونی حصے مین جا بیٹھی تھی اوسپر قلب	۱۰۵ قلب کے زخمی ہونے کے کیا اسباب ہوسکتے ہین اور قلب کا زخم فوری باعث ہلاکت ہے یا نہین اس امر کی نسبت ڈاکٹر ٹیلر و جیورس کا کیا بیان ہے۔

سوال	جواب
	کے رباطات کا جال بن گیا تھا - اس صورت مین اینوٹم کے بعد قلب کا زخمی ٹھہرا
۱۰۶ قلب کے شق ہونے کے طبعی اسباب کیا ہین اور ٹراما یا ضرب کی چوٹ کب تک اپنا اثر دکھا سکتی ہے۔	مندرجہ ذیل اسباب طبعی قلب کے شق ہونے کے ہین (۱) سخت ہیجان طبیعت مثلاً خفگی یا خوف یا اشتعال طبع یا حد سے زیادہ زور کرنا اور مجبوری و بندش کی حالت مین سخت جسمانی محنت کرنا اگر قلب مین کوئی بیماری ہو تو بہت ہی خفیف محنت سے بھی شق ہو جاتا ہے - اور ٹراما یا ضرب کی چوٹ مدت کے بعد اپنا اثر دکھلاتی ہے مثلاً زخم کے چنگا ہونے اور انگور کے بندھنے کے بعد بھی ممکن ہے کہ کسی غیر معمولی محنت سے شق ہو جاوے اور ہلاکت کا باعث ہو ایسی صورتون مین ہلاکت کا سبب یہ ہوتا ہے کہ احشا کا کوئی حصہ اوس روزن کے رستے سے نیچے اوترتا ہے اور اوسمین گرہ پڑ جاتی ہے۔
۱۰۷ پیٹ کے کون سے زخم کس وجہ سے خطرناک ہین اور ان سے کون نتائج کا وقوع امکان رکھتا ہے اور کس مقام پر چوٹ لگنا فوری ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔	پیٹ کے کٹے ہوئے اور چھلے ہوئے دونون زخم نہایت خطرناک ہین کیونکہ اس مقام پر کوئی بچاؤ نہین ہے اور اعضائے رئیسہ کو آسانی سے صدمہ پہونچ سکتا ہے - اور پیٹ کی چوٹ سے ممکن ہے کہ طحال یا جگر یا امعا یا مثانہ یا پتے شق ہو کے ہلاکت کا باعث ہو جاوے - قعر معدہ پر چوٹ لگنا بلا کسی عضو مین زخم یا صدمے کے پہونچنے کے بھی ممکن ہے کہ فوری ہلاکت کا باعث ہو۔ ڈاکٹر جیورس کا بیان ہے کہ ایک شخص کی کمر مین دائین جانب کو بانس مارا گیا جس سے وہ فوراً مر گیا - جیورس کی راے ہوئی کہ پہلو کی چوٹ نے بھی مثل پیٹ کی چوٹ کے اثر پیدا کیا - لیکن ایک سپاہی اپنی سنگین پر اس طرح گرا کہ سنگین پیٹ کی جانب سے گھسکر ناف کے نیچے

سوال	جواب
	نکل آئی تھی تاہم مریض اچھا ہو گیا۔
۱۰۸ طحال کے پھٹ جانے کا کیا اثر ہوتا ہے اور شخص مذکور کتنے عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے اور کس قدر محنت کا متحمل ہو سکتا ہے اور نشانے اور برچھے کے زخم کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔	طحال کا شق ہونا ہمیشہ مہلک ہوتا ہے لیکن بابت کبھی فوری ہوتی ہے اور کبھی دیر کے بعد اور شخص متضرر کے زندہ رہنے کے زمانے کی نسبت کوئی قاعدہ نہین قرار دیا جا سکتا اور ممکن ہے کہ وہ شخص جسکا طحال پھٹ گیا ہو تھوڑی چل پھر سکے اور بالآخر اسی صدمے سے مر جاوے۔ نشانہ اور برچھے کے زخم عموماً مہلک ہوتے ہین اور برچھے کے زخم سے تو پیٹ پھٹنا ممکن ہو جاتا ہے۔
۱۰۹ جسم کا ناقص کرنا شاستر اکہاں تک جائز ہے اور یہ رسم فی زمانہ کس حصہ دنیا مین رائج ہے۔	ہندو[سلہ] شاستر کے بموجب ہر عضو بدن کا تعزیراً ناقص کرنا جائز رکھا گیا ہے اور یہ ایشیا کی پرانی رسم ہے اور چین مین ابتک جاری ہے۔
۱۱۰ ہڈی ٹوٹنے کے باعث کے قرار دینے کی نسبت طبیب کی رائے کو کہان تک دخل ہے اور اوسکو رائے قائم کرنے مین کس طرح پر عمل کرنا چاہیے۔	طبیب کو یہ بتلانا کہ ہڈی کس آلے سے ٹوٹی ہے محالات سے ہے اور اکثر اسقدر کہنا بھی مشکل ہے کہ ہڈی کسی ضرب سے ٹوٹی ہے یا کہ اتفاقی طور پر گرنے سے۔ ہان اگر اور علامات موجود ہون تو وہ یہ بتا سکتا ہے کہ ہڈی مار سے توڑی گئی ہے یا کیا۔ بہر حال ہر ایک مقدمہ مین حتےٰ کہ اتفاقی طور پر ہڈی ٹوٹنے کی صورت مین بھی اوسکی مجموعی حالت کو دیکھنا اور کل واقعات پر غور کرنا ضروری ہے کیونکہ ہڈیان مختلف عمرون اور مختلف اشخاص مین نرمی و سختی مین کم و بیش ہوا کرتی ہین اور کھوپڑیان بھی دبازت مین مختلف ہوتی ہین۔
۱۱۱ کیا بعد موت ہڈی ٹوٹ سکتی ہے اور کس علامات کے ذریعے سے اس امر مین امتیاز کیا جا سکتا ہے کہ ہڈی قبل موت ٹوٹی ہے یا بعد موت۔	یہ امر متفق علیہ ہے کہ موت کے تھوڑی ہی دیر کے بعد بھی ہڈی کا توڑنا نہایت مشکل امر ہے کیونکہ مرنے کے ساتھ ہی عضلات کی لچک جاتی رہتی ہے اور اوس وقت ہڈی توڑنے مین بہت سی

سلہ فٹ نوٹ۔ اسی طرح شرع محمدی کی رو سے بھی اعضاے انسانی کا ناقص کرنا بطور سزا مقرر ہے۔

	قوت صرف کرنی پڑتی ہے - زندگی کی حالت مین جب ہڈی ٹوٹتی ہے تو خون نکلتا ہے اور بعد موت فوراً چوٹ لگانے کی صورت مین بھی قوی احتمال ہے کہ خون نہین نکلیگا پس جب کبھی ہڈی ٹوٹی ہوا ور خون نہ نکلا ہو تو خیال ہوگا کہ چوٹ بعد موت لگائی گئی -
۱۱۲ کسی ہڈی کا ٹوٹنا (یا جوڑ اُکھڑ جانا) مانع نقل حرکت ہوسکتا ہے یا نہین -	بعض اطبا کی راے ہے کہ پسلی کا ٹوٹ جانا مانع حرکت ہے لیکن یہ امر بالکل اسپر موقوف ہے کہ پسلی کس طرح ٹوٹی ہے اور اوس سے کسی اعضائے رئیسہ کو تو صدمہ نہین پہونچا - ایسی تمثیل موجود ہے کہ جس مین سوار کی پسلی گھوڑدوڑ مین گھوڑے پر سے گرنے سے ٹوٹ گئی ہے لیکن اوسپر بھی اوسنے پھر سوار ہوکر گھوڑدوڑ پوری کی ہے - پس محض کسی ہڈی کا ٹوٹنا یا جوڑ کا اُکھڑنا سواے نیچے کے جسم کے مانع نقل و حرکت نہین ہے -
۱۱۳ بندوق اور توپ کے زخم کسکے تحت مین ہین اور انمین اور پھٹے ہوئے زخمون مین کیا فرق ہے -	توپ اور بندوق کے زخم پھٹے ہوئے زخمون کے تحت مین رکھے گئے ہین مگر ان دونون زخمون مین فرق یہ ہے کہ توپ و بندوق کے زخم مین وہ حصہ زخم کا جہان زخم لگتا ہے مُردہ ہوجاتا ہے اور مُردار گوشت جیتے گوشت سے علحدہ ہوجاتا ہے -
۱۱۴ بندوق کے زخم کی کیا کیا ہیئت اور حالت ہوسکتی ہے اور منفذ دخول و خروج کے کیا علامات ہین اور اوسکی نسبت ڈاکٹر گیا سپر کی کیا راے ہے -	اس قسم کے زخمون مین کوئی زخم ایک دوسرے کے مماثل نہین ہوتا بندوق کے زخم سواے اسکے کہ گولی جلد کو چھیلتی ہوئی نکل گئی ہو یا تو وار پار ہوتے ہین یعنی گولی ایک طرف سے داخل ہوکر دوسری طرف نکل آتی ہے یا محض نفوذی زخم ہوتے ہین یعنی گولی جسم مین رہ جاتی ہے اور ایک ہی زخم پیدا کرتی ہے - بندوق کا زخم جس قدر گہرا ہو اُسی قدر بڑا ہوتا ہے اور

سوال	جواب
	اگر گولی کسی نرم جگہ مین لگے اور اندر ہی رہ جائے تو جہان ٹھیرتی ہے وہ منفذِ دخول سے اکثر اوقات چوگنا بڑا ہوتا ہے لیکن جب گولی وارپار ہوجاتی ہے تو منفذِ خروج منفذِ دخول سے چھوٹا ہوتا ہے اور خود منفذِ دخول گولی سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور عموماً منفذِ دخول کے زخم کے کنارے اندر کو دبے ہوئے اور منفذِ خروج کے کنارے باہر نکلے ہوئے ہوتے ہین لیکن ڈاکٹر گیاسیر کی راے ہے کہ ایسا نہین ہے۔ البتہ اون گولیون کا جو کم سُرعت کے ساتھ جاتی ہین یا جو لگنے کے بعد چپٹی ہوجاتی یا پھٹ جاتی ہین منفذِ خروج منفذِ دخول سے بڑا ہوتا ہے لیکن یہ علامات ہمیشہ خاص حالات پر موقوف ہین مثلاً اگر مجروح یا مقامِ زخم فربہ ہو تو منفذِ دخول کے کنارے چربی نکلنے کی وجہ سے اندر کو دبے ہوئے معلوم نہونگے۔
۱۱۵ مخروطی اور مدوّر گولی کے زخم کی صورت مین کیا فرق ہوتا ہے۔	اِن دونون کے زخمون مین بہت فرق ہے۔ مخروطی گولی نفوذ کے وقت ایک خفیف سا کچلا ہوا سوراخ بناتی ہے جسکے گرد ایکائی موسس نہین ہوتا اور یہ سوراخ مدوّر نہین ہوتا بلکہ اکثر مثلث ہوتا ہے اور اسکی صورت سے یہ معلوم نہین ہوسکتا کہ گولی نے اندر کس قدر نقصان پہونچایا ہے اور اگر وارپار نکل گئی ہے تو منفذِ دخول و خروج بالکل مماثل ہوتے ہین۔
۱۱۶ چھرّونکے زخم کی کیا حالت ہوتی ہے اور اگر بندوق بہت کم فاصلے (چار فٹ کے اندر) سے چھوڑی جاے تو کیا خاص علامات پیدا ہونگی اور کیا خودکشی کی صورت مین بھی خواہ مخواہ ضرور ہے کہ یہ علامات پائی جائین۔	چھرّے کے زخم کی ہیئت فاصلے پر موقوف ہے اگر بندوق بہت کم فاصلے یعنی چار فٹ کے اندر سے چھوڑی جاے تو مثل گولی کے زخم کے ہوگی اور کم فاصلے پر سے بندوق چھوڑی جائے تو ضرور ہے کہ زخم کے گرد کچھ دور تک جلد بھی [illegible]

سوال	جواب
	سے جل جاوے پس اگر زخم کے گرد بارود سے جلنے کا داغ ہو تو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ بندوق چار فٹ سے زیادہ فاصلے سے چھوڑی گئی اور کسی دوسرے نے چھوڑی اور خودکشی کی صورت مین خواہ مخواہ یہ ضرور نہین کہ زخم کے کنارے جل جاوین کیونکہ ڈاکٹر گیاسپر کا بیان ہے کہ کئی مقدمات مین جہان خودکشی کا بین ثبوت موجود تھا زخم کے گرد جلنے کا نشان تھا نہ داغ۔
۱۱۷ مُردہ جسم پر گولی کا کیا اثر ہوتا ہے اور خالی بارود کا زخم کیسا ہوتا ہے جواب مع وجوہ ہونا چاہیے۔	مُردہ جسم پر گولی کا اثر ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ چوٹ اور ہڈی ٹوٹنے کی صورت مین ہوا کرتا ہے اور ڈاکٹر گیاسپر کا بیان ہے کہ اگر نزدیک سے بھی گولی بدن کے کسی ہڈی پر ماری جاوے تو وہ ہڈی مین نفوذ نہین کرسکتی اور گوشت مین لگ کر واپس آتی ہے کیونکہ مُردہ اجزاے جسمانی مین بے انتہا قوت حملہ روکنے کی ہوتی ہے۔ اور خالی بارود بھر کر اگر دو تین فٹ سے چھوڑی جاوے تو اوس سے باریک چھرّون کا سا زخم ہوتا ہے کیونکہ ایسی صورت مین بہت سے ریزے بارود کے ثابت رہجاتے ہین اور مثل چھرّون کے ہیئت پیدا کرتے ہین۔
۱۱۸ گولی کا وار پار ہونا کن امور پر موقوف ہے اور نزدیک سے وار ہونے کی صورت مین کیا یہ ضرور ہے کہ گولی وار پار ہوجاے۔	گولی کا وار پار ہونا امور ذیل پر موقوف ہے۔ (۱) ہتیار (۲) مقدار بارود (۳) اوس خاص مقام پر جہان گولی لگی ہو۔ اور نزدیک سے گولی لگنے کی صورت مین لازمی نہین ہے کہ گولی خواہ مخواہ وار پار ہوجاے ایسی صورتین دیکھی گئی ہین کہ جسمین منہ مین طپنچہ مار کر خودکشی کی گئی ہے اور گولی کاسہ سر کے اندر رہی ملی ہے۔
۱۱۹ شخص مجروح کا بندوق چلانے والے کو	حالات ذیل مین مجروح بندوق چلانے والے کو

ل فٹ نوٹ — ملاحظہ جوابات سوال نمبر (۳) و (۱۱۱)۔

شناخت کرنا کن حالات مین ممکن ہے۔	پہچان سکتا ہے۔ (۱) جب مجروح پانچ قدم کے اندر او خط مستقیم کے ایک جانب کو ہو۔ (۲) جب بندوق کسی چھوٹی جگہ مین چھوٹے اور مجروح جھکا ہوا ہو۔ (۳) عمدہ انگریزی بارود کی روشنی اور رات کی تاریکی شناخت کے لیے ضروری ہے اور ایسی بارود جس مین دھوان ہوتا ہے اوسکی روشنی مین شناخت محال ہے اور چاندنی رات اور ستارون کی روشنی مین بھی شناخت مشکل ہے۔
۱۲۰ ا گلا کاٹنے کے لیے اِس ملک مین کیا شے مستعمل ہوتی ہے۔ اور چند مقدمات مختصر لکھو جسمین گلا کٹ جانیکے بعد بھی مجروح زندہ رہے ہون۔	اِس ملک مین گلا کاٹنا جان لینے کا ایک عام طریقہ ہے اور اِس فعل کے لیے اکثر کھیت کاٹنے کا ہنسوا استعمال کیا جاتا ہے جس سے اکثر اوقات گلے کے کل عروق کٹ جاتے ہین۔ مقدمات مندرجہ ذیل مین مجروح گلا کٹنے کے بعد بھی زندہ رہے۔ (۱) [illegible]ء مین ایک عجیب مقدمہ مدن پلی مین ہوا واقعہ مختصراً یہ ہے۔ آٹھوین اپریل کو ایک شخص نے اپنی جورو اور ایک شخص کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کے ارادے سے اپنا گلا کاٹا۔ امتحان سے معلوم ہوا کہ قصبۃ الریہ کا اوپر والا حصہ اور حلق کٹ گیا ہے اور زخم دونون جانب کو اِس قدر پھیل گیا ہے کہ گراٹڈ عروق نظر آنے لگے ہین زخم سیا گیا اور کئی بار ٹانکے کٹنے کے بعد زخم مندمل ہوا گلے کے سوراخ پر ہاتھ رکھکر مریض بمشکل بات کرسکتا تھا۔ اپریل [illegible]ء مین بارہ مہینے بعد مجرم سشن سپرد ہوا اور وہ جرم قتل کے ثبوت پر سزای حبس دوام دی گئی۔ (۲) دو صورتون مین سے ایک مین مجروح گراٹڈ شریان کٹ جانے کے بعد دو یوم اور دوسری مین گراٹڈ شریان

	اور دائین طرف کی گردن کے دونون ورید کٹ جانیکے بعد آدھا گھنٹے تک زندہ رہا۔ (۱۴۰) مقدمہ سرکار بنام ڈائکس سنہ ۱۸۴۲ء مین مقتول کے معمولی اور بیرونی گرانڈ شریان اور گردن کے ورید کٹ جانے کے بعد ۲۳ گز چل کر (جسکے لیے پندرہ سکنڈ درکار تھے) ایک پھاٹک پر چڑھ گیا۔
۱۲۱ گلا کٹ جانے کے بعد قوت بیانیہ کے باقی رہنے کی نسبت کیا راے ہے۔	اس امر کے متعلق اختلاف راے ہے کہ گلا کٹ جانیکے بعد کہان تک بولنے کی قوت باقی رہتی ہے۔ اس قسم کے مقدمات کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ بیرونی گرانڈ شریان کٹ جانے کے بعد ہلاکت فوری وقوع مین نہین آتی مگر معمولی گرانڈ شریان کے کٹ جانے کے بعد تقریباً یقینی ہلاکت فوری وقوع مین آتی ہے اور قوت کلام تو یقیناً سلب ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر جیورس کا بیان ہے کہ ایک شخص گلو بریدہ بولا مگر بات سمجھ مین نہین آئی۔ اور سنہ ۱۸۵۰ء مین جو مقدمہ ٹلیجری مین ہوا جس مین کہا گیا تھا کہ گرانڈ شریان کے کٹ جانے کے بعد مجروح نے اپنے قاتل کا نام بتلایا تھا قابل وثوق نہین ہے۔

حصہ دوم

باب اول اختناق

۱۲۲ اختناق کی تعریف کرو۔ اور بتلاؤ کہ ڈوب مرنے کی صورت مین کیا شے باعث ہلاکت ہوتی ہے۔	اختناق مین وہ کل قسمین ہلاکت کی داخل ہین جنمین پہلے تنفس بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً ڈوب کر یا دم گھٹنا ہو کر یا پھانسی سے مرنا۔ ڈوب مرنے اور گلا گھونٹنے مین

سوال	جواب
	باعث موت اور علامات اندرونی ایک دوسرے کے مماثل ہوتے ہین ڈوب مرنے کی صورت مین بوجہ پانی پڑ جانے کے تازہ ہوا شش مین نفوذ نہین کرسکتی اور خون بخوبی صاف نہین ہونے پاتا اور اسکے خون مین نہ ملنے کی وجہ سے جو خون جسم مین دوران کرتا ہے وہ ابقاء زندگی کی صلاحیت نہین رکھتا اور دل کی حرکت بتدریج کم ہوتے ہوتے موقوف ہوجاتی ہے تب شخص مختنق مرجاتا ہے۔
۱۴۴ ۔ گلا گھونٹنے مین کیا چیز باعث ہلاکت ہوتی ہے۔	اس صورت مین جو رسّی گلے مین باندھی جاتی ہے وہ ہوا کو شش مین نفوذ نہین کرنے دیتی اور ہلاکت مثل ڈوب مرنے کے وقوع مین آتی ہے۔
۱۴۵ ۔ ڈوب مرنے کی صورت مین علامات بیرونی کیا ہوتے ہین۔	نطفہ[1] کی کھال ایک یقینی علامت ڈوب مرنے کی ہے جب یہ علامت موجود ہو تو قوی احتمال یہ ہے کہ غریق زندگی کی حالت مین پانی مین گرا ہے (۲) چہرہ زرد اور سکون کی حالت مین ہوتا ہے اور اوسپر ملائمت ہوتی ہے (۳) آنکھین نیم باز (۴) پپوٹے نیلے (۵) ویسے پھیلے ہوئے (۶) منھ بند یا آدھا کھلا ہوا (۷) زبان پھولی ہوئی اور متورم بعض وقت اوسپر دانت کے نشان ہوتے ہین۔ (یہ علامت شاذ ہے) (۸) ہونٹھون اور نتھنون پر ایک قسم کا لعاب دار کف ہوتا ہے (۹) بقول ڈاکٹر گیا سپر مردون مین جو اشخاص زندہ پانی مین گرکر مرتے ہین اونکا قضیب سکڑ کر چھوٹا ہوجاتا ہے اور یہ علامت کسی اور قسم کی موت مین نہین پائی گئی (۱۰) اکثر جسم پر زخم یا چھل جانے کے نشانات ہوتے ہین۔

[1] فٹ نوٹ - ڈاکٹر ٹیلر کا قول ہے کہ یہ علامت ہر ناگہانی صدمے سے ہلاکت واقع ہونے کی صورت مین ہوتی ہے - مثلاً پھانسی ۱۲

	(۱۱) اکثر ہاتھ کی مٹھیان بند ہوتی ہین اور اونکے اندر خس و خاشاک ریتی وغیرہ ہوا کرتی ہے۔ یہ یقینی علامت زندہ پانی مین گرنے کی ہے جبکہ یہ چیزین اوس خاص پانی کی تہہ مین موجود ہون۔
۱۲۵ ڈوب مرنے کی اندرونی علامات کیا ہین۔	اندرونی علامات ڈوب مرنے کی حسب ذیل ہین۔ (۱) خون کا رقیق ہو جانا ۔ حسب راے بعض اطبا کے یقینی علامت ڈوب مرنے کی ہے لیکن یہ علامت ہمیشہ نہین پائی جاتی۔ (۲) شش۔ عموماً شش پھولے ہوئے ہوتے ہین اور کل جوف سینہ اون سے بھر جاتا ہے۔ اوسکی صورت بالکل پلپلی ہو جاتی ہے اور سپر انگلی سے نشان بنایا جاوے تو قائم رہتا ہے کیونکہ اوسکے اندر پانی بھر جانے سے اوسکی لچک جاتی رہتی ہے اور کاٹنے سے اندر سے خون آلودہ جھاگدار پانی نکلتا ہے (۳) قصبۃ الریہ اور اوسکی دونون بڑی شاخون اور شش کی اندرونی باریک شاخون مین بھی خون آلود جھاگدار پانی ہوتا ہے (یہ علامت بھی عام نہین ہے) بقول ڈاکٹر ٹیلر قصبات الریہ مین جھاگ کا لعاب کا اور اسکے ساتھ ہی شش مین پانی کا ہونا یقینی دلیل ڈوب مرنے کی ہے۔ (۴) قلب۔ عموماً قلب کے جانب راست کے جوفون مین خون بھرا ہوتا ہے اور بائین اجوات یا تو بالکل خالی ہوتے ہین یا اونمین نسبت دائین طرف کے بہت کم خون ہوتا ہے یہ بھی قاعدہ کلیہ نہین ہے اور اسکی نسبت اطبا مین بہت اختلاف راے ہے (۵) دماغ۔ عموماً ڈوب مرنے کی صورت مین دماغ کی عروق مین خون بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ بھی کلیہ قاعدہ نہین ہے اور بقول ڈاکٹر ٹیلر یہ علامت دوسری اقسام کی

	ہلاکت مین بھی جنین دماغ پر کچھ اثر نہین پہونچتا پائی جاتی ہے۔ (۱۱) اکثر اوقات فقرات العنق ٹوٹے ہوے ہوتے ہین۔
۱۲۶ ڈوبی ہوئی لاشون پر زخم وچوٹ کب پیدا ہوتی ہے اور کن ذرائع سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ زخم وغیرہ قبل ڈوبنے کے لگے تھے یا ڈوبتے وقت۔	اکثر اوقات ڈوبی ہوئی لاشون پر زخم یا چھل جانے کا نشان اوسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ غریق پانی کی تہ کو پہونچ جاے یا کنوئین کے کنارون سے اوسکا جسم ٹکراے اور اسیطرح کسی سخت چیز سے ٹکرانے سے زخم پیدا ہوتے ہین۔ ڈوبی لاشون پر زخم ہونے سے شبہہ زیادتی کا پیدا ہوتا ہے لیکن زخم کا قبل ڈوبنے کے یا ڈوبتے وقت لگنا اعضاء اندرونی کی حالت سے مستنبط ہوسکتا ہے مثلاً اگر اندرونی اعضا سے کوئی علامت ڈوب مرنے کی نہ معلوم ہو اور جسم پر ایسا زخم ہو جو باعث ہلاکت ہوسکتا ہو تو یقین ہوگا کہ زخم ڈوبنے سے پہلے لگا یا گیا اور مری لاش پانی مین ڈالی گئی۔
۱۲۷ ڈوب مرنے کی اون علامات بیرونی و اندرونی کو بیان کرو جو یقینی یا قطعی ہین۔	ڈوب مرنکی یقینی علامات درج ذیل ہین۔ (الف) علامات بیرونی (۱) بطکی کھال (۲) ہاتھ کی مٹھیون کا بند ہونا اور اوسمین اوس قسم کی گھاس درختی وغیرہ کا ہونا جو اوس پانی مین ہے جس مین سے لاش برآمد ہوئی ہو۔ (ب) اندرونی علامات۔ (۱) معدے مین اوس خاص قسم کے پانی کا یا گھانس کا ہونا جس مین سے لاش برآمد ہوئی ہو۔ (۲) شش اور قصبات الریہ دونون مین پانی اور جھین دار لعاب کا پایا جانا (۳) خون کا رقیق ہوجانا۔ (۴) معدے مین پانی کا اور اوسکے ساتھہ ہی قصبات الریہ مین جھین دار لعاب کا ہونا۔

سوال	جواب
	یہ علامت ایک تیسرا نشان اور مزید تحقیقات کا ذریعہ ہے۔
۱۴۱ ڈوب مرنے میں کس زندگی کی موجودگی کی زیادتی کا شبہہ پیدا کرتی ہے۔	جب لاش کے ساتھ بڑا بوجھ ہو یا اوسکے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہوں تو قتل یا زیادتی کا شبہہ پیدا کرتا ہے لیکن اس صورت میں کوئی عام قاعدہ قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ خودکشی کی صورتوں میں بھی لوگوں نے خود اپنے ہاتھ پاؤں باندھ لیے تھے۔
۱۴۲ ڈوب مرنے کی صورتوں میں کہاں تک موت کا باعث اختناق ہے اور کہاں تک اور اسباب اختناق کے ساتھ شامل ہیں اور ان صورتوں میں باعث موت کیا ہوا کرتا ہے بیان کرو۔	ڈاکٹر ورجی کا بیان ہے کہ خالص اختناق پچیس فیصدی دیکھا گیا ہے اور ساڑھے بارہ فیصدی صورتوں میں اختناق مطلق نہ تھا اور ساڑھے باسٹھ فیصدی صورتوں میں اختناق تھی اور اور اسباب شامل تھے۔ خالص اختناق کی صورتوں میں محض ڈوب مرنا باعث ہلاکت ہوا اور جہاں مطلق اختناق نہ تھا وہیں ہلاکت قبل ڈوبنے کے واقع ہوئی تھی لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ باعث ہلاکت کوئی ضرب یا زیادتی ہوا اور باقی صورتوں میں کچھ اختناق اور کچھ اور اسباب مثل چوٹ اور امراض کے باعث ہلاکت ہوئے۔ مثلاً جو شخص سکتے کی حالت میں ڈوب جائے تو اوسکی لاش میں سکتہ اور ڈوب مرنے دونوں کی علامات پائی جائینگی۔
۱۴۳ ڈوب مرنے میں سب سے ضروری کیا چیز دریافت طلب ہے اور جب کوئی لاش کنوئیں سے برآمد ہوا اور اوسمیں اختناق کی علامات نہوں تو کیا شبہہ پیدا ہوگا۔	ڈوب مرنے کی صورت میں سب سے ضروری امر یہ تحقیق کرنا ہے کہ آیا ہلاکت ڈوبنے سے پہلے وقوع میں آئی تھی یا بعد اور جب کوئی لاش کنوئیں سے برآمد ہوا اور اوسمیں اختناق کے علامات نہوں تو بہت ہی قوی شبہہ قتل کا پیدا ہوتا ہے۔
۱۴۴ ڈوب مری ہوئی لاش پر جانوران آبی کے حملہ کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے اور ڈوب مرنے کی صورت میں مجسٹریٹ کو کیا کرنا مناسب ہوگا۔	جانوران آبی کے حملہ کرنے کی بابت یورپین مصنفین کی رائے ہے کہ جبتک کہ لاش میں بوسیدگی شروع نہو جاوے یہ جانور حملہ نہیں کرتے لیکن ڈاکٹر چیورس کی رائے اسکے خلاف ہے۔ اور ڈوب کر مرنے کی صورت میں نہایت مناسب

	ہوگا کہ اگر مجسٹریٹ یہ حکم دیدے کہ کل ایسی لاشین نزدیک کے شفاخانے مین امتحان کے لیے بھیجی جاوین۔ کیونکہ اکثر سو صورتین اتفاقی یا خودکشی کی بیان کیجاتی ہین وہ قتل کی صورتین ہین۔ اور اس حکم سے بہت فائدہ ہوسکتا ہے کیونکہ کلکٹر چینپارن نے اپنے ضلع مین جب ایسا حکم دیا تو اسکے بعد ہی ایسی اموات کی تعداد کم ہوگئی۔
۵ سو ۱ ڈوب مرنے کی تشخیص مین غلطی ہونے کے متعلق ایک مقدمہ بیان کرکے اسی سے نتیجہ نکالو۔	ڈاکٹر جیورس کا بیان ہے کہ ڈاکٹر ووڈفورڈ نے ایک لاش کو نکلنے مین معائنہ کیا حالت یہ تھی۔ کپڑے پانی مین تر۔ نتھنون کے گرد خون آلود جھین۔ ہاتھ بالکل بھیگے ہوئے۔ یا خون لیوٹ سے محفوظ جلد پر آبلے اور سارے جسم مین ریتی لگی ہوئی تھی۔ دماغ کے عروق خون سے بھرے ہوئے۔ شش و دیگر احشا کے عروق مین کچھ خون تھا ڈاکٹر نے راے دی کہ متوفی ڈوب کر مرا لیکن چونکہ پولیس کی رپورٹ یہ تھی کہ متوفی حوالات مین مرض سکتہ سے مرا کارونر نے کیفیت طلب کی اصلی واقعہ یہ تھا کہ لاش لاش خانے مین تھی جسم تخ کی ایک کھڑکی کے پاس جو کھلی ہوئی تھی اور جسکا ایک پلاسٹر ٹوٹا ہوا تھا ڈال دیگئی تھی شب کو پانی برسا اور ہوا بھی چلی جس سے کپڑے بھیگ گئے اور لاش پر ریتی بچھ گئی۔ جیورس لکھتے ہین کہ گو اس مقدمے مین کل بیرونی اور اندرونی علامات ڈوب مرنے کے مشابہ تھے لاکن دو بڑے علامات ڈوب مرنے کے موجود نہ تھے یعنی (۱) معدے یا شش مین پانی کا ہونا (۲) شش اور قصبات الریہ مین پھیندار لعاب کا ہونا اگر ان علامات کی طرف لحاظ کیا جاتا تو یقیناً مزید تحقیقات کی ضرورت پڑتی۔

پس اس سے ظاہر ہوا کہ طبیب کو لاش کے امتحان کرنے اور راے قائم کرنے مین کس قدر احتیاط لازم ہے اور محض علامات پر کس قدر کم وثوق ہو سکتا ہے۔

۱۳۶ مرگی کی وجہ سے ڈوب مرنے کے بارے مین ایک مقدمہ بیان کرو۔

ڈاکٹر ورجی کا بیان ہے کہ ایک شخص ایک چھوٹی نہر یا نالی مین جسمین ایک فٹ سے زیادہ پانی نہ تھا ڈوبا ہوا ملا اور اسکا چہرہ زمین کی طرف تھا اور سر تقریباً کل پانی سے چھپا ہوا تھا۔ لاش کی تشریح مین کل علامات ڈوب مرنے کے پائے گئے اور قصبات الریہ اور اوسکی باریک شاخون مین بہت سی ریتی اور سنگ ریزے پائے گئے۔

باب دہم پھانسی اور گلا گھوٹنا

۱۳۷ پھانسی اور گلا گھوٹنے کی صورت مین گلا دبانے والی قوت کیا ہے اور اسباب ہلاکت کیا ہوتے ہین۔

پھانسی کی صورت مین گلا دبانے والی قوت خود اوس شخص کا وزن ہے اور گلا گھوٹنے کی صورت مین یہ قوت علاحدہ اور خارجی ہوتی ہے اگر اس قوت کی زیادتی سے شش مین ہوا کا جانا بند ہو گیا ہے تو اختناق ہلاکت کا باعث ہے لیکن اگر کسی وجہ سے کچھ ہوا شش مین باقی رہگئی ہے تو اوس صورت مین اختناق ہلاکت کا باعث نہین ہوتا بلکہ دماغ کو خون نہ پہونچنے سے سکتہ اور اکثر صورتون مین سکتہ اور اختناق دونون ملکر باعث ہلاکت ہوتے ہین۔

۱۳۸ کیا یہ ضرور ہے کہ پھانسی کی صورت مین گردن پر رسّی کا نشان پایا جاوے اور اس امر کی نسبت کیاسپر کی کیا راے ہے۔

ناواقفین کا ایسا خیال ہے مگر خواہ مخواہ رسّی کی علامت کا پیدا ہونا ضرور نہین ہے گو اکثر صورتون مین نشان ہوتا ہے اور عدالتی پھانسی کی سزا مین ایکائی موسس بھی ہو جاتا ہے لیکن خودکشی کی پھانسی مین اکثر اوقات

۱۴۲ | پھانسی یا گلا گھونٹنے کی صورت میں تھوک کا نکلنا [illegible] کا خاص اشارہ پیدا ہوتا ہے اور آخر الذکر [illegible] کیا ثابت ہوتا ہے۔

مرنے کے وقت تھوک کا نکلنا ایک عمدہ شہادت ہے اور اگر تھوک سامنے کو اور کپڑوں پر گرا ہے تو یہ سمجھا جاویگا کہ لاش مرنے کے وقت لٹکی ہوئی تھی اور برخلاف اسکے تھوک منھ یا باچھوں میں لگا ہوا ہو تو یہ احتمال ہوتا ہے کہ مرنے کے وقت لاش نیچے پڑی ہوئی تھی اور بعد موت لٹکا دی گئی۔ اور اخراج بول و براز وغیرہ ان صورتوں میں معمولی امر ہے لیکن انھیں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ بہت سی اگہانی موت کی صورتوں میں بھی خطا ہو جاتا ہے مثلاً گولی سے مارے جانے میں۔

۱۴۳ | کیوں گلا گھونٹنے کی صورت میں گردن پر نشان صاف معلوم ہوتا ہے اور کیا بلا اسکے کہ ظاہری علامات زیادتی کے باقی رہیں گلا گھونٹنے سے ہلاکت کا وقوع ممکن ہے یا نہیں اسکی نسبت کوئی مشہور مقدمہ بیان کرو۔

عموماً خودکشی کی صورتوں کی بہ نسبت ایسی صورت میں نشان صاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ قاتل کو زیادہ زور کرنا پڑتا ہے جس سے نشان گہرا ہوتا ہے اور اکثر مقتول کی جانب سے مزاحمت بھی ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بلا ظاہر ہونے علامات زیادتی کے گلا گھونٹنے سے ہلاکت وقوع میں لائی جاوے علی الخصوص جبکہ دو تین آدمی مل کر اس طرح پر قتل کریں تو زیادتی کے علامات کو نہ ظاہر ہونے دینا بہت آسان ہے جیسا کہ کیا کو کم کے مشہور مقدمے میں دیکھا گیا ہے۔

۱۴۴ | کیا پھانسی کی صورت میں ہلاکت واقع ہونے کے لیے متوفی کے پیروں کا زمین سے اونچا ہونا اور جسم کا لٹکا یا جانا ضروری ہے یا نہیں اپنے جواب کی تائید کرو۔

گو اکثر ایسا خیال ہے لیکن یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے ہلاکت واقع ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ قصبۃ الریہ یا گردن کی بڑی شریانوں پر اسقدر زور پڑے کہ وہ دب جاویں اور بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جنیں وہ اشخاص پھانسی سے مرگئے ہیں جنکے پیر زمین پر تھے یا جو بیٹھے ہوئے یا جھکے ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک تختہ تارڈیو کا نقل کیا جاتا ہے جس سے یہ امر نہایت واضح طور پر ثابت ہو جائے گا تارڈیو کا بیان ہے کہ ۲۶۱ صورتوں میں جسم پوری طرح

	نہین لٹکا تھا اور بلا کسی مدد کے جو نہین آئی تھی سنبھلد اوٹھلیے ۸۶ صورتون مین پیر زمین پر ٹیکے تھے۔ ۲۴ صورتون مین لاش رکوع کی حالت مین تھی۔ ۲۹ صورتون مین لاش لیٹی ہوئی تھی۔ ۱۹ صورتون مین لاش بیٹھی ہوئی تھی۔ ۳ صورتون مین لاش گٹھڑی بنی ہوئی تھی۔
۱۴۵ پھانسی سے ہلاکت کی صورت مین لاش پر کیا علامات ہوتے ہین اور اکثر کن لاشون مین پائے جاتے ہین۔	مندرجۂ ذیل علامات ہوتی ہین۔ (۱) آنکھین چمکتی اور گھورتی ہوئی ہوتی ہین (۲) آنکھ کے پپوٹے کھلے ہوئے اور اونکے عروق مین خون بھرا ہوا ہوتا ہے اور پتلیان پھیلی ہوئی ہوتی ہین (۳) زبان متورم اور نیلی اور یا تو دانت مین لگی ہوتی ہے یا مُنھ کے باہر اور جبڑے کے بند ہونے سے زخمی (۴) ہونٹ متورم ہوتے ہین اور مُنھ اور نتھنون مین کف دار خون لگا ہوتا ہے (۵) بازو اینٹھ جاتے اور ہاتھ نیلے ہوتے ہین اور مُٹھی اس زور سے بند ہوتی ہے کہ ناخن ہتیلی مین گھُس جاتے ہین (۶) جان نکلتے وقت صدمے سے براز نکل آتا ہے اور قضیب کی استادگی ہوتی ہے اور پیشاب خطا ہو جاتا ہے منی یا مذی نکل آتی ہے (۷) جہان رسّی باندھی جاتی ہے وہان پھیلا ہوا نشان ہوتا ہے اور تشریح سے گردن کے عضلات کچلے اور زخمی پائے جاتے ہین (۸) قلسیۃ الریہ مین چوٹ ہوتی ہے اور بعض وقت کرا ٹڈ شریان کی غشا پھٹ جاتی ہے۔ یہ علامات اکثر اون صورتون مین پائے جاتے ہین جہان پھانسی تعزیراً دیگئی ہو اور خودکشی کی صورت مین یہ علامات اس قدر صاف و صریح نہین ہوتے اور چہرہ ہمیشہ سکون کی حالت مین ہوتا ہے۔

جواب	سوال
اِن صورتون مین اندرونی علامات - اختناق کے یا سکتہ کے یا اختناق[1] اور سکتہ کے ملے ہوئے ہوتے ہین - سر کے مغز اور جالی کے عروق مین خون بھرا ہوا ہوتا ہے اور اسکی صورت بالکل زہرخورانی[2] کی صورت کی سی ہوتی ہے	۱۴۶ کیا خنق یا پھانسی کی صورت مین اندرونی علامات کیا ہوا کرتے ہین۔
جن اشخاص نے پھانسی کا تجربہ کیا ہے اونکا بیان ہے کہ بعض وقت گلا دبنے سے حظ اوٹھتا ہے اور دفعۃً حرکت ہاتھ پاؤن کی جاتی رہ کر دونون بند ہو جاتے ہین اور بعض وقت گہری نیند آجاتی ہے اور اس سے پہلے آنکھون کے سامنے روشنی اور خیالی اشکال آجاتے ہین اور کانون مین آواز معلوم ہوتی ہے لیکن جب وقت پھانسی سے کوئی قتل کیا جاوے تو مقتول کو سخت تکلیف ہوتی ہے یہی فرق ہے۔	۱۴۷ پھانسی کا تجربہ کرنے سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے اور اسمین اور پھانسی سے قتل کرنے کی صورت مین کیا فرق ہے۔
یہان گلا گھونٹ کر مارنا اکثر ایسی صورتون مین ہوا کرتا ہے جہان کوئی شخص زن محصنہ کے ساتھ ملوث ہو گیا ہو یا خود عورت پر بدکاری کا شبہہ ہوا اور نیز ٹھگی کے جرم مین بھی گو اب بہت شاذ ہوا کرتا ہے۔	۱۴۸ اکثر اس ملک مین کن صورتون مین گلا گھونٹا جاتا ہے۔
گلا ذیل کے طریقون سے گھونٹا جاتا ہے۔ (۱) ہاتھ سے دبانا یا پاؤن یا زانو اوسپر اڑا دینا اِن صورتون مین طاقت کا زیادہ استعمال ہونے سے نشان بہت ہی صاف ہوتا ہے اور بعض وقت گردن گھوم جاتی ہے اور فقرات اوکھڑ جاتے ہین (۲) کسی لکڑی یا بانس سے دبانا - اِس صورت مین اکثر آدمی مقتول کو گھیر کر کوئی اوسکے ہاتھ پاؤن پکڑ لیتے ہین اور ایک بانس کو گردن پر اڑا کر دونون کنارے دباتا ہے اس صورت مین ہلاکت دیر مین	۱۴۹ ہندوستان مین گلا کن طریقون سے گھونٹا جاتا ہے ہر ایک طریقے کی تصریح کرو۔

[1] فٹ نوٹ - یہ علامات سوال نمبر (۱۲۴ و ۱۲۵) کے جواب مین لکھی گئی ہین۔

[2] فٹ نوٹ - محض اسی علامت کی وجہ سے جبتک معدے مین زہر نہو زہرخورانی کی راے نہین دینی چاہیے۔

واقع ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ اندر بہت کم پایا جاوے

(۳) رسّی یا کپڑے یا دوشالی لنٹ سے باندھنا رسّی کے استعمال کی صورت میں عمدہ نشان ہوتا ہے اور لنٹ کی صورت میں بھی لیکن کپڑے کی صورت میں نشان بیان نہیں ہوتا اور اگر کپڑا چوڑی تہ کر کے باندھا گیا ہے تو بمشکل نشان ہوگا۔

۱۵۰ مرگی کے مرض سے مرجانے کی صورت میں کس وجہ سے کیا گمان ہوتا ہے اس کی نسبت کوئی مقدمہ بیان کرو۔

جب مریض مرگی کی وجہ سے ہلاکت وقوع میں آتی ہے تو اکثر اوقات مریض خود اپنے گلے کو زور سے پکڑ لیتا ہے جس سے ممکن ہے کہ گلے پر انگلیوں کے نشان بن جاویں اور قتل کا شبہ پیدا ہو چنانچہ ڈاکٹر چیورس نے ایک مقدمہ لکھا ہے کہ ایک مرگی کا مریض ایک کسی خانے میں مرا ملا اور اسکی گردن پر انگلیوں کے نشان تھے عدالت سشن نے اسکی ساتھی کسی کو قاتل قرار دیا لیکن ہائی کورٹ نے اس بنا پر چھوڑ دیا کہ یہ نشان خود مریض کے ہاتھ کے ہیں جو مرتے وقت گلا پکڑنے سے پیدا ہوئے۔

۱۵۱ جب کسی قسم کا کوئی نشان گردن پر ہو تو اوسپر ہائی پسٹاسس اور پوسیدگی کا کیا اثر ہوسکتا ہے اور ایکائی موسس اور ہائی پسٹاسس میں بلا تشریح کے امتیاز کرنا ممکن ہے یا نہیں۔

جب گردن پر کوئی نشان ہو تو ممکن ہے کہ بعد موت ہائی پسٹاسس اور پوسیدگی سے وہ بالکل پھانسی یا گلا گھونٹنے کے نشان سے مماثل ہو جاوے اور ہمیشہ ان دونوں میں بلا تشریح کے فرق نہیں ہوسکتا اور طبیب کو محض نشان پر کوئی راے قائم نکرنی چاہیے اور اگر طبیب نے بلا امتحان کے راے دی ہے تو اوس راے پر وثوق نہیں ہوسکتا۔

باب سوم دم خفا ہونا

۱۵۲ دم خفا ہونے کی کیا تعریف ہے اور اسکے

اصطلاح میں دم خفا ہونا اوس اختناق کو کہتے ہیں

لیا اقسام ہین -	جسمین بلا گلا دبانے ہوے یا باہر کی ہوا اندر جانے سے رک جاوے گو اس تعریف مین ڈوب مرنا وغیرہ بھی ہے لیکن یہ لفظ عموماً اس صورت مین استعمال کیا جاتا ہے جب شخص کا ناک بند کرکے ہوا روکی جاوے - اوسکے اقسام حسب ذیل ہین (۱) ناک اور منھ بند کرنیکی وجہ سے دم خفا ہونا (۲) ہجوم مین دب کر دم خفا ہونا (۳) حالت نشہ مین نوزائیدہ بچے کے حلق مین پھنس جانے سے دم خفا ہونا (۴) چھوٹے بچون کی صورت مین سخت چیزون کے نگل جانے کی وجہ سے دم خفا ہونا (۵) بڈھون مین اپنے مصنوعی دانتون کے حلق مین اوتر جانے کی وجہ سے دم خفا ہونا (۶) زندہ مچھلی نگل جانے سے دم خفا ہونا (۷) بعض صورتون مین اندرونی امراض کی وجہ سے دم خفا ہونا (۸) بچون کا تھوڑی سی جگہہ مین تلے اوپر ہوجانے سے دم خفا ہونا - یہ قسم یورپ مین اکثر اور یہان شاذ واقع ہوتی ہے -
۱۵۳ آیا دم خفا ہونیکے واسطے منفذ ہوا کا بالکل بند ہوجانا ضرور ہے یا نہین -	بالکل بند ہوجانا ضرور نہین ہے بلکہ تھوڑا سا منفذ ہوا کا بند ہوجانا بھی دم خفا ہونے کے واسطے کافی ہے -
۱۵۴ دم خفا ہونا واقعۂ اتفاقی ہوتا ہے یا ارادی ہر ایک صورت جوابی کے متعلق چند نظائر تمثیلاً بیان کرو -	دم خفا ہونا عموماً اتفاقی واقعہ ہوا کرتا ہے گو کبھی کبھی اس ذریعے سے خودکشی اور قتل کی صورتین بھی واقع ہوئی ہین - (اتفاق کی تمثیلین) (۱) ایک سائیس اتفاقاً گھاس کے انبار مین گرا اور دم خفا ہوکر مرگیا (۲) ایک شخص آٹے گودام کے اوپر سے اتفاقاً گر پڑا اور دم خفا ہوکر مرگیا (۳) چونڈہ مزدور ایک پل کی کوٹھی کے ٹوٹ جانے سے دب گئے اور دم خفا ہوکر مرگئے - اور ایسا ہی ایک دریا کی کھیار کے گرنے سے کئی شخص ریتی اور مٹی مین دب کر مرگئے -

(خودکشی کی تمثیلین)

(۱) کئی صورتین موجود ہین جنہین اشخاص نے خودکشی کی غرض سے اپنی حلق مین کپڑے کا گولا گھسیڑ لیا اور مر گئے ہین (۲) بقول ٹیلر ایک عورت اپنے کو بچھونے مین ڈالکر اپنی لڑکی سے بہت سی کرسیان وغیرہ اوسپر رکھوا کر مر گئی (۳) بقول اسٹن ایک چھوکری نے اپنے کو صندوق مین بند کرکے مار ڈالا۔

(قتل کی تمثیلین)

(۱) ایک شخص گورکھپوری نے ایک آٹھ سالہ عورت کے ساتھ زنا بالجبر کرنے کے جرم مین سزا پائی اوس نابالغہ نے جو بظاہر حلف کی عظمت کو سمجھتی تھی بیان کیا کہ ملزم نے اسکے منھ مین ریتی بھر دی۔ (۲) ایک اور گورکھپوری نے ایک بچے کو بطمع زیور اوسکے منھ مین کپڑا ٹھونس کر زور سے گلا دبا کر مارا اور اقبال پر سزا پائی۔ (۳) ایک لڑکا ایک دہ سالہ چھوکری سے سرقہ بالجبر کرنے کے جرم مین سزایاب ہوا اوسنے سرقہ بالجبر کرنے سے پہلے اوس بچے کے منھ مین ریتی بھر دی تھی۔ (۴) میری کمبکل کو برک اور اسکے ساتھیون نے سینہ اور گلا دبا کر اور ناک اور منھ بند کرکے مارا تھا۔

۱۵۵ دم خفا ہو کر مرنے کی صورت مین اندرونی و بیرونی علامات کیا ہوتے ہین اور بیان کرو کہ تارڈیو کس خاص علامت کی نسبت کسوجہ سے مصر ہے اور اسکی نسبت رائے کیا ہے۔

دم خفا ہو کر مرجانے کی صورت مین لاش کے علامات اندرونی و بیرونی بالکل وہی ہوتے ہین جو اختناق کے ہین[1]۔ تارڈیو بہت اصرار سے لکھتا ہے کہ کشش کے نیچے کے کنارون پر ضرور خون کی ٹیکیان ہوا کرتی ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دم لینے کی کوشش اس شدت سے

[1] فٹ نوٹ۔ ملاحظہ ہو جوابات سوال نمبر (۱۲۴ و ۱۲۵)۔

	ہوتی ہے کہ اس مقام کے یا یک عروق کے پھٹ کر اندر سے خون باہر نکل آتا ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ علامت قطعی نہین سمجھی جا سکتی کیونکہ صریح دم خفا ہونے کی صورتون مین نہ تھی برعکس اسکے پھانسی ڈوب مرنے اور دل کی بیماری اور اسکا رلیٹیا سکتہ ورم شش وغیرہ امراض مین موجود تھی
۱۵۶ اس ملک مین اکثر قتل کے مقدمات مین کس طرح سے دم خفا کیا جاتا ہے اسکی نسبت کوئی مشہور مقدمہ بیان کرو۔	اکثر قتل کے مقدمات مین مقتول کے سینے پر بیٹھکر ایک ہاتھ سے اوسکے منھ مین کپڑا ٹھونس دیا جاتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے گلا دبا دیا جاتا ہے جیسا کہ ضلع گیا کو نم کے متھر والے مقدمے مین دیکھا گیا اکثر اس ہی پر اکتفا نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی اور بھی زیادتیان (مثلاً مقتول کے خصیون کو زور سے دبانا وغیرہ) کیجاتی ہین جس سے باعث موت محض دم خفا ہونا نہین ہوتا بلکہ گلا گھونٹنا بھی شریک ہوجاتا ہے جیسا کہ میری گمیکل کا مقدمہ ہے۔
۱۵۷ مچھلی نگل جانے کی وجہ سے دم خفا ہونے کے بارے مین کوئی مقدمہ بیان کرو۔ اور بتلاؤ کہ ایسا واقعہ کن صورتون مین ہوا کرتا ہے۔	ایک شخص نے ایک مچھلی پکڑی اور اوسکو اپنے منھ مین رکھا اور چاہا کہ اوسکی گردن کو دانت سے پکڑے رہے لیکن مچھلی حلق کے اندر گھس گئی اور اختناق کے علامات شروع ہوگئے اور وہ شخص مرگیا اس قسم کا واقعہ مچھوون مین جو پانی مین اوترکر مچھلی ڈھونڈھتے ہین ہوا کرتا ہے۔

باب چہارم گیاس کی وجہ سے اختناق وغیرہ

۱۵۸ گیاس کی وجہ سے کس طرح اور کن اشکال مین دم خفا ہوا کرتا ہے - اور ایسی صورتون مین موت کا سبب اور لاش پر کیا علامتین ہوتی ہین-	زہریلی گیاس کی وجہ سے دم خفا ہونا محض اتفاقی واقعہ ہوتا ہے ایسے واقعے پرانے کنوؤن کے کھودنے سے یا پرانے بدررؤن کے صاف کرنے سے یا کوئلے کے دھوئین سے یا اینٹ کے پزاوے اور چونے کے بھٹے کے دھوئین سے

[illegible] باعث اختناق ہوتا ہے اور لاش پر بالکل [illegible] علامات [illegible] ہوا کرتی ہیں جیسا اختناق کی صورت میں [illegible]

[illegible] کیا اس کی [illegible] یا [illegible] کی شناخت [illegible] رکھی جاتی ہے۔

[illegible] کہا جاتا ہے [illegible] علامات پر [illegible] اگر [illegible] ہو جاوے تو [illegible] کے واسطے مہلک ہے ورنہ نہیں لیکن یہ اخیر صورت ہمیشہ صحیح نہیں ہوتی کیونکہ بعض اوقات کاربانک ایسڈ گیاس دفعتہ عمل آتی اور باعث ہلاکت ہوتی ہے۔

۱۶۰ بجلی سے مرجانے کی صورت میں لاش پر کیا کیا علامتیں ہوتی ہیں۔

اکثر اوقات ایسی صورتوں میں جسم پر اوس قسم کے زخم ہوتے ہیں جیسے کسی کاٹنے والے آلے کے اور لاش پر اکثر ایکائی موس کے نشان ہوتے ہیں اور بعضے جسم پر یا کپڑوں پر جلنے کے نشان ہوتے ہیں اور عموماً منفذ برق کی بہ نسبت مخرج کے سوراخ کے پاس زیادہ علامت جلنے کی ہوتی ہے اور اگر جسم پر فلزی اشیا ہوں تو متغیر اور کسی قدر گلی ہوئی پائی جاتی ہیں اور بعض وقت جسم پر کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی۔

۱۶۱ زندہ دفن کرنے کی تصریح کرو اور بتلاؤ کہ اس صورت میں باعث ہلاکت کیا ہوتا ہے اور اسکے علامات میں اور اختناق کی علامات میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

زندہ دفن کرنا قدیمی رسم ہندوستان کی ہے اور دوسرے ممالک میں بھی جاری تھی اور یہاں شاید اب بھی جاری ہے کیونکہ ۱۸۶۲ء کی رپورٹ راجپوتانہ میں اسکی صورتیں موجود ہیں۔ گذشتہ زمانے میں بدکار عورتیں تعزیراً اور برص کے مریض رضاً اور بیوہ عورتیں عموماً یا رسماً زندہ دفن کردی جاتی تھیں زندہ دفن کرنے میں موت کا سبب اختناق ہوتا ہے اور لاش پر بھی بالکل اختناق ہی کے علامات ہوتے ہیں اسکے علامات اور اختناق کی

سلہ فٹ نوٹ - ملاحظہ ہوں جوابات سوال نمبر (۱۲۴ و ۱۲۵)

سوال	جواب
	علاستون مین کچھ فرق نہین ہے -
۱۶۲ ڈائن ہونے کا امتحان کس طرح کیا جاتا ہے اور اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور کیا یہ رسم اب بھی کسی حصّہ ہندوستان مین جاری ہے -	جب کسی عورت پر ڈائن ہونے کا شبہہ ہوتا ہے تو یا تو اوسکا ہاتھ شانے تک کھولتے ہوئے تیل مین ڈال دیا جاتا ہے یا اوسکا سر اتنی دیر تک پانی مین ڈبا دیا جاتا ہے کہ جسمین ایک تیر چھوڑا جاوے اور پھر اوٹھا کر اپنی جگہہ پہ لایا جاوے اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ عورت امتحان مین کامل نکلے تو بہتر ورنہ وہ اولٹے لٹکا دیجاتی ہے یہان تک کہ وہ ڈائن ہونا قبولے یا مر جاوے اگر وہ قبولی بھی تو ہلاک کیجاتی ہے - یہ رسم (پانی مین ڈبانے والی) حیدرآباد کی بعض پہاڑی اقوام مین ابتک موجود ہے - اور اولٹا لٹکانے کے مقدمات ۱۸۴۱ع کی رپورٹ مین موجود ہین -
۱۶۳ ہندوستان مین خودکشی کے اسباب کیا کیا ہین بالتصریح لکھو -	اس ملک مین مندرجۂ ذیل اسباب خودکشی کے ہین (۱) جسمانی تکلیف - یہ بہت بڑا سبب ہے اکثر پولیس رپورٹ کرتا ہے کہ (فلان) پیٹ کے درد کی تاب نہ لا سکا اور اپنے کو کنوئین مین گرا کر ہلاک ہو گیا - بقول ڈاکٹر ڈڈفورڈ بنگالے مین پیٹ کا درد و انحلال وضعف اکثر باعث خودکشی کا ہوتا ہے (۲) غم - شرم غصّہ - یہ معمولی اسباب ہین اکثر اوقات عورتین کسی کپڑے یا زیور یا کسی اور بنا پر اپنے شوہرون سے لڑنے کے بعد (خصوصاً جبکہ شوہر نے عورت کو مارا ہو) ڈوب مرتی ہین یا ڈوبنیکا ارادہ کرتی ہین یہ اکثر اوقات شوہرون کو دھمکی دینے اور اونکو راضی کر لینے کی غرض سے ہوتا ہے (۳) انتقام - اس غرض سے خودکشی کرنا بہ نسبت اس زمانے کے پہلے زمانے مین عام تھا کیونکہ اوس وقت یہ اعتقاد تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے ظلم سے خودکشی کر لیوے تو

اور اسکا عذاب ظالم پر پڑتا ہے۔ دھرنا بیٹھنا۔ اور کورکی رسم اسی قبیل سے ہے لیکن اب بالکل موقوف ہوگئی ہے
(۴) مذہبی خیالات سے خودکشی کرنا۔

۱۶۴ ہنود کن طریقون سے خودکشی کرنا ثواب خیال کرتے ہین۔

نیچے لکھے ہوئے طریقون سے۔ یعنی (۱) فاقہ (۲) اپنے کو [illegible] مین لپیٹ کر اوسمین آگ لگا دینا اور اندر اندر جل جانا۔ (۳) اپنے کو برف مین دفن کردینا (۴) گنگا کے دہانے پر پانی مین کھڑے ہوکر یہان تک دعا مانگنا کہ مگرمچھ آکر کھا جاوے (۵) الہ آباد مین گنگا و جمنا کے سنگم پر اپنا گلا کاٹ لینا (۶) مہادیو گری اور ترنبک عرن اور گرنار [illegible] کے مقامون مین اپنی مانتون کی منت پوری کرنے کی غرض سے بلندی سے گرکر ہلاک ہوجانا (۷) متبرک مقامات کی جاتراؤن مین رتھ کے پہیے کے نیچے دب کر مرجانا۔

۱۶۵ آیا ستی کی رسم عورتون ہی سے مخصوص ہے یا نہین اگر نہین ہے تو کب اور کس فرقے مین واقع ہوتی ہے اسکی مثال اور کس سن تک عورتون کی ستی کی ضرورت واقع ہوئی ہے بیان کرو۔

ستی کی رسم عورتون ہی سے مخصوص نہین بلکہ مردون مین بھی ہوتی ہین اور اکثر اس قسم کی عورتین (جو شاد ہین) وہی لوگون مین ہوتی ہین اور وہ بھی سارے کنبے کے قتل کے بعد اپنے کو ہلاک کرتے ہین مرد کی ستی کی ایک مثال رامائن مین موجود ہے یعنی راجہ دسرتھ نے ایک اندھے منی کے لڑکے کو غلطی سے تیر سے مار ڈالا جس وقت منی کو معلوم ہوا تو وہ اپنے بیٹے کی لاش کے ساتھ جل مرا اور عورتون کے ستی ہونیکی ایک صورت راجپوتانہ کی رپورٹ سنہ ۱۸۳۲ع مین لکھی ہے۔

حصہ سوم باب اول زنا بالجبر

۱۶۶ اس ملک مین زنا بالجبر کے دعاوی کی کیا

اکثر اس ملک مین بھی مثل یورپ کے اس الزام کا استغاثہ

حالت ہے اور کن امور پر ملزم کی بریّت اور سزایابی منحصر ہے۔ اور جب عورت نابالغہ مستغیثہ ہو تو اوسکے والدین کی حالت سے استغاثہ کی نسبت کیا قیاس پیدا ہوتا ہے۔

جھوٹا ہوا کرتا ہے۔ ایسی حالت کے چشم دید گواہ بہت کم ہوتے ہین اس وجہ سے ملزم کی بریّت یا سزایابی مستغیثہ کے بیان اور امتحان اور ملزم کے امتحان پر موقوف ہوتی ہے اور جب کوئی نابالغہ فریادی ہو (اکثر ایسے دعاوی نابالغون ہی کی جانب سے ہوتے ہین) تو اکثر اوسکے طرز کلام ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ سکھائی گئی ہے یا نہین اور اوسکے والدین اگر اچھی ذات اور اچھے خاندان کے ہین تو احتمال یہ ہے کہ دعوی جھوٹا نہین ہے اور برعکس اسکے والدین بدچلن ہین تو دعوی کا جھوٹا ہونا قرین قیاس ہو جاتا ہے۔

١٦٧ آیا یہ ممکن ہے کہ ایک معمولی آدمی کسی بالغہ عورت سے زنا بالجبر کرے اور اوسکے جسم پر علامات زیادتی کے نہ پائے جائین اگر ہے تو کن اشکال مین۔

یہ امر محال ہے کہ معتدل جسامت کا انسان بالغہ عورت سے زنا بالجبر کرے اور اوسکے جسم پر زیادتی کے علامات نہ پائے جائین بجز اسکے کہ زنا بالجبر حالت نشہ یا بدحواسی یا رضامندی بالجبر یا غلطی مین کیا گیا ہو اور جب عورت محصنہ اور مجامعت کی عادی ہو تو محض ادخال سے سوائے اسکے کہ ادخال غایت تشدد سے کیا جائے کوئی علامت زیادتی کی باقی نہین رہتی[1] بالخصوص دو تین روز گذرنے کے بعد۔

١٦٩ آیا محض امتحان سے ازالہ بکر کا ہونا یا جسم پر ازالہ بکر کے علامات کا پایا جانا ثبوت کافی زنا بالجبر کا ہو سکتا ہے اور اگر ہو سکتا ہے تو کب۔

یہ امور کافی ثبوت زنا بالجبر کے نہین ہو سکتے بلکہ ان سے اس بات کا بھی ثبوت نہین ہو سکتا کہ ازالہ بکر مقاربت ہی سے ہوا کیونکہ ممکن ہے کہ ازالہ بکر اتہام یا کسی اور غرض کے لیے کیا گیا ہو چنانچہ ڈاکٹر جیورس نے کئی مقدمات اس قسم کے لکھے ہین کہ جنہین خود فاحشہ عورتون نے اپنی بیٹیون کا ازالہ بکر کسی آلہ سے مجامعت کی قابلیت پیدا کرنے کے لیے کیا ہے۔

البتہ علامات ازالہ بکر (مثلاً خون کا نکلنا) اوسی وقت کارآمد ہو سکتے ہین کہ طبیب نے اوسکا امتحان کیا ہو مثلاً اگر خون کے

[1] فٹ نوٹ۔ اسکے برعکس علامات کا پایا جانا بھی قرین قیاس ہے۔

سوال	جواب
	اندر منی کے کیڑے پائے جاوین (گو بقول ڈاکٹر گیا سپر بعض مسن مردون کی منی مین کیڑے نہین ہوتے) تو انکا پایا جانا یقینی ثبوت مقاربت کا ہے۔
۱۶۹ (الف) زنا بالجبر کے ثبوت مین یہ امر پیش کیا جاوے کہ مرد کا مرض شہوانی عورت کو بھی لگ گیا ہے تو ایسی صورت مین کن امور کا ثابت کرنا ضرور ہے۔ (ب) کن وجوہ سے ایسی شہادت کے قبول کرنے مین سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔	ایسی صورت مین امور ذیل کا ثبوت ضروری ہے۔ (۱) مرض از قسم امراض شہوانی ہے۔ (۲) مرد و عورت دونو ایک ہی مرض مین مبتلا ہین (۳) مجامعت سے کتنے روز کے بعد مرض نمودار ہوا جب یہ امور ثابت ہو جاوین تو یہ شہادت عورت کی مؤید خیال کی جا سکتی ہے۔ (ب) اس وجہ سے ایسے ثبوت کے قبول کرنے مین احتیاط کرنا چاہیے کہ کم سن لڑکیون مین خصوصاً جو بہت کم سن ہون اندام نہانی سے ایک قسم کا بدبودار رقیق مادہ نکلتا ہے جسکو عورتون کے ابتدائی سوزاک کے مادہ[1] سے تمیز کرنا مشکل ہے اور بعض اوقات سردی یا اسکرافیولا اور کبھی تو محض کثافت کی وجہ سے اسی قسم کا مادہ نکلتا ہے ایسا ہی مردون کو بھی سردی وغیرہ کی وجہ سے ایک مادہ نکلتا ہے جو درحقیقت مادہ سوزاک کا نہین ہے پس ایسی صورت مین جب کبھی کوئی مادہ نکلتا ہو تو طبیب کی راے نہایت ضرور ہے۔
۱۷۰ باکرہ عورتون اور کم سن لڑکیون پر زنا بالجبر کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور کیا غشاء بکارت کا سالم رہنا زنا بالجبر نہ ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔	باکرہ عورتون پر زنا بالجبر کا یہ اثر ہوتا ہے کہ غشاء بکارت بالکل شق بلکہ کئی جگہہ سے زخمی ہو جاتا ہے اور کم سن لڑکیون مین غشاء بکر زائل نہین ہوتا۔ گو کہ مرد کا عضو تناسل داخل کیون نہوا ہو۔ پس غشاء بکر کا سالم رہنا اسکی دلیل نہین ہو سکتی کہ زنا بالجبر نہین ہوا۔
۱۷۱ باختلاف ہندوستان و انگلستان کے لڑکیان	ہندوستان کی لڑکیون مین دس سال مین طمث ہونا

[1] فٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ یہ مادہ اندام نہانی سے نکلتا ہے مجرای بول سے نہین اور سوزاک کا مادہ مجرای بول سے نکلتا ہے یہ مادہ بقول کیا سپر بارہ چودہ سال کے بیچ اور بقول ٹیلر ۶ و ۷ برس مین بھی نکلتا ہے۔

سوال	جواب
اور لڑکون کی حد تا بلوغ بیان کرو -	ستا زہے اور عمر قید الکمال باشتناس مین کیا دو سال راو جرا مین بارہ سال عمر بلوغت کی سمجھے آتے ہیں اور دیگر اطفال کی نسبت کہ سن بلوغت کا زمانہ بارہ سال و تو سمجھتے تھا اور سولہ یا سترہ سال کے اندر یورپ مین لڑکیان بلوغت کرتی ہین ذکور کی نسبت ہند اور انگلستان کے قانون مین یہ فرق ہے - انگلستان کے قانون مین قطعاً فرض کیا گیا ہے کہ چودہ سال سے کم عمر لڑکا زنا بالجبر نہین کرسکتا ہے اور ہندوستان مین کوئی عمر کی قید نہین ہے بلکہ محض شخصی قابلیت کا لحاظ کیا جاتا ہے چنانچہ ایک دو سالہ لڑکا ایک نو سال کی لڑکی سے زنا بالجبر کرنے کے جرم مین سزایاب ہوا -
۱۷۴ زنا بالجبر کے مقدمات مین مستغیثہ کی پچھلی بدچلنی کی شہادت پیش ہونے کی نسبت کیا قاعدہ ہے بالتصریح بیان کرو -	ان مقدمات مین مستغیثہ کی پچھلی بدچلنی کی نسبت شہادت پیش نہین ہوسکتی الا اوس صورت مین کہ اوس سے سوالات جرح کیے گئے ہون مثلاً اگر مستغیثہ سے سوال کیا جاے کہ اوسنے اسکے پہلے ملزم یا کسی اور شخص سے بدکاری تو نہین کی اور وہ اس سے انکار کرے تو اوسکی پچھلی بدچلنی کی شہادت پیش ہوسکتی ہے بموجب اس اصول قانون شہادت کے کہ بدچلنی واقعہ متعلقہ نہین ہے سواے اسکے کہ شہادت نیک چلنی کی پیش کیجاوے اس صورت مین اوسکا انکار کرنا ہی خود بجاے اس بات کی شہادت پیش کرنے کے ہے کہ وہ نیک چلن ہے اور نیز اس لحاظ سے بھی شہادت پیش ہوسکتی ہے کہ جب مستغیثہ عدالت مین حلفی اظہار دیتی ہے تو وہ بالکل ایک گواہ کی حیثیت رکھتی ہے تو اوسکے بیان پر وہ اصول قانون بھی نافذ ہوتا ہے جسکی رو سے گواہ کے اعتبار پر اعتراض کرنے کا حق دیا گیا ہے - اور اگر ملزم کو اس بیان کی تردید کا حق نہ دیا جاوے تو گویا وہ جوابدہی کرنے

سوال	جواب
	اور اپنی برات حاصل کرنے سے باز رکھا گیا تھا۔
۱۷۳ آیا بچلین عورت (یا کسبی) کے ساتھ زنا بالجبر ہونا ممکن ہے۔	بے شک ممکن ہے۔
۱۷۴ قانوناً کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ زنا بالجبر یا حظ خلاف وضع فطری کرنے یا اعانت زنا بالجبر کے جرم مین ماخوذ ہوسکتا ہے یا نہین۔	اگر بی بی کی عمر بارہ سال سے زیادہ ہے تو زنا بالجبر کے جرم مین تو شوہر ماخوذ نہین ہوسکتا لیکن اعانت زنا بالجبر اور حظ خلاف وضع فطری کرنے کے جرم مین ماخوذ ہوسکتا ہے چنانچہ ذیل کا مقدمہ اس آخر صورت کی مثال ہے۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین ضلع نارتھ آرکٹ مین ایک مسلمان اپنی بی بی کے ساتھ نہایت بے رحمی سے فعل خلاف وضع فطری کے کیا کرتا تھا ڈاکٹر کی شہادت سے جرم ثابت ہوا اور مجرم کو سزا ہوئی۔
۱۷۵ زنا بالجبر مین ہندوستان و انگلستان مین دخول سے کیا مراد لیجاتی ہے یا لیجانی چاہیے۔	تعزیرات ہند مین اور اس ملک کے کسی فیصلے مین ادخال کی تعریف نہین کی گئی ہے پس بیان معمولاً ادخال سے مرد کے عضو تناسل کا شفرتین کے اندر جانا ہی مراد ہونی چاہیے نہ یہ کہ اوسکا غشاء بکارت کے پار ہونا کیونکہ مسلمہ رائے ہے کہ کم سن بچون مین اگرچہ غشاء بکارت زخمی ہوجاتا ہے لیکن اوسمین ادخال ممکن نہین ہے۔ اور قانون انگلستان مین ادخال کی یہ تعریف ہے کہ مرد کے عضو تناسل کا شرمگاہ کے اندر جانا ادخال ہے۔
۱۷۶ زنا بالجبر کا استغاثہ ہوتے ہی پولیس اور مجسٹریٹون کو کیا کیا کارروائی کرنا چاہیے جواب مع وجوہ بیان کرو۔	ایسی صورت مین انھین چاہیے کہ (۱) فوراً عورت کو امتحان کے لیے طبیب کے پاس بھیجین کیونکہ امتحان مین جس قدر دیر ہوگی اوسی قدر استغاثہ کا اثبات مشکل ہوگا (۲) ملزم کا جواب لینا چاہیے (۳) اگر وہ مجامعت سے اقرار اور زنا بالجبر سے انکار کرے تو فوراً فریقین کے خاندان اور انکے پچھلے باہمی تعلقات کی تحقیقات کرنا چاہیے کیونکہ اگر ایسا نہو تو جھوٹی

شہادت بنائے جانے کا قوی احتمال ہے -

باب دوم بچہ کشی اور اسقاط حمل

۱۷۷ بچہ کشی کے اقسام کیا ہین اور اس جرم مین مان کو سزا ملنے کے واسطے کیا امور ثابت کرنا چاہیین اور کس قدر زمانے کے بعد بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے -

ہندوستان مین بچہ کشی ایک عام جرم ہے اور اسکی دو قسم ہین یعنی (۱) لڑکیون کو پیدایش کے وقت مارنا (شاذ و نادر وقوع مین آتا ہے) اور (۲) حرامی اولاد کو مارنا (یہ جرم اب بھی کثیر الوقوع ہے) اس جرم مین مان کو سزا ملنے کے لیے یہ امور ثابت کرنا چاہیین -

(۱) لاش جو برآمد ہوئی وہ پورے بچے کی ہے (۲) بچہ رحم مین اس قدر بڑا ہو چکا تھا کہ اوسکے زندہ پیدا ہونے کا احتمال تھا -

یہ بات مسلّم ہے کہ سات مہینے سے پہلے بچے کا زندہ پیدا ہونا نہایت شاذ ہے گو بعض صورتون مین ۵ و ۶ و ۷ مہینے کے بچے بھی زندہ پیدا ہوئے ہین -

۱۷۸ حمل کی حالتین کیا ہین اور اوسکے لحاظ سے مان پر جرم عائد ہونے مین فرق کیا ہے - اور ان امور کی نسبت قانون انگلستان اور ہندوستان مین کیا فرق ہے -

ڈاکٹر ٹیلر نے حمل کی دو حالتین بیان کی ہین (۱) اوائل حمل سے ۶ مہینے کے اخیر تک جنین مضغہ کی حیثیت رکھتا ہے (۲) بعد چھٹے مہینے سے نو ماہ تک جاندار بچے کی - اگر جنین مضغہ ہے تو مان اسقاط حمل کی مجرم ہوگی اور اگر وہ جاندار ہو گیا ہے تو مان پر بچہ کشی یا اخفاے ولادت کا جرم عائد ہوگا - قانون انگلستان مین اخفاے ولادت کے لیے محض حمل کا ہونا اور بچے کا مرنا ثابت ہو جانا کافی ہے گو لاش نہ بھی برآمد ہوئی ہو لیکن ہندوستان مین جبتک کہ جنین کی عمر ثابت نہو اور جو جنین کہ مضغے کی حالت مین ہو اوسکی ولادت کا اخفا جرم نہین ہو سکتا بلکہ محض

سوال	جواب
	منفعہ کا برآمد ہونا اسقاط مجرمانہ کا ثبوت ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اسقاط طبعی طور پر ہو گیا ہو۔
۱۷۹ حمل کا ثبوت کیا ہوا کرتا ہے اور کیا اس سے مدت حمل صحیح معلوم ہو سکتی ہے۔	حمل کا ثبوت اکثر یہ ہوتا ہے (۱) ہمسایون کا بیان جو عورت کی پیٹ بڑھتے کو دیکھتے ہین (۲) دھوبی کا بیان جو میلے کپڑون کے لحاظ سے جانتا ہو یا سکتا ہو کہ کتنے مہینے سے حیض نہین آیا ان امور سے صحیح مدت حمل کی ہرگز نہین معلوم ہو سکتی۔
۱۸۰ اسقاط مجرمانہ کی کیا حد ہے اور وہ اکثر کن صورتون مین وقوع مین آتا ہے اور اوسکا ثبوت کیا ہونا چاہیے اور اسقاط طبعی کن اشکال مین ہوا کرتا ہے۔	اسقاط مجرمانہ اس ملک مین ایک عام جرم ہے اور کثرت سے ہوا کرتا ہے اور اکثر بیوہ اور نا کتخدا عورتین جب حاملہ ہو جاتی ہین تو ذات سے نکالی جانے اور افشا اور بیعزتی کے خوف سے اپنے حمل کو چھپاتی اور ساقط کر دیتی ہین لیکن اسقاط طبعی کا ہونا بھی ایک عام چیز ہے اور ممکن ہے کہ شبہہ کی وجہ سے اگر کسی ایسی عورت کی طرف کو طبعی طور پر اسقاط ہو گیا ہو اسقاط مجرمانہ کا ارتکاب منسوب کیا جاے۔ اسلیے شخص مستغاث حمل کا ثبوت بلا واسطہ موجود ہونا ضرور ہے اور عموماً کتخدا عورتون کی صورت مین طبعی اسقاط کا زیادہ احتمال ہے کیونکہ اونکو خوف یا چھپانے کی ضرورت نہین ہے اور وہ پوری احتیاط کر سکتی ہین۔
۱۸۱ بچہ زندہ پیدا ہونے کے علامات کیا ہین۔	اگر شش پانی مین تیرین تو معلوم ہوگا کہ بچے نے تنفس کیا تھا اور زندہ پیدا ہوا تھا یعنی تنفس منجملہ اور علامات کے اسکی ایک علامت ہے۔
۱۸۲ بچے کی شش کا امتحان کس طرح پر کرنا چاہیے اور اس امتحان کی نسبت ڈاکٹر گائی کی کیا رای ہے۔	بچے کے دونون شش کو مع دل کے پانی مین رکھنا چاہیے اگر یہ پانی پر تیرین تو یقیناً بچہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ اگر وہ ڈوب جاین تو اوسوقت شش کے سات آٹھ ٹکڑے کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اوسکے اندر کچھ خون تو نہین ہے اور کاٹنے مین اندر سے آواز تو نہین آتی کیونکہ یہ علامت اندر ہوا ہونے کی ہے

سوال	جواب
	اُنکے اعضاء اُنکو پانی مین رکھنا اور دیکھنا چاہیے کہ وہ تیرتے ہین یا نہین۔ اگر وہ تیرتے ہین تو اُنکو زمین پر کھلا اوسپر ایک تختہ رکھکر اوسپر کھڑے ہو کر دبانا چاہیے اور پھر پانی مین ڈالنا چاہیے اگر وہ اب بھی تیرین (بشرطیکہ اونمین بوسیدگی نہو) تو یقیناً بچہ زندہ پیدا ہوا تھا۔ اِس امتحان کی نسبت ڈاکٹر گائی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ (۱) ممکن ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا ہو اور تنفس کے کامل نہونے کی وجہ سے یا بوجہ کسی بیماری کے شش پانی مین ڈوب جاوین (۲) یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ مُردہ پیدا ہوا ہو اور مصنوعی تنفس کی وجہ سے شُشش تیرین۔
۱۰۳ بچہ کشی کے مقدمات مین امور تنقیح طلب کیا ہوتے ہین اور اِسکے متعلق کن اشخاص کی شہادت کافی ہے۔	اُن مقدمات مین دو امور تنقیح طلب ہوتے ہین (۱) آیا لاش ایسے بچے کی ہے جو زندہ پیدا ہوا تھا (۲) موت کا باعث کیا تھا۔ اِنکے متعلق اون اشخاص کی شہادت جو بروقت ولادت موجود تھے اور جنھون نے مولود کو زندہ دیکھا یا روتے سُنا کافی ہے لیکن ہر صورت مین مناسب ہے کہ لاش امتحان کے واسطے ڈاکٹر کے پاس بھیجی جاوے کیونکہ بعض بچے تولّد سے پہلے روتے ہین اور مُردہ پیدا ہوتے ہین اور ایسی صورتون مین یہ امر طبیب ہی کی شہادت کا محتاج ہے۔
۱۰۴ شُشش مین ہوا ہونے یا نہونے کی نسبت کیا راے ہے اور نو تولد بچون کے سانس لینے کے واسطے کیا عمل کیا جاتا ہے۔	شُشش مین ہوا کا ہونا یا نہونا کوئی قطعی دلیل بچے کے زندہ یا مُردہ پیدا ہونے کی نہین ہے کیونکہ بہت سے بچے جو بظاہر مُردہ پیدا ہوتے ہین معروف تدابیر کے استعمال سے سانس لینے لگتے ہین ایسی صورت مین بوجہ اِسکے کہ سانس لینا اور جان مرادف خیال کیے جاتے ہین ممکن ہے کہ کہدیا جاوے کہ وہ مردہ ہین لیکن در اصل بچہ زندہ تھا

اور تنفس رکا ہوا تھا۔ اور اگر نال کاٹنے کے بعد بچہ سانس نہ لے تو سانس لینے کے لیے دائیان نیچے کی تجویز رکھتی ہین اگر بچہ اس سے بھی سانس نہ لے تو اسکے منھ پر پانی ڈالتی ہین تب وہ سانس لینے لگتا ہے۔

۱۸۵ اگر بچہ کشی کی صورت مین جسم پر زیادتی کے نشانات پائے جائین تو اوسکی نسبت کن وجوہ سے کیا قیاس ہونا چاہیے۔

ایسے نشانات کا ہونا کوئی لازمی ثبوت قتل کا نہین ہے کیونکہ بخوبی ممکن ہے جو نشانات جسم پر پائے جائین وہ پیدا ہوتے وقت لگے ہون مثلاً ممکن ہے کہ نال کی ڈوری گلے مین لپٹ جانے کی وجہ سے بچہ اثناء تولد مین گلا گھنٹ کر مرجائے ایسا ہی رحم کے دبنے کی وجہ سے کھوپڑی شق ہو جاسے اور بقول ڈاکٹر ٹیلر کے ممکن ہے کہ کل وہ علامات جو زخم یا چوٹون اور ہڈی ٹوٹنے کی ہین جنین مین پائی جائین عام اس سے کہ وہ زندہ پیدا ہوا ہو یا مردہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اثناء ولادت مین ہی بچہ دم خفا ہو کر مرجاے اور مردہ پیدا ہو لیکن اسکی شش مین تنفس کی علامت پائی جاوے۔ غرضکہ ایسی صورت مین ڈاکٹر بغور امتحان کرنے کے بعد طبعی اور مجرمانہ نشانات مین فرق کرسکتا ہے۔

۱۸۶ بچہ کشی کے مقدمات مین گردن پر نشانات کا ہونا کیا قیاس پیدا کراتا ہے۔

ایسی صورت مین اگر یہ نشان گہرا اور چوڑا ہوا اور اوسمین زیادہ ایکائی موسس ہوا اور خون نیچے نیچے بہہ کر پھیل گیا ہو تو ایسا نشان طبعی نہین خیال کیا جاویگا بلکہ مجرمانہ خیال کیا جاویگا لیکن اگر شش مین ہوا تھوا اور گردن پر نشان ہو تو زیادہ یہی احتمال ہوگا کہ اثناء ولادت مین نال کی ڈوری کے لپٹ جانے کی وجہ سے ہوا ہے۔

۱۸۷ آیا جنین کے جسم پر کی زیادتی کی ہیئت اور نشان دیکھکر یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ زندگی مین کیے گئے ہین یا نہین اگر نہین تو کیون۔

جنین پر کی زیادتی کے مقام و ہیئت کو دیکھکر زیادتی زندگی کی حالت مین یا بعد موت کے کیا جانا قرار دینا نہایت مشکل ہے کیونکہ جنین کے منجمد خون مین عموماً منجمد خون

کی سی صلابت نہین ہوا کرتی ہے۔

۱۰۸ جنین کی کھوپڑی کا طبعی اسباب اور مجرمانہ فعلوں سے شق ہونے کے لیے علٰحدہ علٰحدہ صورتین بیان کرو۔

جب عورت کے کھڑے کھڑے بچہ پیدا ہو تو بچہ نیچے گرنے اور نال ٹوٹ جانے سے کھوپڑی کا شق ہو جانا ممکن ہے۔ اور اس ملک مین چونکہ عموماً عورتین وضع حمل کے وقت کھڑی کیجاتی ہین اور اونکے ہاتھ باندھ دیے جاتے ہین ایسے واقعات کا وقوع زیادہ ممکن ہے۔ ہان کتخدا عورتون کے وضع حمل کے وقت اور لوگ موجود ہوتے ہین جو بچے کو لیلیتے ہین لیکن ناکتخدا اور بیوہ عورتون کی صورت مین جنکو حمل اور وضع حمل کا اخفا منظور رہتا ہے ممکن ہے کہ بچہ گر پڑے اور کھوپڑی شق ہوجاوے اور یہ فعل مجرمانہ ہو۔

۱۰۹ کیا یہ ممکن ہے کہ طفل نوتولد طبعی اسباب سے مرجاوے اور اوسکی علامت پائی نہ جاوے۔

بیشک ممکن ہے کہ طبعی اسباب سے بچہ مرجاوے لیکن اوسکے جسم پر کوئی علامت نہو ایسا ہی اثنائے تولد مین نال کی ڈوری کے گلے مین لپٹ جانے سے بچہ مختنق ہوجاوے اور اوسکی گردن پر نشان نہ پایا جاوے گو کہ اکثر صورتون مین نشان ہوتا ہے چنانچہ ڈاکٹر ورایس نے ایک صورت ایسی بیان کی ہے کہ یہ نشان اس قدر گہرا تھا کہ اگر واقعات پر اطلاع نہوتی تو وہ بالکل گلا گھونٹنے کا نشان قرار دیتے۔

باب سوم اسقاطِ حمل بچّون کو مار ڈالنا

۱۹۰ جنین مین جان پڑنے کا زمانہ اور جان پڑنے کی علامت کیا ہے۔

جنین مین جان پڑنے کے زمانے کے باب مین اختلاف آرا ہے اور کوئی ٹھیک مدت مقرر نہین ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر گائی لکھتے ہین کہ عموماً چودھوین ہفتے سے اٹھارھوین کے درمیان جان پڑتی ہے اور کبھی بارھوین ہفتے مین بھی لیکن ڈاکٹر ٹیلر کا بیان ہے کہ جنین ابتدائے حمل سے چھ مہینے

تک منقبض رہتا ہے۔ وربعد ازین وضع حمل تک جاندار اور کبھی ترت صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور بچے کا پیٹ کے اندر پھڑکنا جان پڑنے کی علامت ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ یہ علامت ایک دھوکے کی چیز ہے کیونکہ بعض وقت ریاح یا احشا کے تلے اوپر ہو جانے یا عضلات کے کھنچنے کی وجہ سے بھی پھڑک معلوم ہوتی ہے جو اصلی پھڑک نہیں ہے اور بعض وقت اصلی پھڑک محسوس نہیں ہوتی۔

۱۹۱ استقاط حمل کرانے کے ذرائع بیان کرو خصوصاً وہ[1] بیان چاہیے جن سے جنین زندہ پیدا ہوتا ہے۔

مندرجۂ ذیل ذرائع استقاط حمل کے ہین۔ سنکھیا۔ رانگے پارے کا مرکب۔ سلفیٹ آف سوڈا۔ توتیا۔ لکڑی کا کوئلہ مرچ اور گاجر کے بیج۔ چرچرا۔ چیترا۔ سفید مرچ۔ ہینگ اور اندوائن املی اور کنیر کی جڑ۔ کچا انناس۔ سوجنہ کی چھال۔ انکے استعمال سے مان اور بچہ دونون مرجاتے ہین مدار اور چرچرے کی جڑ اور کنیر سے بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے اور مان کو بھی کسی قسم کا خطرہ نہین ہوتا۔

۱۹۲ جب استقاط کے لیے دوا استعمال کی گئی ہو اور بچہ زندہ پیدا ہو تو جرم استقاط قائم ہوگا یا نہین۔

ایسے ذرائع[1] جو جنین اور مان کے واسطے خطرناک نہین ہین استعمال کیے جائین اور بچہ زندہ پیدا ہو تو ایسی صورت مین مشکل استقاط کا لفظ صادق آویگا۔

۱۹۳ کیا مان کے مرجانے کے بعد بلا کسی دوا کی اعانت کے بھی بچہ کا پیدا ہونا ممکن ہے یا نہین اگر ہے تو اوسکے اسباب کیا ہین۔

بیشک یہ امر نہایت تحقیق طور پر ثابت ہے کہ بعد موت مان کے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور اِن صورتون مین رحم کی قوت انقباض سے یا بعد موت کے اکڑنے سے اور بعض وقت ریاح سے بھی بچہ باہر آجاتا ہے۔

۱۹۴ استقاط حمل کے بارے مین قانون انگلستان

یہ فرق ہے کہ انگلستان مین اگر کوئی شخص کسی حاملہ پر یا وہی

[1] **فٹ نوٹ** میری رائے مین قانون نے کسی اچھے اور برے ذریعے سے استقاط کرانے مین کچھ فرق نہین رکھا ہو اور سوائے کسی ضرورت کے قبل از وقت استقاط حمل کرانا خواہ وہ کسی ذریعے سے ہو بدنیتی پر دال ہے۔ اور اس جرم سے بچنے کے لیے نیک نیتی کا ہونا ایک اہم جز ہے پس ہر ایک فعل جسکے لیے اور جس مین ضرورت اور نیک نیتی نہو جرم ہوگا۔

اور ہندوستان مین کیا فرق ہے —	کرے یا اوسکو کوئی دوا پلائے جس سے درد زہ شروع ہو اور بچہ زندہ پیدا ہو لیکن بعد مین چوٹ یا دوا کے باعث مرجاوے تو وہ شخص مجرم قتل سمجھا جاویگا برعکس اسکے ہندوستان مین بموجب[1] دفعہ ۳۱۵ و ۳۱۶ تعزیرات ہند کے اوسکو بچہ زندہ نہ پیدا ہونے دینے یا بعد پیدا ہونے کے اوسکی ہلاکت کا باعث ہونے وغیرہ کے جرم مین دس سال کی سزا دیجاوے گی —
۱۹۵ کس خاص مرض کی وجہ سے قبل از وقت وضع حمل کرانے کی ضرورت پڑتی ہے —	کوسے مین خرابی ہونے کی وجہ سے قبل از وقت ایسی صورت واقع ہوتی ہے چاہیے کہ ایسا عمل چند ڈاکٹرون کی صلاح سے کرایا جاوے ورنہ ایک بڑا دروازہ جرم کا کھلجاویگا —
۱۹۶ جب کبھی طبیب کی صلاح سے اسقاط حمل کرایا گیا ہو تو طبیب کی بیجرمی کس امر پر منحصر ہے اور کیا اوسکی جانب جرم کا شبہہ ہوگا —	طبیب کو اپنی بیجرمی کے اثبات کے لیے چاہیے کہ ضرورت کا ہونا قطعی طور پر ثابت کرے — اگر ایسا نکرے تو ہمیشہ جرم کا شبہہ اوسکی طرف ہوگا خصوصاً ایسی حالت مین کہ اسقاط اوائل حمل مین کرایا گیا ہو کیونکہ طبی ضرورتون سے اسقاط کی ضرورت اکثر آٹھوین اور نوین ۹ مہینے مین ہوا کرتی ہے —
۱۹۷ خون اسقاط اور خون بچہ کُشی اور خون حیض مین باہم کچھ امتیاز ہے یا نہین اور ڈاکٹر ٹیلر کی اسکی نسبت کیا راے ہے —	یہ امر متفق علیہ ہے کہ خون اسقاط اور ان خونون مین کچھ فرق نہین ہے لیکن ڈاکٹر ٹیلر کہتے ہین کہ شیمہ مین جو خون ہوتا ہے اوسمین ال مینو مین بکثرت ہوتا ہے اور جس کپڑے پر یہ عرق لگے وہ سخت ہو جاتا ہے —
۱۹۸ آیا قانون انگلستان کے بموجب جرم اسقاط کے لیے عورت کو ضرر پہونچنا یا اوسکا حاملہ ثابت ہونا	قانون انگلستان کے بموجب اس جرم کے لیے عورت کو ضرر پہونچنا ضرور ہے نہ اوسکا حاملہ ثابت ہونا چنانچہ

[1] **فٹ نوٹ** — بموجب دفعہ ۳۱۵ تعزیرات ہند کے اوس فعل کے کرنے سے پہلے فاعل کی یہ نیت ہونا ضرور ہے کہ وہ پیدا ہونے کے بعد بچے کی ہلاکت کا باعث ہوگا پس میری راے مین اگر اوسکی ایسی نیت نہو اور اوسکے کسی فعل سے بچہ زندہ پیدا ہوا اور اوسی کے اثر سے مرجاے تو ضرور وہ قتل کا مجرم ہوگا — اور دفعہ ۳۱۶ — ایسی صورت سے صاف طور پر چسپان نہین ہے کیونکہ اوسمین محض جاندار جنین کی ہلاکت کا باعث ہونا جرم ہے اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسکے زندہ پیدا ہونے کے بعد یا عورت کے پیٹ مین کیونکہ یہ دونون صورتین ممکن ہین —

ضرور نہیں۔

ایک عورت اسقاط کے جرم مین سزایاب ہوئی حالانکہ وہ عورت جس پر اوسنے عمل کیا تھا حاملہ نہ تھی بلکہ مرض رحم مین مبتلا تھی۔

حصہ چہارم - باب اوّل سمیات

۱۹۹ زہر کی تعریف کرو اور بتلاؤ کہ جب کوئی شے مضر شے زہر سمجھکر بہ نیت قتل دیجاوے اور اوس سے کوئی نقصان نہ پہونچے تو مرتکب کے ذمے قانوناً کوئی ذمہ داری عائد ہوگی یا نہین۔

زہر وہ شے ہے جو شریک خون ہونے کے بعد صحت جسمانی مین تغیر عظیم پیدا کرے یا ہلاکت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

بقول ڈاکٹر گائی کے[1] زہر وہ شے ہے جو (خواہ منجمد ہو یا رقیق یا ہوائی حالت مین) جسم پر لگایا جاوے یا جسم کے اندر پہونچائے جانے سے محض اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے ہلاکت کا باعث ہوسکے۔

اس ملک کے قانون کے بموجب جب کوئی شے بے ضرر ہو اور اوسکو کوئی شخص بہ نیت قتل زہر سمجھکر کسی کو کھلادیوے تو اگرچہ اوس سے کوئی ضرر نہ بھی پہونچے تاہم مرتکب کے ذمے اقدام قتل کا جرم عائد ہوگا مثلاً ہیرے کا چورا دیا جاے جیسا کہ مشہور مقدمہ گائیکواڑ بڑودہ کا ہے۔

۲۰۰ زہر خورانی کو تعریفات جرائم مین داخل کرنے کی نسبت کیا قاعدہ ہے۔ یا زہر خورانی کس کس صورت مین کونسا جرم قرار دیجائیگی۔

اس فعل کو بلحاظ نیت مرتکب اور نتیجہ ضرر کے جرم قرار دیا جاویگا۔ مثلاً اگر فعل ضرر پہونچانے کی نیت سے کیا ہو تو بلحاظ قسم نتیجہ کے ضرر یا ضرر شدید قرار دیا جاویگا اور اگر وہ فعل باعث ہلاکت ہوجاے تو قتل انسان مستلزم سزا یا قتل عمد قرار پائیگا اور اگر مقتول ہلاک نہوا اور فعل ہلاکت

[1] نوٹ - اس تعریف سے شیشہ اور لوہے کا چورا سمیات سے خارج ہوجاتا ہے کیونکہ وہ بلا کسی ذاتی خاصیت کے محض کڑے ہونے سے اعضا مین سم پیدا کرتا ہے لیکن تاہم اعمال اشیا کو جسم تک پہونچانا ہو یا علامات ردیہ پیدا ہونے مین زہر مین داخل کرتے تھے۔

	کی نیت سے کیا گیا ہو تو اقدامِ قتل قرار پائیگا۔
۲۰۱ زہر خورانی کے مہلک مقدمات میں کیا امور ثابت کرنا چاہیے اور کس طرح پر۔	امور ذیل ثابت کرنا چاہیے۔ (۱) اصلی سبب موت کا کیا ہے۔ (۲) کون شخص قتل کا باعث ہوا۔ پہلے امر کی نسبت تو کیمیکل اگزامنر کی شہادت ہوگی کیونکہ وہی بتا سکتا ہے کہ جسم میں زہر تھا یا نہیں اور کونسا زہر تھا۔ اور امر دوم کے لیئے حکام اور عہدہ داران پولیس اور دیگر اشخاص کو جنکا تعلق اس قسم کے مقدمات سے ہے امور ضروری کی طرف لحاظ کرنا چاہیے۔
۲۰۲ زہر خورانی کے مقدمات میں پولیس کو کن امور کی اطلاع حاصل کرنا چاہیے۔	سوال نمبر (۱۲) کا جواب ملاحظہ ہو۔
۲۰۳ جب لاش اسپتال میں لائی جائے تو طبیب پر کن امور کی انجام دہی فرض ہے۔	امور ذیل کی یعنی۔ (۱) فوراً لاش چیرنے کا بندوبست کرے اور بہت آہستہ سے چیرے (۲) اصلی سبب موت کا دریافت کرے (۳) سبب موت کے دریافت میں محض واقعات اور امتحان پر نظر رکھے اور اور لوگوں کے بیانات پر اعتبار نہ کرے (۴) زہر خورانی کا شبہہ ہو تو معدہ اور امعا اور ماتوبستہ ودست کو مع کپڑوں وغیرہ کے کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیجدے (۵) اشیا کو علٰحدہ علٰحدہ نئے اور صاف ظرف میں رکھے اور منھ بند کرکے بھیجے۔
۲۰۴ کیا سنکھیا کا معدے میں گھلی ہوئی پایا جانا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ کھلائی گئی تھی۔	محض سنکھیا کا معدے میں گھلی ہوئی حالت میں پایا جانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ خواہ مخواہ وہ کھلائی گئی تھی یا اسپر معدے کا عمل ہوا کیونکہ بعد مرنے کے اگر کسی نے سنکھیا شامل کردیجاوے تو بھی وہ معدے کے اندر گھلی ہوئی پائی جائیگی اور نہیں اور کھلائی ہوئی سنکھیا میں

سوال	جواب
	کوئی فرق نہوگا ۔ پس معلوم ہوا کہ احشا کو ظرف مین رکھنے اور روانہ کرنے مین نہایت احتیاط اور صفائی کی ضرورت ہے ورنہ ممکن ہے کہ اصلی مجرم رہا ہوجاوے اور کوئی بیگناہ سزا پاجاوے ۔
۲۰۵ کیا اون سمیات کی نسبت جو احشا سے نکالے جائین یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہی باعثِ ہلاکت تھے یا حالت زندگی مین جسم مین پہونچائے گئے تھے ۔	انکی نسبت یہ نہین کہا جاسکتا کہ خواہی نخواہی وہی باعثِ ہلاکت تھے یا زندگی کی حالت مین کھلائے گئے تھے کیونکہ بوسیدگی کے وقت بھی لاش مین (بعض کھاری سمیات جنکو ٹومین کہتے ہین) پیدا ہوتے ہین انھین اصلی سم سے امتیاز کرنا مشکل ہے ۔
۲۰۶ اگر کیمکل اگزامنر اوس زہر کو جو معدے مین ہو تشخیص نکرسکے یا اوسکی قسم نہ بتاسکے تو یہ لازم آتا ہے کہ متوفی کو زہر نہین دیا گیا ۔	اِس امر سے یہ بات لازم نہین آتی کیونکہ بہت سے سمیات ایسے ہین جنکا معلوم کرنا ناممکن ہے اور بہت سے مقدمات ایسے ہین جنمین زہر کی تشخیص نہین ہوسکی ۔ مثلاً ۔ ضلع بلاری مین ایک ۴۵ سالہ شخص مریض بواسیر کو ایک بڑھیا نے دوا دی دوا پینے کے بعد منھ مین جھین آنے لگا اور قے و دست آنے معدے مین اور قے اور باقیماندہ دوا مین ایک محرق زہر تھا ۔ (۲) ایسا ہی کرشنا مین ایک مقدمہ ہوا ۔ (۳) کرنول مین تین لڑکون کو تھوڑا سا گڑ کھانے کے بعد چکر آیا اور قے ہوئی قے مین کھاری زہر پایا گیا ۔ (۴) مدراس مین ایک عورت نیاز کی مٹھائی بنایا کرتی تھی دو مرتبہ اِس مٹھائی کے کھانیوالے بیمار ہوے تھے پہلی مرتبہ خیال کیا گیا کہ بوجہ تبدیل جاے کے غضب نازل ہوا لیکن دوسری دفعہ کے شبہہ پر مٹھائی اور اجزاے مفردہ کے امتحان سے اومین ایک محرق زہر پایا گیا ۔
۲۰۷ اِس ملک مین عموماً کون سمیات استعمال کیے جاتے ہین	یہ سمیات عموماً استعمال کیے جاتے ہین یعنی (۱) سنکھیا ۔

اور کون شناذ ہوتا ہے۔

(۲) پارہ کے مرکبات مثلاً شنجرف کیا نول وغیرہ (۳) آکونائٹ (۴) دھتورہ (۵) کاتخمہ (۶) کچلہ (۷) کنیر (۸) افیون (۹) چیتا (۱۰) زنگار۔

(یہ شاذ استعمال کیے جاتے ہیں)

(۱) انٹی منی (۲) سلفیورک ایسڈ (۳) ہیڈرو کلورک ایسڈ (۴) نائٹرک ایسڈ و امونیا (۵) کاربالک ایسڈ (۶) پروسک ایسڈ (۷) کافور (۸) الکحل و کلوروفارم (۹) سیسہ (۱۰) تانبا (۱۱) لوہا جست (۱۲) پوٹاس اور سوڈا اور امونیا اور انکے مرکبات وغیرہ (۱۳) کنتھاریڈیز۔

باب دوم

۲۰۸ سمیات کی قسم بلحاظ اثر اور بلحاظ ترتیب کتاب ہذا بیان کرو۔

بلحاظِ اثر سمیات کی تین قسمیں ہیں یعنی مسموم محرق۔ مسموم اور محرق۔
بلحاظ ترتیب کتاب چار قسمیں ہیں۔ سمیات فلزی تیزابات۔ سمیات نباتی۔ سمیات حیوانی۔

۲۰۹ کون کون سمیات محرق ہیں اور اونکا مسموم پہ کیا اثر ہوتا ہے۔

اکثر فلزی سمیات اور بعض نباتی اور حیوانی سمیات محرق ہیں اور ان کل کا یکسان اثر یہ ہوتا ہے کہ نگلنے کے ساتھ ہی بوجہ تیزی کے محسوس ہوتے ہیں اور منھ و حلق سے معدے تک جلن پڑجاتی ہے۔ معدے میں سوزش پیدا کرنے سے قے دوست لاتے ہیں اور پیٹ و تعر معدہ میں درد ہوتا ہے بعض گلا دینے کی خاصیت رکھتے ہیں بعض نہین رکھتے۔
اور بعض بلا مزہ ہوتے ہیں۔

سوال	جواب
۲۱۰ سنکھیا کے اقسام کیا ہین اور انمین باہمی امتیاز کی وجہ کیا ہے - اور زیادہ تر کونسی قسم مستعمل ہے -	سنکھیا تین قسم کی ہے - (۱) سفید (۲) سرخ (۳) زرد یعنی ہرتال اور انمین باہمی امتیاز کی وجہ رنگ ہے سرخ اور زرد پانی مین نہین گھلتین - سفید سنکھیا کچھ پانی مین گھلتی ہے - اور زیادہ تر سفید سنکھیا بحالت سفوف استعمال کیجاتی ہے اوسمین کوئی مزہ نہین ہوتا - لیکن اگر غذا مین زیادہ ملادیجاسے تو کہتے ہین کہ غذا منھ مین موٹی موٹی معلوم ہوتی ہے -
۲۱۱ لفظ غیر مستحل سنکھیا سے کیا مراد ہے اور کونسی قسم زیادہ سمیت رکھتی ہے -	غیر مستحل سنکھیا سے سرخ سنکھیا اور ہرتال اور دیگر وہ مرکبات جو پانی مین نہین گھلتے مراد ہے اور گھلنے والی اقسام بہ نسبت غیر مستحل کے زیادہ سمیت رکھتی ہین -
۲۱۲ سنکھیا کے ضماداً استعمال کرنے اور کھائے جانے کے اثرات مین کچھ اختلاف ہے یا کیا -	سنکھیا ان دونون صورتون مین خواہ کھلائی جائے یا جلد پر ضماد[1] کیجائے ہلاک ہے اور اثر یکسان ہوتا ہے ہر صورت مین معدے مین پائی جائیگی اور ضماداً استعمال کی صورت مین معدہ اوسیطرح متاثر ہوتا ہے جیسا کہ کھانے کی صورت مین ہوتا ہے یہ امر کتون پر تجربہ کرنے سے ثابت ہوا ہے چنانچہ انگلستان مین ایک صورت مین چہرے پر پوڈر کے ملنے سے اور دوسری حالت مین سنکھیا کے دھوئین سے اور ایک صورت مین محض دیوار پر کے کاغذ سے اشخاص مسموم ہوگئے تھے -
۲۱۳ سنکھیا سے مسموم ہونیکے علامات کیا ہین -	یہ ہین[2] کہ سنکھیا کھانیکے ساتھ ہی حلق مین سوزش اور بعد

[1] فٹ نوٹ - چھیلی ہوئی جلد پر ضماد کرنے سے اثر یقینی اور فوری ہوتا ہے لیکن اثر پیدا ہونیکے لیے جلد کا چھیلا ہونا ضروری نہین ہے

[2] فٹ نوٹ - شدید علامات مانند ہیضہ کے ہوتے ہین اور اکثر کثرت استعمال کی وجہ سے شدید ہی ہوا کرتے ہین - اور یاد رکھنا چاہیے کہ سنکھیا کے علامات بلحاظ حالت و طریقہ و وقت استعمال (مثلاً گھلی ہوئی دیگئی یا ایسے گھلی ہوئی یا دھوان دیا گیا اور معدے مین غذا تھی یا نہین) اور بلحاظ حالت کے جسمانی و عادت مسموم کے (مثلاً وہ کھانے کا عادی تو نہین ہے) مختلف ہوا کرتے ہین - چنانچہ ۱۸۸۸ء مین حیدرآباد مین ایک طوائف کو ایک گلاس برانڈی دی گئی اور بعد اوس شراب چند دقیقون مین وہ گر پڑی اور فوراً مرگئی احشا مین سنکھیا پائی گئی -

سوال	جواب
	غثیان کے تے شروع ہو جاتی ہے پہلے تو معدے کی غذا نکلتی ہے اسکے بعد بسفرا بعض اوقات خون اور سفید پانی۔ تے کے ساتھ ہی ساتھ دست آتے ہیں بعض اوقات ہیضے کی سی ہوتی ہے اور بعض وقت خون کی بو اطراف اور شدت سے ضعف ہوتا ہے نبض مشکل سے محسوس ہوتی ہے چہرہ پہلے زرد بعدہ نیلگون ہو جاتا ہے حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے اور وہ ایک بیہوشی کی حالت میں پڑ جاتا اور مر جاتا ہے۔
۲۱۴ آیا معدے میں قلیل مقدار سنکھیا کا پایا جانا اسکے باعث ہلاکت ہونے کی یا کثیر مقدار کا پایا جانا خودکشی کی دلیل ہو سکتی ہے۔	قلت مقدار اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ وہ باعث ہلاکت نہ تھی کیونکہ اگر زیادہ مقدار سنکھیا کی دیجائے تو معدے میں سنکھیا کم پائی جاتی ہے اسی وجہ سے کہ بعض حصہ اسکا پیشاب اور بعض حصہ تے اور دست کے ذریعے سے نکل جاتا ہے۔ نیز اگر تھوڑی تھوڑی مقدار ایک مدت تک دیجاوے تو معدے میں بہت کم مقدار سنکھیا کی پائی جاویگی۔ اس سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر معدے میں باقی ہے اور محض کثرت مقدار کی معدے کے اندر ہونا بھی بلا کسی اور ثبوت کے خودکشی کی دلیل نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ بعض صریح قتل کی صورتوں میں معدے میں سو گرین سے ایک سو ستاون گرین تک سنکھیا پائی گئی ہے ملاحظہ ہو مقدمہ سرکار بنام ہونٹ۔ اگرچہ عموماً زیادہ مقدار خودکشی کے مقدمات میں ہوا کرتی ہے۔
۲۱۵ سنکھیا کھانے کے بعد مسموم کس قدر زمانہ میں مرجاتا ہے اور سنکھیا کی مہلک مقدار کیا ہے۔	سنکھیا کھانے کے بعد مسموم ۲۴ گھنٹے کے اندر مرجاتا ہے اور بعض مرتبہ ۲-۳ گھنٹے کے اندر ہی اور بعض وقت دو دن میں لیکن ایک صورت میں ایک طوائف کو برانڈی پلادی گئی تھی وہ چند دقیقے میں گر پڑی اور فوراً مر گئی اسکے

سوال	جواب
	اثنا میں سنکھیا پائی گئی یہ ایک عجیب و غریب مثال سنکھیا کے فوراً اثر پیدا کرنے کی ہے۔ بقول ڈاکٹر ٹیلر سنکھیا کی مہلک مقدار دو سے تین گرین تک ہے اور کم سے کم دو گرین میں ہلاکت وقوع میں آئی ہے سنہ [illegible] میں مدراس میں کم سے کم مقدار ایک قتل کے مقدمے میں (۱/۱) گرین تھی۔ نصف اونس کھانے کے بعد بھی شفا ممکن ہے چنانچہ سنہ [illegible] میں ضلع گڑگانوہ میں دو بچوں اور ایک بالغ شخص کو زہر دیا گیا تھا تریاق کے استعمال سے یہ تینوں بچ گئے لیکن زیادہ مقدار کھانے کے بعد شفا ہو جائے تو نہایت احتیاط سے دیکھنا چاہیے کہ مقدمہ اتہام کا تو نہ تھا کیونکہ بخیال وقت رپورٹ کیمیکل اگزامنر کے فریب ہونا ممکن ہے
۲۱۶ سنکھیا کا لاش پر کیا اثر ہوتا ہے۔	دیر پا سے سخت ہو جاتا ہے اور بوسیدگی رک جاتی ہے بوسیدگی کا اثر دیر میں ہوتا ہے چنانچہ ایک لاش بلا کفن دفن کر دی گئی تھی اوس میں دس مہینے کے بعد سنکھیا پائی گئی۔
۲۱۷ اکثر بچوں کو سنکھیا کس غرض سے کھلائی جاتی ہے اور سنکھیا کا تریاق اور علاج بیان کرو۔	سنکھیا بچوں کو ماں باپ سے انتقام لینے کے لیے کھلائی جاتی ہے چنانچہ سنہ [illegible] میں ایک عورت نے اپنے ہمسایے سے لڑکر اوسکے بچے کو گڑ میں سنکھیا کھلائی بچہ مر گیا بعد ثبوت جرم عورت کو سزا ہوئی۔ ایسا ہی سنہ [illegible] میں راجمندری میں ایک مقدمہ ہوا۔ اور سنکھیا کا تریاق دیسی یہ ہے کہ روئی کا پھول اور گوبر جسمیں تانبے کا پیسہ رکھکر کھلایا جاتا ہے۔ اور انگریزی تریاق تازہ فرک ہائیڈریٹ ہے اور وہ فوراً دیا جانا چاہیے اور علاج قے آور دواؤں مثل اپومارفین کی پچکاری یا ایک بڑا چمچہ رائی کا پانی یا سلفیٹ آف زنک سے

شروع کرنا چاہیئے آور سستی ہو تو مسکرات اور لعاب دار مشروبات جیسے انڈے کی سفیدی وغیرہ دینا چاہیئے اور مسموم کو گرم رکھنا چاہیئے اور تارپین کی جلد پر (پچکاری) دینا چاہیئے۔

۲۱۸ اکثر کون فرقہ مویشی کو بذریعہ زہر خورانی کے ہلاک کرتا ہے اور اسکے انسداد کے لیے کیا طریقہ اختیار کرنا مفید ہو سکتا ہے۔

مویشی کی زہر خورانی کا جرم تمام ہندوستان میں جاری ہے اور اکثر چمار جنکو کانون سے مردہ مویشی کی کھال لینے کا حق ہے اسکا ارتکاب کیا کرتے ہیں جن اضلاع میں یہ جرم جاری ہو وہاں اگر کل مردہ مویشی کی لاشیں چونے کے ساتھ دفن کر دیجاوین تو یہ جرم بتدریج موقوف ہو جا سکتا ہے کیونکہ چونا کھال کو ضائع کر دیتا ہے۔

باب سوم انٹی منی اور دیگر سمیات فلزی

۲۱۹ انٹی منی کا دوائً استعمال کس غرض سے کیا جاتا ہے اور اسکی زہر خورانی کے چند مشہور مقدمات بیان کرو۔

اسکا استعمال خون میں سستی پیدا کرنے اور تعریق اور تقطیع ورم کے لیے دوائً کیا جاتا ہے لیکن اس ملک مین اسکا استعمال بہت کم ہے اور تین صورتین اسکی دیکھی گئی ہین جنمین بھی غلطی سے استعمال کیا گیا تھا اسکی زہر خورانی کے انگلستان کے مشہور مقدمات یہ ہین (۱) ڈاکٹر پریچرڈ (۲) ڈاکٹر اسمی تھرسٹ (۳) ٹامس ونسلو وغیرہ۔

۲۲۰ انٹی منی کھانے سے مسموم پر کیا علامات طاری ہوتے ہین اور وہ استعمال سے کس قدر عرصے کے بعد مر جاتا ہے۔

یہ علامات ہوتے ہین۔
منھ مین فلزی مزا۔ بار بار قے کا ہونا اور کبھی خونی قے۔ شدید ضعف و سستی پیٹ اور قعر معدہ مین درد۔ دست آنا اگر مسموم مرنے والا ہے تو۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے

سوال	جواب
	سرسام اور صدمہ شروع ہوجاتا ہے۔ اگر زیادہ مقدار مین دیا گیا ہے تو قے مطلق نہین ہوتی ہے اور مسموم استعمال سے دو روز سے چھٹے روز کے اندر فوت ہوجاتا ہے
۲۲۱ جب انٹی منی دوائ استعمال کیگئی تو کس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا تریاق مختصر طور پر علاج بیان کرو۔	ایسی صورت مین چاہیے کہ قے لانے کے واسطے اسکا استعمال نہ کیا جاوے اور یہ بھی دریافت کیا جاوے کہ علاج کے وقت ٹارٹار تو دوائ نہین دیا گیا اسکا تریاق کل وہ جوشاندے ہین جنمین ٹانن ہو مثلاً چاے یا آوک کی چھال کا جوشاندہ وغیرہ اور علاج شدید صورت مین قے کرانا اور قے آور ادویہ مثلاً مارفیا کی پچکاری وغیرہ کا اور بعد اوسکے ٹانن اور لعابدار مشروبات اور مسکرات کا استعمال اور مسموم کو گرم رکھنا مفید ہوتا ہے۔
۲۲۲ خالص پارہ سم ہے یا نہین اور پارے کا کس طرح استعمال کرنا سمی اثر پیدا کرتا ہے۔	خالص پارہ اگر پی لیا جاوے تو سم نہین ہے اور اسکا اثر سمی اکثر اوسی صورت مین ہوتا ہے جبکہ اوسکا دھوان تنفس مین آوے یا اوسکے ریزے جسم پر ملے جاوین۔ چنانچہ آدھ سیر سے زیادہ پارہ پی لیا گیا ہے اور کچھ نقصان نہین ہوا اور صرف ایسے مرہم کو جس مین پارہ شریک تھا جسم پر ملنے سے تین شخص مر گئے۔ اور سنہ ۱۸۱۰ء مین جہاز واریز پر ایک واقعہ ہوا جن مشکون مین پارہ تھا اونکے سڑ جانے کی وجہ سے کئی من پارہ باہر نکل آیا اور جہاز مین بخار کی صورت مین پھیل گیا بہت سے اہل جہاز مرض فالج اور اسہال اور دق وسل وغیرہ مین مبتلا ہوگئے اور جہاز پر کے کل جانور مر گئے۔
۲۲۳ پارے سے مسموم ہوجانیکے علامات بیان کرو۔	اسکے علامات یہ ہین کہ خفیف صورتون مین چہرہ زرد اور کاہلی ہوتی ہے اور منہ سے کھاری اور بدبودار تھوک بے انتہا نکلتا ہے۔ مسوڑھے پہلے متورم ہوجاتے ہین اور

سوال	جواب
	پارہ معدہ مین ہلجاتے ہین دانت جلد سڑ جاتے اور بعض گر پڑتے ہین بعض وقت جبڑے کی ہڈی جدا ہو جاتی ہے ہچکی ساتھ ہی ساتھ قئیان آتی ہین اور پیٹ مین درد بھی اسہال اور کبھی قبض اور کبھی تشنج ہوتا ہے اور بعض وقت تشنج منجر بفالج ہو جاتا ہے اور مسموم کمزوری سے مر جاتا ہے
۲۲۴ آیا پارے کی زہر خورانی کے شبہہ کی صورت مین محض پارے کا معدے مین پایا جانا کوئی قابل لحاظ امر ہے یا نہین۔ ہر صورت مین جواب مع وجوہ بیان کرو۔	ایسی صورت مین معدے کے اندر محض پارے کا ہونا کوئی قابل لحاظ امر نہین ہے کیونکہ اس ملک مین ہندو لوگ رس کپور کا دوا اکثرت استعمال کرتے ہین اور یہان بقول ڈاکٹر ٹیلر کے احشا مین پارے کا پایا جانا ایک بہت ہی معمولی بات ہے۔
۲۲۵ پارے سے مسموم ہونے کی صورت مین کیا علاج کرنا چاہیے مختصر بیان کرو۔	اگر قے نہ ہوتی ہو تو پمپ سے یا قے آور ادویہ مثلاً مارفیا کی پچکاری یا سلفیٹ آف زنک یا اپی کاکوانہ وغیرہ کے ذریعے سے معدے کو خالی کرنا چاہیے بعد اسکے اوسکو انڈے کی سفیدی اور دودھ سے دھونا چاہیے اسکے بعد لعاب دار مشروبات اور مسکرات اور مارفیا کا استعمال مفید ہے۔
۲۲۶ تانبے سے مسموم ہونے کے اشکال اور علامات اور علاج بیان کرو۔	تانبے سے مسموم ہونا اکثر اتفاقی ہے اور اکثر تانبے کی دیگچیون کی بدقلعی کی وجہ سے ایسی صورتین دیکھنے مین آتی ہین اور کل دیسی شرابون مین بھی تھوڑا تانبا ہوتا ہے اسکا لحاظ ضرور ہے۔ اور علامات یہ ہین کہ فوراً شدت سے سبز[1] رنگ کی قے ہوتی ہے اور پیٹ مین درد اور منھ مین فلزی مزا ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد عضلات کا کھنچنا تشنج اور فالج شروع

[1] فٹ نوٹ۔ یاد رکھنا چاہیے کہ پت کے ملجانے سے بھی قے کا رنگ سبز ہوتا ہے لیکن اسمین اور تانبے کے رنگ مین یہ فرق ہے کہ تانبے کی قے مین ایمونیا ملانے سے اوسکا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔

سوال	جواب
	ہوجاتا ہے بعض وقت تشنج ہوجاتا ہے اور اخیر علامات میں یرقان بھی اگر مسموم زندہ رہے۔ اسکا علاج بھی مثل پارے کے ہونا چاہیے اور ہیپٹا اینسی کا پولٹس رکھنا چاہیے۔
۲۲۷ اس ملک میں زنگار کا استعمال کسلیے کیا جاتا ہے۔	زنگار کا استعمال عموماً تو زہر خورانی کے لیے کیا جاتا ہے اور سنکھیا کا تریاق بھی سمجھا جاتا ہے۔

باب چہارم ایسڈ و الکلائی

سوال	جواب
۲۲۸ سلفیورک ایسڈ کے استعمال کے اغراض اور اوسکی خاصیت اور مقدار مہلک بیان کرو۔	اس ملک میں یہ ایسڈ بطور سم بہت کم مستعمل ہے لیکن بعض اوقات مجرمانہ طور سے چہرے کو بگاڑ دینے اور جلا دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اسکی خاصیت کھولتے ہوئے عرق کی سی ہے یعنی گوشت فوراً گلجاتا ہے یہ متحقق نہیں ہے کہ کم سے کم کتنا ایسڈ مہلک ہے لیکن اقلاً ساٹھ قطرے ایک صورت میں مہلک ہوئے اور ایک صورت میں ایک بچہ بیس قطرے سے مرگیا۔ ڈاکٹر بالاسیٹہ کا قول ہے کہ خالص ایسڈ کے دو تین قطرے بھی مہلک ہوسکتے ہیں خاصکر جبکہ وہ حلق کے نیچے اوتر جائیں
۲۲۹ سلفیورک ایسڈ سے مسموم ہونیکے علامات اور اوسکا علاج بتلاؤ۔	اگرچہ لیو تجھیہ ڈالنے سے زخم گہرا نہیں ہوتا لیکن اگر آنکھ میں لگ جاوے تو شدید ورم پیدا ہوگا اور جلد پر لگے تو اسکا رنگ اول سفید بعد ازان سرخ ہوجاتا ہے اندرونی اثر فوری ہوتا ہے اور شدید تکلیف ہوتی ہے اور زبان سوج جاتی ہے حلق متورم اور تھوک گھونٹنا محال ہوتا ہے شدت سے قئے ہوتی ہے اوسکے ساتھ ممکن ہے کہ حلق کی کھال اوکھڑ کر باہر آجاوے۔ اور ہلاکت ۲۴ سے ۳۶ گھنٹے

سوال	جواب
	کے اندر واقع ہوتی ہے- اگر معدہ خالی ہونے کی حالت مین زیادہ ایسڈ اندر جاسے تو ممکن ہے کہ معدہ بالکل گل جاسے اور مسموم دفعتًہ مرجائے- علاج فورًا ہونا چاہیے ورنہ فائدہ نہوگا- وہ یہ ہے- کہ باریک پسی ہوئی کھریا مٹی یا مگنیشیا یا کاربونیٹ آف سوڈا یا پلاسٹر کو زیادہ پانی مین گھول کر دینا چاہیے- معدہ خالی کرنے کے لیے پمپ کا استعمال نہایت خوفناک ہے نہ کرنا چاہیے-
۲۳۰ ہیڈروکلورک ایسڈ سے مسموم ہونیکے علامات اور سلفیورک ایسڈ کے علامات کا فرق اور اس سے مسموم ہونے کا کوئی مقدمہ بیان کرو-	اسکے علامات سلفیورک ایسڈ کے علامات کے مماثل ہین فرق اسیقدر ہے کہ یہ جلد کے رنگ کو سفید کر دیتا ہے- اس سے مسموم ہونے کا کوئی مقدمہ اس ملک مین نہین دیکھا گیا-
۲۳۱ نائٹرک ایسڈ سے مسموم ہونیکی علامات اور اوسکی مہلک مقدار بیان کرو-	اسکے علامات بجنسہ وہی ہین جو سلفیورک ایسڈ کے ہین اور مقدار مہلک کم سے کم دو ڈرام ہے-
۲۳۲ نائٹرک ایسڈ کے بخارات مہلک ہین یا نہین اگر ہین تو کس صورت مین-	اسکے بخارات اگر زیادہ مقدار مین تنفس کیے جاوین تو مہلک ہین چنانچہ بعض اوقات اس ایسڈ کے ظرف کے ٹوٹ جانے اور بخارات کے تنفس سے لوگ دفعتًہ مرگئے ہین-
۲۳۳ امونیا کی زہر خورانی اس ملک مین کس حد تک ہوتی ہے اور اسکے بخارات و علامات کیسے اور کیا ہوتے ہین-	امونیا کی مجرمانہ زہر خورانی اس ملک مین بہت کم ہوتی ہے اور جو ہوتی ہے وہ اکثر اتفاقی چنانچہ ڈاکٹر فالک نے اسکے تیس مقدمات جمع کیے ہین منجملہ اوسکے صرف دو مجرمانہ ہین اور بیس اتفاقی اور اسکے بخارات مانند نائٹرک ایسڈ کے خطرناک ہین- اسکے مسموم پر یہ علامات ہوتے ہین- قعر معدہ کا سکڑنا- حلق مین سوزش سر مین چکر- قے- نبض ضعیف و سریع- چہرہ زرد- منھ اور حلق نہایت سرخ اور اوسمین لعاب- حلق مین اختناق

سوال	جواب
	کی کیفیت۔
سوال ۱۹۵ ایپونیا کی مہلک مقدار اور اوسکے مسموم کا علاج کیا ہے۔	ایپونیا پانچ گرام سے تیس گرام تک قتل پیدا کرتا ہے اور بڑی شدت کے ساتھ مہلک ہے چنانچہ ایک شخص ایک اونس پی کر (۴) منٹ مین مرگیا اسکے لیے علاج یہ ہے کہ جتنے جلد ممکن ہو تو گرم پانی سے قے کرانا چاہیے اور اسکے بعد سرکہ یا لیمون یا نارنگی دینا چاہیے۔ علاوہ اسکے شربت کا دینا مفید ہے۔ اگر ضرورت ہو تو حلقوم کاٹنے کا عمل کرنا چاہیے تنفس مین دقت ہو تو ضرورۃً گرم رکھنا چاہیے۔ اور درد کے لیے افیون کی جلدی پچکاری دیجاتی ہے۔
سوال ۱۹۶ کافور کی زہرخوراتی کی حالت اور اوس سے مسموم ہونے کی علامات اور اوسکی مقدار مہلک اور علاج بیان کرو۔	اسکی زہرخوراتی یورپ اور اس ملک دونوں جگہ مین بہت کم ہے۔ ایک خاص مسموم پر یہ علامات پائے گئے تھے (۱) دوران سر (۲) تمام جسم اور خصوص آنکھون مین سوزش (۳) بعد اسکے اسپر غفلت طاری ہوئی اور حافظہ جاتا رہا (۴) مسموم منہ نہین کھول سکتا تھا اور آنکھوں اور بازو کے عضلات مین پھڑک اور کھنچن تھی (۵) تنفس ۔۔ نبض اصلی حالت مین تھی (۶) اسکے بعد دردسر دقت بول۔ گردے مین درد کی شکایت ہوئی۔ مسموم نے شفا پائی۔ کافور سے مری ہوئی لاشون مین (خواہ انسان کی ہو یا حیوان کی) سخت بو کافور کی ہوتی ہے اور غشا سے بعالی مین ورم ہوتا ہے کوئی زخم نہین ہوتا۔ کم سے کم بیس گرین سے ایک بالغ شخص مین شدید علامات پیدا ہوسے لیکن ایک سو ساٹھ گرین کے کھانے کے بعد بھی مسموم نے شفا پائی۔ علاج پمپ اور قے آور ادویہ سے شروع ہونا چاہیے برانڈی کی جلدی پچکاری اور ایتھر کا بھپارہ اور باری باری

سوال	جواب
	گرم ... سے پانی کا ڈالنا اور پانی ... کو مسلسل [illegible] رکھنا چاہیے۔
... کاربالک ایسڈ کی ابتدا اور ... استعمال کی حالت بیان کرو اور بتلاؤ کہ بذریعہ اس ایسڈ کے مجرمانہ زہرخورانی ہوتی ہے یا نہین۔	یہ ایسڈ ۱۸۳۴ء مین نکالا اور ڈاکٹر لسٹر نے ۱۸۶۷ء مین پہلے اسکا استعمال کیا۔ کثرت استعمال کی وجہ سے انگلستان مین بہت لوگ ... سے مسموم ہوکر مرگئے ہین لیکن ہندوستان مین بہت کم۔ اور اس ایسڈ کے ذریعہ سے مجرمانہ زہرخورانی کی کوئی صورت دیکھی نہین گئی۔ یہ ایک عجیب بات ہے کیونکہ کئی آدمی غلطی سے استعمال کرکے ہلاک ہوگئے ہین۔
... کاربالک ایسڈ سوائے پینے کے کسی اور طور پر استعمال کیے جانے سے بھی مہلک اثر پیدا کرسکتا ہے یا نہین ہر صورت ممکنہ مین جواب مع وجوہ ہونا چاہیے۔	بے شک اور طور کے استعمال سے بھی مہلک ہوسکتا ہے کیونکہ ڈاکٹر فالک نے جس قدر اشکال اس ایسڈ کی زہرخورانی کے جمع کیے ہین منجملہ اونکے آٹھ صورتون مین جن مین زخمون پر زخم کو صاف رکھنے کے لیے لگایا گیا تھا نتیجہ ہلاکت ہوا اور چھ صورتون مین جلدی امراض مین جلد پر ملنے کے ساتھ ہی اثر پیدا ہوا اور مسموم مرگیا۔
... کاربالک ایسڈ کی خاصیت کیا ہے اور اوسکے استعمال سے مسموم پر کیا علامات طاری ہوتے ہین۔	یہ ایسڈ بہت جلد شریک خون ہوجاتا ہے اور سریع التاثیر ہے یعنی کئی منٹ مین اثر پیدا ہوتا ہے حتی کہ دو صورتون مین سرعت تاثیر مین پروسک ایسڈ کا مقابلہ کیا۔ علامات یہ ہوتے ہین یعنی اگر ایسڈ خالص ہے تو حلق کے نیچے اوترتے ہی سوزش محسوس ہوتی ہے اور سوزش منہ سے معدے تک پیدا ہوجاتی ہے۔ منہ کی اندرونی جلد سخت اور سفید ہوجاتی ہے۔ اعصابی علامات[1] مثل سرسام۔ دوران سر اور شدید بیہوشی نمایان ہوتے ہین کبھی غشیان اور قے۔ نبض شدت سے ضعیف ہوتی ہے۔ جلد خشک اور سخت۔ چہرہ نیلا۔ ...

[1] فٹ نوٹ۔ یہ علامات شدید اور سرعت کے ساتھ مہلک صورتون مین نہین ہوتے۔

سوال	جواب
	سیاہی مائل سبز کبھی سیاہ ہوتا ہے۔ پیشاب اور پسینہ اور منھ کی بھاپ میں ایسڈ کی بو آتی ہے۔ پتلیاں بالکل سکڑ جاتی ہیں کبھی صدمے بھی ہوتے ہیں اور دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ لاش میں بھی بو ہوتی ہے۔
۲۳۹ [illegible] ایسڈ کی مہلک مقدار اور اس کے سمیم کا علاج کیا ہے۔	اس ایسڈ کی مہلک مقدار ٹھیک محقق نہیں ہے لیکن چھ سات قطرے یا چند گرین ہلاکت کے لیے کافی ہیں۔ بقول ڈاکٹر فالک (۲۳/۵) گرین انسان کی ہلاکت کیلیے اقل مقدار ہے لیکن ۲۱۰ گرین کھانے کے بعد بھی شفا ہوئی ہے۔ علاج۔ آدھا اونس سلفیٹ آف مگنیشیا یا سلفیٹ آف سوڈا ایک پائنٹ گرم پانی میں دینا چاہیے معدے کو بذریعہ پمپ خالی کرنا چاہیے۔ معدے کے غشا ہائی زخمی ہو گئی ہو تو نشا آور ادویہ دینا چاہیے۔ اور معدے کو سلفیٹ آف گرم پانی میں ملا کر دھونا چاہیے۔ مسکرات کا استعمال اور ہاتھ پاؤں کو گرم رکھنا اور اٹروپین کے دو تین قطروں کی جلدی پچکاری دینا چاہیے۔
۲۴۰ کس ملک میں پروسک ایسڈ سے زیادہ لوگ مرتے ہیں اور کس وجہ سے یہ ایسڈ مجرمانہ زہر خورانی میں کم مستعمل ہے۔ مجرمانہ زہر خورانی کے چند مقدمات لکھو۔	یہ ایسڈ یورپ میں زیادہ مستعمل ہے اور یہاں بہت شاذ۔ چنانچہ مدراس کی رپورٹوں میں ۱۸۵۸ء میں ایک ہی مقدمہ لکھا ہے جو واقعات سے خودکشی کا معلوم ہوتا ہے اور اس ایسڈ کے سریع التاثیر ہونے سے جرم کھل جانے کا خوف ہے اس لیے مجرمانہ زہر خورانی کے لیے بہت کم مستعمل ہے اور مشہور مقدمات انگلستان کے یہ ہیں۔ (۱) جان ٹاول (۲) جارج بال (۳) پیٹر وا۔
۲۴۱ پروسک ایسڈ کے استعمال سے کم سے کم	اگرچہ خیال کیا جاتا ہے کہ پروسک ایسڈ سے ہلاکت

کس قدر مدت مین ہلاکت وقوع مین آتی ہے اور اس ایسڈ کی مقدار مہلک اور اسکے سموم کا علاج کیا ہے۔

فوری ہوتی ہے لیکن یہ ٹھیک نہین ہے زیادہ استعمال کرنے سے (۲) منٹ مین مسموم مرجاتا ہے اور کم سے کم دس سکنڈ ضرور گذرتے ہین۔ اور مقدار مہلک مثیلی کے عرق کی تین گرین اور فارما کوپیا کے عرق کی تین قطرے ہے۔ اور بقول ڈاکٹر ٹیلر فارما کوپیا کے ۴۵ قطرے مہلک ہین لیکن ساٹھ گرین کے استعمال کے بعد بھی شفا ہوئی ہے اور علاج[1] فوراً پمپ اور قے آور دوا کے استعمال سے شروع کرنا چاہیے اور پوٹاس یا چونہ یا سوڈا پانی مین ملا ہوا یا امونیا اور کلورین کا پانی دینا چاہیے اور مسکرات اور ۱/۲ گرین اٹروپین کی جلدی پچکاری اور مصنوعی تنفس کرانا بھی مفید ہے۔

۲۴۲ پروسک ایسڈ سے مرے ہوئے شخص کی لاش پر کیا علامات ہوتے ہین اور ان علامات اور اختناق کی علامات مین کیا فرق ہے۔

پروسک ایسڈ کے استعمال سے مرجانے سے لاش پر بالکل اختناق کے علامات ہوتے ہین۔ اسکے علامات اور اختناق کے علامات مین صرف یہی فرق ہے کہ پروسک ایسڈ سے مرے ہوئے شخص کی لاش مین کڑوی بادام کی بو آتی ہے۔

۲۴۳ پروسک ایسڈ موت کے بعد کس قدر عرصے تک مشخص ہوسکتا ہے۔

یہ ایسڈ نہایت جلد اوڑ جاتا ہے۔ ایلن کا قول ہے کہ چوبیس گھنٹے کے بعد تشخیص مشکل ہوجاتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر گیا نے آٹھ روز کے بعد اسکولاف اور رائی خارٹ دو مہینے کے بعد تشخیص کی ہے۔

باب پنجم سمیّات نباتی[2] اکونائٹ

[1] فٹ نوٹ۔ علاج عموماً فضول ہوتا ہے کیونکہ سریع الاثر ہونے کی وجہ سے مہلت نہین ملتی۔

[2] فٹ نوٹ۔ سمیات نباتی سو بہت سے سمیات اور انکے خواص سے واقفیت نہین ہے انمین کسی کا مطلق اثر باقی نہین رہتا چنانچہ [illegible]ء مین ورسیکا چاپام مین گیارہ آدمی ایک قسم کی روٹی کھانے کے بعد غنودگی اور سرسام مین مبتلا ہوے اونکے دیدے چڑھے ہوگئے اور پیوٹون پر ورم ہوگیا انمین سے پانچ مرگئے لیکن اونکے احشا مین کوئی پتہ زہر کا نہ ملا۔

سوال	جواب
٢٤٤ اکونائیٹ سے مسموم کرنے کے طریقے اور اوسکی مقدار مہلک بیان کرو۔	اکونائیٹ ہندوستان مین پرانا سم ہے اور بہت قدیم زمانے سے نہ صرف کھلانے کے لیے بلکہ تیر اور دوسرے ہتیارون کو اوسکے پانی مین بجھا کر مسموم کرنے کے لیے مستعمل ہے بقول ڈاکٹر گائی اکونائیٹ کا سمی جز (اکونیٹیا) تمام دنیا مین سب سے زیادہ مہلک زہر ہے حتی کہ تیسوان حصہ ایک گرین کا (۱/۳۰ گرین) ہلاکت کے واسطے کافی ہے اِسکے مسموم ہتیارون کا خفیف سا زخم بھی باعث ہلاکت ہوتا ہے اور اِسکا مسموم تیر ہاتھی کو کئی منٹ مین ہلاک کردیتا ہے۔
٢٤٥ اکونائیٹ کے درخت کی حالت اور اوسکا کون خاص حصہ سخت زہریلا ہے بیان کرو۔	اِسکا درخت ۲ فٹ سے ۶ فٹ تک بلند ہوتا ہے پتے سبز اور سیاہی مائل اور خاص صورت کے ہوتے ہین عموماً یہ درخت پہاڑی زمین پر ہوتا ہے کبھی باغ مین بھی بوتے ہین۔ اِسکے تمام حصے زہریلے ہین لیکن جڑ سب سے زیادہ۔
٢٤٦ اکونائیٹ کی جڑ کی حالت اور اوسکا مزا بیان کرو۔	اِسکی جڑ موٹی گرہ دار اور خستہ اور سدار ہوتی ہے اور توڑنے سے ٹوٹی ہوئی سطح پر چمک ہوتی ہے اِسکا سفوف بآسانی بن جاتا ہے اِسمین بو نہین ہوتی مزہ کسی قدر تلخ ہوتا ہے زبان پر لگانے سے زبان سُن ہوجاتی ہے۔
٢٤٧ اکونائیٹ دوا کن امراض مین استعمال کیجاتی ہے۔	اکونائیٹ دوا اً اعصابی درد مین استعمال کیجاتی ہے اور ہندوستان مین۔ جذام۔ بخار۔ ہیضہ۔ وجع مفاصل وغیرہ مین بھی استعمال کرتے ہین۔
٢٤٨ اکونائیٹ سے مسموم ہونے کے کیا علامات ہین۔	ایک شخص نے غلطی سے اِسکی جڑ چابی اوسپر یہ علامات طاری ہوئے چابنے کے ساتھ ہی منھ کا مزا میٹھا ہوگیا اور ہونٹ اور زبان مین پرپراہٹ اور سخت قے و بیقراری

	شروع ہوگئی اور آہستے ہاتھ پاؤن کو ہر طرف پھینکنا شروع کیا۔ معدے مین سوزش تجزیا پاؤن کے تمام جسم مین سنسناہٹ اور سنسناہٹ زیادہ تر چہرے اور زبان مین تھی غثیان وقئے علی الاتصال جاری رہی چہرہ منتشر۔ آنکھ سرخ ہونٹھ سفید۔ پپوٹے متورم۔ دیدے کسی قدر بڑے اور روشنی سے غیر متاثر تنفس بمشکل و نبض ۹۶ ضعیف خفیف۔ حواس بجا تھے۔ مسموم چل پھر نہین سکتا تھا۔
۲۴۹ اکونائیٹ سے مرے ہوئے شخص کی لاش مین کیا علامات پائے جاتے ہین۔	ڈاکٹر لامسن کے مقدمے مین پرسے جان ملکم مقتول کی لاش کے امتحان سے معدے کے پیچھے والے حصون اور قوس کبری مین سرخی اور باقی احشا اور دماغ کے عروق مین خون بھرا ہوا پایا گیا۔
۲۵۰ اکونائیٹ کے سمی جزد کی تشخیص کن علامات پر موقوف ہے اور اسکے کیمیائی خواص کیا ہین یہ خواص قابل وثوق ہین یا نہین مع وجوہ بیان کرو۔	بقول ڈاکٹر بلایٹ اسکی تشخیص صرف اون علامات پر جو اسکے استعمال سے کسی جاندار پر پیدا ہوتے ہین موقوف ہے۔ اور اسکے کیمیائی خواص کہ شکر اور سلفیورک ایسڈ کے ساتھ سرخ رنگ کا پیدا ہونا اور شربت فارسفارک ایسڈ کے چند قطرے ملا کے گرم کرنے سے اودے رنگ کا پیدا ہونا قابل وثوق نہین ہین چنانچہ ڈاکٹر منرو نے اسکے ایک گرین سے کنجشک کو مارا اور کیمیائی امتحان[1] کیا تو نہ صرف اکونائیٹ کا پایا نہ وہ خواص پائے۔
۲۵۱ اکونائیٹ کے مسموم کا علاج کیا ہے۔	معدے کا پمپ اور قئے آور ادویہ کا استعمال زیادہ مفید ہے اور معدہ خالی ہونے کے بعد اثرومن اور مسکرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ مسموم کو لٹائے اور

[1] فٹ نوٹ۔ امتحان کے وقت بڑی احتیاط رکھنا چاہیے کہ اس فہر کا جو الکیلائیڈ نکلتا ہے وہ ٹومین سے مخلوط نہو جاے۔

	ہاتھ پاؤن گرم رکھنا چاہیے افاقہ نہو تو بیتل سم ٹنگچر آف ڈجی جی ٹیلس کی پچکاری دینی چاہیے اور ضرورت ہو تو مصنوعی تنفس کرانا چاہیے۔

باب ششم اسٹرکنیا

سوال	جواب
۲۵۲ اسٹرکنیا کی حالت اور اوسکا خاصہ بیان کرو۔	اسٹرکنیا ایک زہریلا الکیلائیڈ ہے جو پانچ مختلف درختون سے جو گرم ملک کے ہین نکلتا ہے (۱) اسٹرکنیا نکس وامکہ (یہ ہندوستان کا درخت ہے جسکو کچلہ کہتے ہین ہمیت بیج اور چھال مین ہوتی ہے) (۲) اسٹرکناس ٹی ایٹی (۳) اسٹرکناس ٹاکسیفیر (۴) اسٹرکناس اگنیشیا (۵) اسٹرکناس کولبرینا۔ اور اسقدر تلخ ہے کہ اگر اسکا ایک حصہ ستر ہزار حصہ پانی مین ملایا جاوے تو بھی اوسکا مزا محسوس ہوگا۔
۲۵۳ اسٹرکنیا کی تشخیص کی آسانی اور دشواری کے اسباب بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ لاش کے سڑنے کا اسپر کیا اثر ہوتا ہے۔	اسٹرکنیا کی تشخیص آسان تو اس وجہ سے ہے کہ اوسکا [illegible] حصہ گرین بھی رنگ کے ذریعہ سے تشخیص ہو سکتا ہے اور [illegible] حصہ گرین بھی جسم[1] مین موجود ہو تو اوسکا مشخص ہونا لازمی ہے۔ اور مشکل اس سبب سے ہے کہ اسکا بہت ہی تھوڑا حصہ شریک خون ہوتا ہے اور زیادہ حصہ قے اور بول و براز کے راستے سے نکل جاتا ہے جو حصہ شریک خون ہوتا ہے وہ نہایت سرعت کے ساتھ رگ و ریشے مین دوڑ جاتا ہے اور شریک خون ہوتے وقت خود اسمین تغیر آجاتا ہے پس ایسی

[1] فٹ نوٹ۔ جو حصہ شریک خون ہوجاتا ہے یا جو بذریعہ قے و دست نکل جاتا ہے اوسکو نہین کہہ سکتے کہ وہ جسم مین موجود ہے گو وہ باعث ہلاکت کیون نہوا ہو۔

سوال	جواب
	صورتوں میں گو بہت ہی قلیل مقدار کو تمام جسم میں ڈھونڈھنا پڑتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ احشا میں نہ زہر پایا جاسے مثلاً پامر کے مشہور مقدمے میں احشا میں اسٹرکنیا نہیں پائی گئی حالانکہ پامر اسٹرکنیا کھلانے کے جرم میں سزایاب ہوا ایسا ہی ایک شخص نے اپنی بیوی سے لڑکر اوسکو ایک دیسی شراب پلا لی۔ عورت پر اسٹرکنیا کھانے کے علامات نمود ہوئے اور وہ آٹھ گھنٹے کے اندر مرگئی دو ڈاکٹروں نے اوس عورت کو دیکھا۔ دونوں کو یقین تھا کہ یہ علامات اسٹرکنیا کے ہین لیکن معدے اور قے کے امتحان کیمیائی سے زہر کا مطلق پتہ نہ لگا۔ اور لاش سڑنے کا اسٹرکنیا پر کوئی اثر نہین ہوتا گیارہ سال کے بعد بھی یہ زہر لاش مین سے نکلا ہے۔
۲۵۴ اسٹرکنیا کی مہلک مقدار بیان کرو۔	اس بارے مین اختلاف راے ہے ڈاکٹر گائی کا تخمینہ ½ گرین اور ڈاکٹر بلائیتھ کا ½ گرین اور ٹیلر کا ½ گرین سے ۲ گرین تک اور مصنف کا ایک گرین ہے اگر علاج فوراً ہو تو بڑی خوراکون کے بعد بھی شفا ممکن ہے چنانچہ تین۔ چار۔ سات۔ نو گرین کھانے کے بعد بھی شفا ہوئی ہے۔
۲۵۵ اسٹرکنیا سے مسموم ہونے کے علامات بتاؤ۔	[1] عموماً علامات مرگی کی طرح ناگہان شروع ہوتے ہین اور ممکن ہے کہ دفعۃً صدمہ شروع ہو جاے یعنی تمام اعضا مین سخت ٹٹنس ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤن بلا اختیار کھنچ جاتے ہین اور تلوے اندر کو کھنچ جاتے ہین شدت صدمہ کی وجہ سے ممکن ہے کہ پیٹھ خم اور سخت ہو جائے

[1] فٹ نوٹ۔ بعض صورتون مین پہلے بےچینی اور اشیا خارجی کا نہایت تیز ادراک ہوتا ہے اور جبڑے کے عضلات مین ایک خاص کیفیت تنفس مین رکاوٹ معلوم ہوتی ہے۔

	اور جبکہ قے ہو جاتی ہے اور سمّ ہمراہ دیا گیا ہو اسکے بعد ناف پر دباؤ سے سینہ سخت ہو جاتا ہے۔ ابتدا اختناق کی وجہ سے چہرہ کی رگوں میں خون بھر جاتا ہے اور آنکھیں نکل آتی ہیں۔ ناک اسفل ہے۔ علامات تشنج تشنج میں سب سے پہلے متاثر ہوتے ہیں اسٹرکنیا کے تشنج [illegible] سے نیچے متاثر ہو جاتے ہیں جبڑا کے شروع ہونے سے [illegible] اکڑ جاتا ہے۔
۲۵۶ اسٹرکنیا کے سموم پر دورات کے دورے اور وقفہ کے قیام کی مدت بیان کرو۔	سموم پر دورات کا دورہ اور وقفہ [illegible] ہوتا ہے بعض صورتوں میں کثرت سے دورے ہوتے ہیں اور بعض وقت تیسرے ہی دورے میں کام تمام ہو جاتا ہے اور دورات کا دورہ تیس سکنڈ سے دو منٹ تک اور بعض وقت آٹھ منٹ تک اور وقفہ ۴۵ سکنڈ سے ڈیڑھ گھنٹے تک ہوا کرتا ہے۔
۲۵۷ اسٹرکنیا سے مرنے کی صورت میں لاش پر کیا علامات پائی جاتی ہیں۔	حسب ذیل علامات ہوتے ہیں جسم کا اکڑ جانا ایک خاص علامت ہے بعض صورتوں میں اکڑا معمولی مدت تک رہتی ہے اور بعض وقت دو ماہ تک لاش اکڑی رہتی ہے۔ اگر دورات سخت ہوئے ہیں تو قصبۃ الریہ میں معتد بہ مقدار خون کی پائی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ فوری سبب موت کا اختناق ہو اس صورت میں اختناق کے علامات تشنج وغیرہ میں پائے جاوینگے عموماً قلب کا جانب راست خون سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور بعض وقت بالکل خالی اور سکڑا ہوا ہوتا ہے۔
۲۵۸ اسٹرکنیا کے سموم کا کیا علاج کیا جاتا ہے۔	اسکا علاج یہ ہے۔ زہر فوراً بذریعہ قے آور ادویہ باقاعدہ کے

پمپ کے نکالنا چاہیے۔ (ٹٹ بس ہو گیا ہے تو پمپ کے استعمال سے دورے کا احتمال ہے) حیوانی کوئلہ اور انکرہ الیسٹر خوب دینا چاہیے۔ پوٹاس آف چالک تم نصف اونس اور اوسکے ساتھ ۳۰ گرین ہائیڈریٹ آف کلورل یعنی نمبراک میں اسکے ۔ سر یا ۳۰ منٹ کے بعد دورہ روکنے کے لیے اسکی نصف مقدار میں دینا چاہیے۔ ۱۰ گرین کی جلدی پچکاری اور مصنوعی تنفس کرانا مفید ہے۔	
اکثر اشخاص کچلے کو بجائے بھنگ یا افیون کے اور پہلوان لوگ قوت و توانائی کے لیے استعمال کرتے ہین اور شراب کے تیز اور منشی کرنے کے لیے اور وجع مفاصل اور قوت باہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔	۲۵۸ اس ملک مین کچلے کا کن اغراض اور امراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سوال ثانی کون کون لوگ کچلہ کھانے کے عادی ہین۔
بروسیا بھی ایک الکلائیڈ ہے جو کچلے کی چھال اور بیج مین اور اسٹرکناس اگنشیا کی پھلی مین پایا جاتا ہے۔ اسکا خاصہ بالکل اسٹرکنیا کے مشابہ ہے لیکن شدت مین کم۔ بعض نے چھٹا اور بعض نے بارھوان حصہ اسٹرکنیا کا قرار دیا ہے۔	۲۵۹ بروسیا کی اصلیت اور خاصہ اور مقدار سمیت کیا ہے۔

باب ہفتم دھتورہ

ہندوستان مین دھتورے کا درخت تین قسم کا ہوتا ہے (۱) سفید پھول والا (۲) اودے پھول والا (۳) زرد پھول والا۔ اس درخت کا ہر ایک حصہ مثل پتے شاخ پھل بیج جڑ وغیرہ کے زہریلا ہے ان تینون	۲۶۰ دھتورے کا درخت کئے قسم کا ہوتا ہے اور اوسکے کس کس جزو مین زہر ہے اور اسکے الکلائیڈ کا نام اور مقدار مہلک بیان کرو۔

سوال	جواب
	قسمون مین سے ایک اکا یا تیئڈ نیٹا ہے جسکو اٹروپین یا ڈٹورین کہتے ہین۔ تحقیک مقدار مہلک اسکی معلوم نہین ہے مگر (۳) گرین مہلک ہے۔ اور لنٹپو اوہاکیٹر ملاتے اگر بروقت علاج ہو تو ایک گرین بھی مہلک ہو جاتا ہے اور ۱/۲ گرین فوری اثر کرتا ہے۔
۲۶۱ ہندوستان مین دھتورے کے کون کون حصے کس کس غرض کے لیے استعمال کیے جاتے ہین۔	ہندوستان مین اس تخم کا استعمال بکثرت ہوتا تھا اور نہ صرف مجرمانہ اغراض کے لیے بلکہ اکثر اوقات انتقام لینے کی غرض سے بھی لیکن فی زمانا اسکا استعمال کم ہوگیا ہے چنانچہ مدراس پریسیڈنسی مین ۱۸۸۵ء مین ایک صورت اور ۱۸۸۶ء مین دو صورتین تھین اور بمبئی مین ۱۸۸۶ء مین چار صورتین اور ۱۸۸۷ء مین پانچ صورتین تھین اور یہ کل صورتین مجرمانہ تھین۔ یہان عموماً بیج کوٹ کر یا بیج اور پتے کوٹ کر استعمال کیے جاتے تھے۔
۲۶۲ دھتورہ کھانے کے کتنے عرصے بعد کیا علامات مسموم پر طاری ہوتے ہین۔	عرصے کے متعلق کوئی قاعدہ قرار نہین دیا جا سکتا مگر عموماً آدھ گھنٹے کے بعد حسب ذیل علامات طاری ہوتے ہین پہلے منھ اور حلق خشک ہو جاتا ہے اور کثرت خشکی سے ممکن ہے کہ رقیق چیزون کا گھونٹنا محال ہو جائے حلق کے عضلات مین کشش ہوتی ہے اور حلق کا نقشا لعابی سرخ ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ اور بدل جاتی ہے مثل دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کے بلکہ بعض وقت مسموم کاٹنے کا ارادہ بھی کرتا ہے۔ ابتدا سے دیدے پھیلتے اور نمودار ہونے لگتے ہین بصارت بگڑ جاتی ہے حروف و اعداد دوہرے معلوم ہوتے ہین۔ کبھی کبھی دیدے بہت ہی ابھرے ہوئے اور آنکھ کے عروق مین

سوال	جواب
	خون کا بھراؤ ہوتا ہے۔ جلد خشک ہوتی ہے اور ساتھ ہی جسم پر دانے پڑ جاتے ہیں۔ حرارت عزیزی حسب استعمال زیادہ یا کم ہوتی ہے۔ نبض سریع اور تنفس پہلے سست بعدہٗ سریع ہوتا ہے۔ قے نہیں ہوتی۔ اعصاب زیادہ متاثر ہوتے ہیں نیچے کا دھڑ مفلوج اور غشی بجز چند صورتوں کے سوائے ہمیشہ سرسام ہوتا ہے۔
۲۶۳ دھتورے کے سرسام میں کیا کیفیت ہوا کرتی ہے۔	مسموم بہت شور کرتا ہے یا بے انتہا یا سلسلہ باتیں کرتا ہے بعض وقت وہ خوشی میں آتا اور بے تحاشا ہنستا ہے اور کبھی مغموم ہو جاتا اور کراہتا ہے۔ اور پھر زیادہ تر خوف طاری ہوتا ہے۔ اکثر اپنے کو خیالی بھوت پلید سے بچانے کی حرکت کرتا ہے اس سرسام کے آخر اور یقینی علامت تنکے چننا ہے۔ مسموم کبھی اپنے کپڑوں اور بچھونے کو اور کبھی اپنی انگلیوں کو نوچتا اور کبھی خیالی چیزوں کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اکثر حرکات اوسکے مضحک ہوتے ہیں۔
۲۶۴ اٹروپین سے مرنے کی صورت میں لاش پر کیا علامات ہوتے ہیں۔	یہ علامات ہوتے ہیں کہ دیدے پھیلے رہتے ہیں دماغ کے عروق میں بکثرت خون ہوتا ہے۔ اگر کوئی حصہ دھتورہ مثل بیج و پتے وغیرہ کے کھایا گیا ہے تو معدے میں خراش پایا جاویگا لیکن خالص اٹروپین کے استعمال سے خراش نہیں ہوتا۔
۲۶۵ ایک زمانے تک اٹروپین کھلا کر مسموم کرنے میں کیا غرض ہوتی ہے اور کب سے اسکا رواج ہے	اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مسموم کے حواس وہوشیاری میں فرق آجاوے۔ یہ ہندوستان کا قدیم دستور ہے اور حال میں بھی نوکروں نے اپنے مالکوں کو اس طور سے زہر دیا ہے مثلاً[1] ۱۸۹۶ء میں ایک یوروپین صاحب منصوری میں

[1] فٹ نوٹ۔ ایک صورت میں بے قاعدہ انقباض اور ایک صورت میں مسموم اکڑ گیا تھا۔

	رہتے تھے اور انھین زیادہ تر آنکھون مین دھتورہ دیا گیا تھا دو کیس [illegible] دھتورے کے [illegible] شفا ہوئی - [illegible] مین [illegible] لیکن [illegible] دھتورے کا بیج [illegible] کھلایا تھا -
۲۶۶ [illegible] دھتورے سے مسموم ہونے کا علاج اور [illegible] بیان کرو -	قے آور دوائین اور معدے کے پمپ کا استعمال کیا جائے انگلستان مین پائیلوکارپین کے ½ گرین کی زیر جلد وقتاً فوقتاً پچکاری دیجاتی ہے - ہندوستان مین پانؤن سرد پانی مین رکھتے ہین - اسکا تریاق مارفیا ہے - سنہ ۱۹۰۸ع مین حیدرآباد دکن مین ایک طالب علم طبابت نے غلطی سے چار گرین اٹروپین کھائی اور تھوڑے عرصے مین بیہوش ہوگیا ڈاکٹر لاری اور ڈاکٹر ہیر نے قے آور دوائیں اور معدے کے پمپ کا استعمال کیا لیکن مریض کی حالت بگڑتی گئی اوسوقت ڈاکٹر لاری نے ایک گرین مارفیا کی جلدی پچکاری دی بعد کو اور ایک گرین کی پچکاری دی گئی آٹھ بجے صبح سے ۳ بجے شام تک مصنوعی تنفس کرایا گیا اور پھر ایک گرین کی پچکاری دیگئی مسموم کو شفا ہوئی اس مقدمے سے مارفیا کا اٹروپین کا تریاق ہونا ثابت ہوگیا -

باب ہشتم افیون اور دیگر سمیات نباتی

۲۶۷ افیون[1] کے کتنے الکیلائیڈ ہین اور افیون کی	اسکے اسوقت تک اٹھارہ[18] اونیس[19] الکیلائیڈ موجود ہین

[1] فٹ نوٹ - افیون بہ نسبت اور سمیات کے زیادہ تر دوا مستعمل ہے اور اکثر مرکبات مین شریک ہوتی ہے -

سوال	جواب
...سے لی؟ اور مہلک مقدار کیا ہے اور اس سے زیادہ تر کون لوگ مرتے ہیں۔	اور عموماً زیر بحث یا نیبن [illegible] اور [illegible] معمولی مقدار بالغون کے لیے ۱/۲ گرین سے ایک گرین تک ہے [illegible] عادی اشخاص کو ۲۰ گرین تک۔ بچون کے لیے ایک [illegible] قطرہ عرق کا۔ مہلک مقدار بالغون کے تجربے سے [illegible] ۴ گرین خالص افیون اور دو ڈرام عرق ہے۔ [illegible] افیون سے بچے مرتے ہین کیونکہ انکو وہ مسکن شربت اور دوائین جنکا بڑا جزا افیون ہے یا افیون ہے [illegible] سے سلا دینے کیلیے زیادہ مقدار مین دیجاتی ہے۔
۴۸ سوال افیون کی زہر خورانی کے اقسام اور انکے علامات علیحدہ علیحدہ بتلاؤ۔	اسکی تین قسمین ہین۔ (۱) معمولی جو فیصدی ۹۹ صورتون مین ہوتی ہے (۲) ناگہانی قسم (۳) بہت ہی شاذ قسم۔ معمولی قسم کے تین درجے ہوتے ہین۔ (۱) ہیجان (۲) غنودگی (۳) بیخودی و بیہوشی۔ پہلی علامت زہر کھانے سے آدھ گھنٹے کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور اسکی موجودگی تک کیفیت بالکل الکحل کے استعمال کی سی ہوتی ہے۔ خیالات بہت سرعت کے ساتھ ذہن مین آتے ہین۔ نیند کے عوض بیداری ہوتی ہے۔ یہ علامات بتدریج دوسرے درجے کے علامات یعنی بھاری پن اور بیہوشی سے بدل جاتے ہین اور بعد غنودگی ہوتی ہے۔ نبض و تنفس سست ہو جاتے ہین۔ جلد مین خارش تے اور بعض آخر درجے مین مسموم بالکل بیخبر ہو جاتا ہے۔ (۲) ناگہانی قسم مین مسموم کو پانچ سے دس منٹ کے اندر ایک گہری نیند آجاتی ہے اور وہ چند گھنٹون مین مرجاتا ہے۔

سوال	جواب
	(۳) بہت ہی شاذ قسم اکثر ان لوگون مین ہوتی ہے جو افیون کھانے کے عادی ہین یا اور علامات بلحیث صدر توں ہین۔ ان مین بیہوشی تشنج نہین ہوتی مگر صدمے ہوتے ہین۔
۲۶۹ افیون سے مسموم شدہ شخص کی لاش پر کیا علامات ہوتے ہین اور کیا محض احشا دیکھکر سبب موت یقین سے ساتھ بتایا جا سکتا ہے یا نہین۔	لاش پر یہ علامات ہوتے ہین۔ دماغ اور اغشیہ دماغ کے عروق مین کثرت سے خون ہوتا ہے اور خون کا پانی بطون دماغ مین پھیل جاتا ہے دماغ کی بیرونی سطح زرد ہوتی ہے [illegible] مین خون بہت ہوتا ہے۔ شاذ پیشاب سے بو آتی ہے۔ اس سے کوئی علامت یقینی نہین ہے اور فقط احشا کو دیکھکر بیقین سبب موت نہین بتایا جا سکتا ہے۔
۲۷۰ آیا افیون کھانا و استعمال کرنے سے مہلک نتائج پیدا ہو سکتے ہین۔ اور افیون سے مسموم ہونے کا علاج کیا ہے۔	بعض اوقات افیون کو جسم پر بطور ضماد یا پولٹس کے لگانے سے مہلک نتائج وقوع مین آتے ہین علاج یہ ہے کہ قے آور مفرح دواؤن اور معدے کے پمپ کے سوا اٹروپین بطور تریاق کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی مقدار مین جلدی پچکاری کے ذریعے سے دینا چاہیے۔
۲۷۱ گانجے سے مسموم شدہ شخص پر کیا علامات ظاہر ہوتے ہین۔	یہ علامات ہوتے ہین۔ پہلے ہیجان طبیعت اور سرسام ہوتا ہے بعض وقت آواز بیٹھ جاتی ہے۔ دیدے پھیل جاتے اور نیند آجاتی ہے
۲۷۲ کون کون سمیات نباتی کیمیائی امتحان یا اپنے علامات کے ذریعے سے تشخیص کیے جا سکتے ہین۔	حسب ذیل سمیات مشخص ہو سکتے ہین۔ (۱) بچھناک (اکونائیٹ) (۲) کچلہ (اسٹرکنیا) (۳) دھتورہ (اٹروپین) (۴) افیون (مارفین) (۵) گانجا (۶) ٹبیسگو (۷) کنیر (۸) اینڈرا کنی کباڑی شاذ (۹) کاکیولس انڈیکس۔

باب ہم سمیات حیوانی

۲۷۳ مختصر طور پر بتلاؤ کہ کن کن حیوانات اور اشیا حیوانی مین زہر ہوتا ہے۔	مندرجۂ ذیل مین زہر ہوتا ہے۔ (۱) سالا مانڈر (سمندر کرگٹ کے مشابہ ہوتا ہے) اور کٹھ مینڈک (۲) بچھو (۳) زہریلی مچھلیان (۴) گھونگھے اور سیپی (۵) زہریلی مکڑی۔ تیھڑ۔ شہد کی مکھی وغیرہ (۶) زہریلے سانپ[1] (دریائی سانپ اور ناگ سخت زہریلا ہوتا ہے) (۷) کنتھا ریڈیز (۸) ٹومین یہ وہ سمیات ہین جو لاش سڑنے کے وقت یا مرنے سے پہلے کسی بیماری کی وجہ سے اور بعض وقت حالت صحت مین پیدا ہوتے ہین)۔
۲۷۴ سمندر اور کٹھ مینڈک کی جلد مین سے زہر نکالا گیا ہے اوسکے خواص کیا ہین۔	سمندر کی جلد سے جو زہر نکلتا ہے اوسکو سالا مانڈرین کہتے ہین اور جب یہ زہر خرگوش یا کتے یا کٹھ مینڈک مین بذریعۂ جلدی پچکاری کے پہونچایا جاتا ہے تو اونکو فالج اور ٹٹنس ہو جانے کے بعد وہ مرجاتے ہین۔ اور مینڈک کی جلد سے جو زہر نکلا ہے اوسکو فری نین کہتے ہین اور وہ بجز اوس مینڈک کے تمام حیوانات کے واسطے سم ہے اگر یہ زہر اِس مینڈک کو دیا جاوے تو فوراً اوسکے قلب مین فالج ہو جاتا اور تنفس رُک جاتا ہے اور عضلات اکڑ جاتے ہین۔
۲۷۵ مچھلیان کب زہریلی ہو جاتی ہین اور کون مچھلی زہردار ہوتی ہے۔	بعض مچھلیان تبدیل غذا مثلاً ایک قسم کی سبز کائی یا سڑے ہوئے گھونگھے یا کیڑے مکوڑے کھانے کی وجہ سے

[1] فٹ نوٹ۔ فی الحال سانپ کا زہر مجرمانہ اغراض سے استعمال نہین کیا جاتا ہے لیکن قوی شبہ ہوتا ہے کہ اکثر صورتین جو رپورٹون مین سانپ کے کاٹنے کی ہوتی ہین وہ قتل عمد کی ہین۔

	بعض وقت زہریلی ہو جاتی ہین - اور اکثر مچھلیان جب تک چھوٹی ہین بے ضرر ہوتی ہین اور بڑے ہو کر مضر ہو جاتی ہین اور بعض مچھلیوں کے بعض حصے مثل انڈے و جگر زہریلے ہوتے ہین - البتہ ایک قسم کی مچھلی جو گروتی الیتہ ہوتی ہے خاص کرکے زہردار ہوتی ہے - اور اوسکا جگر ایک عجیب سمّی خاصیت رکھتا ہے چنانچہ بقول ڈاکٹر ملا یشھ پوشلین نامی جہاز پر ایک واقعہ ہوا کہ جہاز کے سرہنگ اور خزانچی نے ایک گول مچھلی کا کلیجہ کھایا اور بیمار ہوئے سرہنگ ستر منٹ کے اندر اور خزانچی بیس منٹ کے اندر مرگیا -
۲۷۶ مچھلی سے مسموم ہونے کے علامات بتلاؤ -	عموماً یہ علامات ہوتے ہین - غثیان - قے - اسہال نبض مین شدت سے پستی اور ہاتھ پاؤن مین تشنج اور درد -
۲۷۷ دریائی سانپ کے کاٹے ہوئے شخص پر کیا علامات نمودار ہوتے ہین -	یہ سانپ نہایت زہریلا ہوتا ہے مدراس مین ایک ملّاح کو کاٹا تھا دو گھنٹے کے اندر اوسپر ایسے علامات طاری ہوئے جیسے دیوانے کتّے کے کاٹنے سے ہوتے ہین اور چار گھنٹے کے اندر وہ مرگیا -
۲۷۸ سیپی سے مسموم ہونے کے علامات کیا ہین -	ڈاکٹر کرسٹی سن نے دو صورتین سیپی کے ہلاک ہونے کی لکھی ہین ایک صورت مین تین گھنٹے کے اندر اور دوسری صورت مین سات گھنٹے کے اندر ہلاکت واقع ہوئی - آخر صورت مین علامات یہ تھے بیچینی - معدے مین بوجھ اطراف کا سُن ہو جانا - گرمی - منھ اور حلق کا خشک ہونا اور حلق بند ہونے کا احساس - پیاس - جسم مین رعشہ - ٹانگون مین تشنج - آنکھون کے پپوٹون مین ورم اور سوزش - آنسو کا نکلنا - جلد مین خشکی و خارش اور چٹّون کا پڑ جانا - بعض وقت درد قولنج اور قے اور

سوال	جواب
	دست بھی ہوتے ہین۔
۲۷۹ کنتھارڈین کی اصلیت اور خاصہ اور مقدار مہلک بیان کرو	کنتھارڈین ایک زہر ہے جو کنتھارڈیز کیڑے سے نکالتا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جلد پر لگنے کے ساتھ آبلہ ہوتا ہے اسکی مہلک مقدار ٹھیک معلوم نہین ہے لیکن ڈاکٹر ٹیلر نے کم سے کم ایک اونس کنتھارڈیز (یا ۱/۳ گرین کنتھارڈین) مہلک مقدار لکھی ہے۔
۲۸۰ کنتھارڈیز کے استعمال سے کیا علامات پیدا ہوتے ہین۔	معمولی مقدار کے استعمال سے فوراً منھ اور معدے مین گرمی معلوم ہوتی ہے۔ تھوک زیادہ نکلتا ہے۔ نبض سریع۔ تمام جسم مین خوشگوار گرمی مقاربت کی خواہش کو ہیجان جو تین گھنٹے تک رہتا ہے۔ اگر مقدار زیادہ ہوجاے تو آدھے گھنٹے کے بعد پیٹ مین درد اور پیچ اور دست ہوتے ہین۔ پیشاب جلدی جلدی تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے بہت زیادہ مقدار کے استعمال سے خواہ منجر بہلاکت ہو یا نہو یہ علامات ہوتے ہین۔ فوراً منھ اور حلق مین سوزش پیدا ہوکر معدے اور امعا تک پہونچتی ہے۔ شدت سے درد ہوتا ہے۔ اسکے بعد تھوک نگلنے کی دشواری اور قے شروع ہوتی ہے۔ مثانہ ماؤف اور تقضیب کی استادگی اور پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہے۔ نبض سریع تنفس کی دشواری۔ سر مین درد۔ دیدے پھیلے ہوے دوران سر بیہوشی۔ سرسام۔ اور صدمے ہونے لگتے ہین۔ پیشاب کی خواہش شدت سے اور بعض وقت پیشاب مین خون و پیپ ہوتا ہے۔
۲۸۱ کنتھارڈیز سے مرنے کی صورت مین لاش پر	یہ ہوتے ہین کہ۔ منھ بالکل متورم۔ کٹھری زخمی معدے اور

سلہ فٹ نوٹ۔ یہ زہر برٹش فارماکوپیا مین دواءً استعمال کیا جاتا ہے اور اس ملک کے اطبا بھی بکثرت اسکا استعمال کرتے ہین خصوصاً قوت باہ کے لیے اس سے کبھی ہلاکت وقوع مین آتی ہے۔

کیا کیا علامات ہوتے ہین۔	امعاءمین ورم اور اسکے غشاء معائی مین پیپ بعض وقت امعا مین سوراخ ہوجاتا ہے۔گردے اور مجرائے بول مین ورم ہوتا ہے۔
۲۸۴ ٹومین کسکو کہتے ہین اور کس وجہ سے اُسکی طرف توجہ کرنا چاہیے۔	ٹومین اون سمیات کو کہتے ہین جو لاش سڑنے کے وقت یا مرنے سے پہلے بیماریون کی وجہ اور بعض وقت حالت صحت مین پیدا ہوتے ہین۔ انکی طرف اسوجہ سے توجہ کرنا چاہیے۔کہ یہ سمیات بلحاظ کیمیائی اجزا و علامات اور خاصیت کے نباتی الکیلائڈ کے بالکل مشابہ ہین اور بعض وقت اصلی الکیلائڈ کے ساتھ مخلوط ہوجاتے اور کیمیائی امتحان کے نتائج مین غلطی پیدا کردیتے ہین۔

خلاصہ تختہ جات زہر خورانی انسانی پنجسالہ من ابتدای ۱۸۸۴ء لغایت ۱۸۸۸ء

نام پریسیڈنسی	اقسام سمیات							مجموعی تعداد
	سنکھیا	پارہ	دیگر فلزاتی سمیات	افیون	دھتورہ	اکونائیٹ	دیگر سمیات نباتی	
مدراس	۱۷۹	۳۵	۲۶	۲۵	۱۴	۱۸	۶۲	۳۶۱
بمبئی	۲۱۴	۱۷	۵۲	۸۱	۲۲	۱	۳۲	۸۵۷
بنگالہ	۱۷۵	۲	۱۷	۲۶۶	۸	۶	۳۸	۱۱۴۱
جملہ	۵۶۸	۵۴	۹۵	۳۷۲	۴۴	۲۵	۱۳۲	۲۶۲۹

اِس تختے کے اعداد کے مقابلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنکھیا و دیگر فلزاتی سمیات و دھتورہ بمبئی پریسیڈنسی مین اور پارہ اور اکونائیٹ و دیگر نباتی سمیات مدراس پریسیڈنسی مین اور افیون بنگالہ پریسیڈنسی مین بنسبت اور پریسیڈنسیون کے زیادہ اور افیون مدراس مین اور اکونائیٹ و دیگر نباتی سمیات بمبئی مین اور سنکھیا و پارہ و دیگر فلزات بنگال پریسیڈنسی مین بہ نسبت اور پریسیڈنسیون کے کم مستعمل ہے۔اور تمام ملک مین سنکھیا اور فلزات کا نمبر اول ہے اور افیون اور دیگر نباتی سمیات کا نمبر دوم۔

لہ فٹ نوٹ۔ ٹومین جسم مین ہمیشہ اس قدر قلیل مقدار مین ہوتے ہین کہ اوسکی موجودگی سے اصلی الکیلائڈ کی تشخیص مین دشواری نہین ہوسکتی۔

حصّہ پنجم

باب اوّل زندگی کا بیمہ

٢٠٣ زندگی کا بیمہ کیا چیز ہے اور وہ کتنی قسم کا ہوتا ہے ہر ایک قسم کی تشریح کرو۔

زندگی کا بیمہ ایک معاہدہ ہے جسکی رو سے بیمہ کرانے والا بیمہ کرنے والی کمپنی کو ایک رقم[1] معینہ خواہ یکمشت یا اقساط دیتا ہے اور اس رقم کے معاوضے مین کمپنی بیمہ کرانیوالے کے اوصیا یا ورثا رکو اوسکے مرنے کے بعد یا خود اوسکو خاص عمر معینہ پر پہونچنے کے بعد ایک رقم مقررہ دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ بعض وقت ایک خاص مدت کے واسطے بیمہ کیا جاتا ہے اور رقم مقررہ اوسی وقت ملتی ہے جب بیمہ کرانے والا اوس مدت کے اندر مرجائے۔
بیمہ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) باہمی بیمہ جسمین بعد وضع اخراجات کُل منافع بیمہ کرانیوالے اشخاص مین تقسیم کیا جاتا ہے (۲) ممزوج بیمہ جسمین بیمہ کرنے والون کو صرف ایک حصّہ منافع کا ملتا ہے اور بقیہ حصّہ داران کمپنی کو (۳) بلا منافع بیمہ اسمین بیمہ کرنے والون کو صرف رقم مقررہ ملتی ہے اور کل منافع حصّہ داران کمپنی کو۔

٢٠٤ کن چیزون پر زندگی کے بیمہ کا دارومدار ہے

دو چیزون پر ہے۔ (۱) اوسط مدت زندگی انسانی یعنی امید حیات (۲) بیمہ کرنے والون کی پریمیم کی مقدار بحساب سود در سود۔

٢٠٥ امید حیات کس کو کہتے ہین اور اوسکے

امید حیات سے مراد وہ مدت ہے جب تک کوئی شخص

[1] فٹ نوٹ - اس رقم کو پریمیم کہتے ہین اور اوسکی مقدار جوکھم کی کمی وبیشی پر موقوف ہے۔

سوال	جواب
معلوم کرنے کا کیا قاعدہ ہے۔	کسی خاص قوم اور مقام کا باشندہ زندہ رہ سکتا ہے اسکا تعین اوس خاص شخص کی عمر اور اوس مقام کے اوسط تعداد اموات سے کیا جاتا ہے ڈویلغ کے قاعدے سے ۲۵ سے ۷۵ سال کی عمر تک تندرست اشخاص کی امید حیات ⅔ (۸۰- عمر درخواست کنندہ) ہے مثلاً زید درخواست کنندہ کی عمر ۳۵ سال ہے تو اِس قاعدے سے زید کی امید حیات ⅔ (۸۰-۳۵) یعنی ۳۰ سال ہے[1]- اِس ہی قاعدے کی رو سے بہت تخمینات حیات تیار ہوئے ہین جنپر بیمہ کی کمپنیون کا عمل ہے۔
۲۸۶ امید حیات معلوم ہونے کے بعد درخواست کنندہ کو کس غرض کے لیے کیا عمل کرنا ہوتا ہے۔	اوسکو چاہیے کہ اپنے سابق معالج ڈاکٹر دون کا نام بتائے اور کمپنی کے مرسلہ چند سوالات کا جواب دے اور کمپنی کے ڈاکٹر سے اپنا امتحان کرائے - اِس سے یہ دریافت کرنا مقصود ہوتا ہے کہ وہ صحیح و تندرست ہے یا نہین-
۲۸۷ زندگی کے بیمہ مین ڈاکٹر امتحان کنندہ کو کن امور اور امراض کی تحقیقات کرنا ضرور ہے۔	مصرحہ ذیل کی (۱) امراض اعصابی و حواس خمسہ (۲) امراض ششش خاص کر دق کی بیماری کے احتمال کو (۳) امراض معدہ (۴) امراض گردہ و مثانہ (۵) درخواست کنندہ کے اشتغال کیونکہ اسکا مدتِ حیات پر بڑا اثر پڑتا ہے -(۶) خاندانی حالات اِس سے ہر شخص کا رجحان طبیعت امراض کی طرف معلوم ہوسکتا ہے (۷) پیشاب کا امتحان کرنا چاہیے اور اِسمین آل بیومن کو دیکھنا چاہیے اور یہ امور بھی قابلِ لحاظ ہین آنکھ کے پپوٹے مین یا پشتِ دست و پا پر ورم ہونا- خصیون کی جلد یا اندام نہانی مین اڈیما- تشنج کو

[1] فٹ نوٹ - یاین سمجھو کہ عدد (۸۰) مین سے درخواست کنندہ کی موجودہ عمر کو خارج کرنیکے بعد جو عدد باقی رہے اوسکی دو تہائی امید حیات ہے جیسے زید کی عمر ۳۵ سال کو ۸۰ مین سے نکالنے کے بعد ۴۵ باقی رہے اور ۴۵ کی دو تہائی (۳۰) زید کی امید حیات ہے۔

سوال	جواب
	پیشاب ہونا۔ تپ کا نمشیان۔ پیشاب کا تکلیف سے ہونا یا پیشاب مین شکر یا پیپ یا خون یا کثرت سے فاسفیٹ یا یوریک ایسڈ یا اکزالیٹ یا پتے کے رنگ کا ہونا۔
۲۸۸ زندگی کے بیمہ پر کن مختلف امراض کا کیا اثر ہوتا ہے تفصیل سے بیان کرو۔	(الف) بوجہ امراض ذیل بڑی سیم مین اضافہ کیا جاتا ہے (۱) ضعف معدہ (۲) ال بیٹو منوریا کی تیسری صورت[1] (۳) زیادہ فربہی (۴) نقرس (۵) قلب کی بیماری جبکہ نبض صحیح اور قوی اور باترتیب ہو (۶) وجع مفاصل کی تپ (۷) اسٹرکچر کا مرض۔ (ب) امراض ذیل مانع بیمہ ہین۔ (۱) ال بیٹومینوریا کی وہ صورت جس مین ایک معتد بہ تعداد ال بیومن کی پیشاب مین پایا ہو۔ (۲) ال بیٹومینو۔ریا کی وہ تمام صورتین جن مین روزانہ ساٹھ اونس سے زیادہ پیشاب آتا ہو۔ (۳) جب پیشاب مین امتحان سے باریک ریزے جھلی کے پائے جائین (۴) کان کا بہنا (۵) جگر کا بڑھجانا (۶) طحال کا بڑھجانا (۷) جس خاندان مین دو آدمیون سے زیادہ سرطان ہو وہ مشتبہ خیال کیا جاتا ہے۔ (۸) بعض کمپنیان شراب فروخت کرنے والون کا بیمہ نہین کرتین۔
۲۸۹ زندگی کے بیمہ مین درخواست کنندہ اور ڈاکٹر امتحان کنندہ کے فرائض کیا ہین۔	چونکہ بیمہ ایک معاہدہ ہے اور قانوناً یہ جائز نہین ہے کہ کسی معاملے کا ایک فریق دوسرے فریق سے ناجائز فائدہ اوٹھائے لہذا درخواست کنندہ پر واجب ہے کہ کل ایسے امور جن سے اوسکی زندگی پر اثر پڑتا ہو بالکل صحت اور سچائی کے ساتھہ بیان کردے گو وہ خفیف ہی حقیقت کیون نہون۔ ڈاکٹر امتحان کنندہ پر فرض ہے

[1] فٹ نوٹ۔ سوال نمبر (۲۹۴) کا جواب دیکھو۔

سوال	جواب
	کہ درخواست کنندہ کے کل حالات صحت اور سچائی سے سامنے فلمبند کرے گو یہ حالات اوسکو بوجہ اوسکے معالج ہونے کے کیون نہ معلوم ہوئے ہون۔
۲۹۰ زندگی کے بیمہ مین اخفا کے قسم کا ہوتا ہے اور اخفا سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہین۔	اخفا دو قسم کا ہوتا ہے (۱) اخفا منجانب درخواست کنندہ (۲) اخفا منجانب طبیب۔ اِس اخفا کی دو اشکال ہین (۱) اخفا جو خاص طبیب کمپنی نے کیا ہو (۲) اوس طبیب کا اخفا جسکو بوجہ نہونے خاص طبیب کے کمپنی نے فیس دی ہو۔ درخواست کنندہ اخفا کرے تو اوسکے اوصیا یا ورثا رقم پالیسی سے محروم ہو جاتے ہین اور جب اوس طبیب نے جسکو کمپنی نے فیس دی ہو کسی امر کا اخفا کرے تو بوجہ احتمال جانب داری کے درخواست کنندہ کے اوصیا یا ورثا کے ذمہ اوسکی بے ایمانی نکرنے کا بار ثبوت عائد ہوگا۔ برخلاف اِسکے خاص کمپنی کے طبیب کے اخفا کرنے سے درخواست کنندہ پر کوئی ذمہ داری نہین آسکتی۔
۲۹۱ اگر زندگی کے بیمہ مین درخواست کنندہ کسی ضروری امر کا اخفا کرے یا اوس سے کوئی امر بوجہ لاعلمی کے فروگذاشت ہو جاے تو کیا نتائج پیدا ہونگے۔	اگر درخواست کنندہ کی جانب سے کسی ضروری امر کا گو وہ خفیف ہی ہو اخفا کیا گیا ہو تو اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اوسکی رقم پریمیم سوخت اور اوسکے اوصیا یا ورثا رقم پالیسی سے محروم ہو جائینگے لیکن جب اوسکی لاعلمی سے کوئی امر فروگذاشت ہو جائے تو ادائے رقم پالیسی پر اوسکا کوئی اثر نہ پڑیگا یہ لارڈ کیمبل کا فیصلہ ہے اور فوکس بنام لندن بیمہ کمپنی کے مقدمے مین بھی جوری نے یہی فیصلہ کیا۔
۲۹۲ زندگی کے بیمہ کے مقدمات مین بار ثبوت عائد کرنے کی نسبت کیا قاعدہ ہے۔ اور کمپنی کر اپنا دعوی	جب ڈاکٹر امتحان کنندہ کمپنی کا مقرر کیا ہوا ہو اور وہ کسی ضروری امر کا اخفا کرے تو بار ثبوت اِس امر کا

سوال	جواب
کس حد تک ثابت کرنا چاہیے۔	کہ (ڈاکٹر نے بے ایمانی نہین کی) درخواست کنندہ کے اوصیا یا ورثا کے ذمے پر ہوگا۔ باقی تمام مقدمات مین جب کسی اور وجہ سے رقم پالسی کے ذمّے مین حبس وبیس ہو تو بار ثبوت کمپنی کے اوپر ہوتا ہے جو رقم دینے سے انکار کرتی ہے۔ کمپنی کو اپنا دعوے قطعی طور پر ثابت کرنا چاہیے محض اس قدر ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ درخواست کنندہ شاید اوس بیماری یا عادت مین مبتلا تھا اور اگر اُسکا اُس بیماری یا عادت مین مبتلا ہونا ثابت بھی ہو جاے تاہم اوسکا ثبوت دینا پڑیگا کہ درخواست کنندہ کی طرف سے اخفا بالارادہ کیا گیا۔
۲۹۳ بیمہ کی پالسی پر خودکشی کا کیا اثر ہوتا ہے اور کمپنی کو خودکشی کس درجے تک ثابت کرنی چاہیے۔	خودکشی سے بوجہ شرط پالسی سوخت ہو جاتی ہے کمپنی کو خودکشی قطعی طور پر ثابت کرنا چاہیے محض شبہہ کافی نہین ہے۔ کیونکہ بعض وقت حادثہ اتفاقی اور خودکشی مین فرق کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب تک خودکشی قطعی طور پر ثابت نہو کمپنی رقم پالسی کی ذمہ دار ہوگی چنانچہ فرانس مین ایک مقدمہ ہوا جو اسکی مثال ہے۔ ایک شخص جس نے چند روز قبل دو کمپنیون مین ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک کا بیمہ کرایا تھا ایک دن ریل مین اس طرح مرا ہوا ملا کہ ایک چھٹی ہوئی بندوق پانون مین دبی ہوئی تھی اور آدھی کھوپڑی اوڑ گئی تھی۔ طبیب کی راے خودکشی کی ہوئی لیکن چونکہ خودکشی کا قطعی ثبوت نہ تھا اور بجنسہ یہی واقعہ اتفاقی طور پر بھی ہو سکتا تھا لہذا کمپنیان رقم دینے پر مجبور کی گئین۔ اور اس بحث کے متعلق کیبز بنام راک کمپنی کا مقدمہ بہت مشہور ہے۔

سوال	جواب
۲۹۴ بلحاظ امید حیات آل بیومنوریا کے کتنی اقسام ہین اور ہر ایک کا بیمہ پر کیا اثر ہوتا ہے۔	امید حیات کے لحاظ سے اسکی تین قسمین کی گئی ہین۔ (۱) وہ صورتین جنمین بہت تھوڑا آل بیومن پیشاب مین ہوتا ہے اور یہ مانع بیمہ نہین ہے۔ (۲) وہ صورتین جنمین ایک معتدبہ مقدار آل بیومن کی پیشاب مین ہوتی ہے یہ صورت زیادہ خطرناک ہے بجز ان اشخاص کے جو ایک مدت تک زیر نگرانی رہے ہون زندگی کا بیمہ نہین ہوسکتا۔ (۳) وہ صورتین جن مین انکار نہین ہونا چاہیے صرف پریمیم کے اضافہ کی ضرورت ہے۔
۲۹۵ کثرت شراب خواری کا بیمہ پر کیا اثر ہوتا ہے اور اعتدال استعمال مسکرات سے کیا مراد لیجاتی ہے۔	کثرت شرابخواری جان کو خطرے مین ڈالدیتی ہے اور اعتدال استعمال مسکرات کا مسئلہ بہت نازک ہے کیونکہ حد اعتدال کا قرار دینا نہایت مشکل ہے۔ بعض کا قول ہے کہ کوئی شخص نشے مین نہین ہے جب تک کہ وہ بلا دیوار پکڑے چل پھر سکے۔ بعض کی رای ہے کہ دو اونس سے زیادہ الکحل کا استعمال خلاف اعتدال و مضر ہے۔ اور بعض کی رائے ہے کہ کسی قدر الکحل کا استعمال بھی بے اعتدالی کو پہونچ جاتا ہے اس سے مطلق پرہیز کرنا چاہیے۔ بہرکیف کل واقعات کمپنی پر ظاہر کردینا فرض ہے اور کمپنی کو اختیار ہے کہ بیمہ کرے یا نہ کرے۔
۲۹۶ حالت نشہ کی تعریف کرو۔	انسان نشہ مین اوسوقت ہوتا ہے جب وہ مسلوب الحواس ہوجاوے اور بات کا درست جواب نہ دے سکے اور کسی معاملہ کرنے کی صلاحیت نہ رکھے اور پاؤن اوسکے بیکار ہوجاوین اور اوسکو بدست دیگران اور دست بدست دیگران کرکے لیجانے کی ضرورت پڑے۔
۲۹۷ ایک شخص کو دوسرے کے فائدے کے واسطے بیمہ کرانیکا کیا قاعدہ قرار دیا گیا ہے اور اسکی غرض کیا ہے۔	اس امر کے لیے اُن دونون مین باہمی کوئی ایسا تعلق جو بیمہ کیے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو ہونا چاہیے مثلاً کوئی

شخص اپنی بی بی کی معاش کے واسطے بیمہ کرایا چاہے تو وہ اپنی زندگی کا بیمہ کرائیگا نہ کہ بی بی کی زندگی کا اگر بچون کے واسطے بندوبست کرنا چاہو تو اپنی یا اپنی بی بی کی زندگی کا یا دونون کی زندگی کا بیمہ کرا سکتا ہے - اور اِس قاعدے سے مقصود یہ ہے کہ بیمہ جرائم کا ایک ذریعہ نہ بن جاوے -

باب دوم

۲۹۸ جنون کی تعریف کرو - اور بتلاؤ کہ یہ مرض دماغی ہے یا جسمانی -

جنون وہ حالت ہے جس مین انسان کے قوائے دماغی یا اخلاقی یا حیوانی (ان ایک مین یا کامل مین) خواہ پیدایشی طور پر یا عمر طبعی کے اندر فرق آجائے - اگرچہ یہ مرض عقل کی مجموعی حالت مین خلل انداز ہوتا ہے اور صحتِ دماغی[1] کا مقابل ہے لیکن چونکہ اس سے فی الواقع دماغ مین تغیر پیدا ہو جاتا ہے لہذا یہ ایک مرض جسمانی ہے

۲۹۹ توہمات وتخیلات وتصورات کی تعریف کرو اور تخیلات اور تصورات کا فرق لکھو -

توہمات وہ خلافِ قیاس اعتقادات ہین جو صرف مجنون کے واہمہ مین ہین اور جن کا وجود فی الخارج نہین ہے نہ اونکا بے اصل ہونا دلیل سمجھ مین آسکتا ہے -

تخیلات ایسی اشیاء خارجی کی نسبت خیالات کا جم جانا ہے جنکا فی الحقیقت وجود خارجی نہین ہے - مثلاً کسی خیالی اشکال یا بو کا احساس -

تصورات فی الواقع اور موجود فی الخارج اشیاء کی نسبت غلط خیال کرنا ہے مثلاً کوئی خاص آواز جو واقعی کا زن

[1] فٹ نوٹ - صحتِ دماغی وہ حالت ہے جو انسان مین اپنے فرائض (خواہ وہ مذہبی ہون یا ذاتی یا عام) کے ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے -

سوال	جواب
	مین آتی ہے کچھ اور ہے یا کوئی خاص شخص جو سامنے موجود ہے کوئی اور ہے۔ تخیلات اور تصورات مین فرق یہ ہے کہ غیر موجود شئے کی نسبت خیال کا جم جانا تخیل ہے اور موجود شئے کی نسبت غلط خیال کرنا تصور ہے جیسے اگر کسی آواز کی نسبت تخیل ہو تو وہ آواز بالکل خیالی ہوگی اور اوسکا وجود نہوگا اور اگر آواز کا تصور ہو تو آواز تو موجود ہوتی ہے لیکن اوسکی نسبت غلط تصور بندھ جاتا ہے۔
۳۰۰ وقفۂ صحت سے کیا مراد ہے اور اوسکی مدت کس صورت مین کیا ہوا کرتی ہے۔	وقفۂ صحت سے وہ زمانہ مراد ہے جس مین تھوڑے عرصے کے لیے جنون بالکل اس طرح موقوف ہوجاے کہ مجنون اپنی اصلی حالت مین معلوم ہوتا ہو۔ اور وقفہ کی مدت مختلف صورتون مین مختلف ہوا کرتی ہے اور ہمیشہ وقفہ کے بعد جنون اور پھر وقفہ ہوتا ہے۔
۳۰۱ فاتر العقل کی تعریف کرو اور بتاؤ کہ جنون کی طبی اور قانونی تعریف مین کیا فرق ہے۔	اس لفظ کا اطلاق کل ایسے اشخاص پر ہوتا ہے جنکو خلل دماغ یا کسی قسم کی بلاہت ہو۔ جنون کی طبی اور قانونی تعریف مین یہ فرق ہے کہ طب کی رو سے صرف عقل یا دماغ کا مختل ہونا کافی ہے اور جنون کل اقسام خلل دماغ پر حاوی ہے۔ برعکس اسکے قانوناً یہی ضرور ہے کہ بوجہ اختلال کے مجنون کو اپنے افعال پر حکومت باقی نرہے اور نہ وہ اونکا ذمہ دار رہے۔ قانوناً جنون اوسی قسم خلل دماغ پر حاوی ہے جیسے کہ عین مابعد کے جواب مین لکھی ہے۔ پس جنون ایک عام لفظ ہے۔ اور فتور عقل خاص۔

سوال	جواب
سوال ۲۲ [illegible] جنون کی تعریف کرو [illegible]	یہ [illegible] ایک [illegible] حالت صحت واقعی [illegible] یا [illegible] ضرورت پڑتی ہے یا جس حال [illegible] یا [illegible] خود اوسکو یا [illegible] دیتے ہین۔
سوال ۲۳ مرض جنون کی تشخیص آسان ہے یا دشوار۔	حماقت اور صریح صورتون مین تشخیص آسان ہے لیکن بعض وقت طبیب کو نہایت ہوشیاری سے کام لینا پڑتا ہے گو یہ مرض دبے پانون آتا ہے لیکن عموماً شروع ہونے سے پہلے عادات معلوم ہوتی ہے اور اسکی ابتدا کو اکثر طبیب مریض یا دیگر اشخاص سے پہلے تشخیص کرسکتا ہے اور بہت کم کوئی اچھا خاصہ آدمی دفعتہً دیوانہ ہوتا ہے۔ تشخیص کے لیے ضرور ہے کہ مریض کی حالت صحت کی عادات وافعال کا نہایت باریکی اور احتیاط سے حالتِ مرض کے عادات وافعال سے مقابلہ کیا جاوے۔
سوال ۲۴ جنون کی علامات بیان کرو۔	حرارتِ مزاج۔ زود رنجی۔ زود برافروختگی۔ زیادہ گوئی ابتدائی علامات ہین۔ بعض اوقات مریض کو کسی چیز پر خیال جمانا یا کسی امر پر غور کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مریض کے افعال بالکل خلافِ طبیعت ہوتے ہین اور وہ اپنے فرایض بلا وجہ ترک کرتا ہے۔ اگر کوئی کام کرتا بھی ہے تو خیالات بٹے رہتے ہین لباس مین بے پروائی اور مزاج مین کثافت آجاتی ہے۔ نیند کا کم ہونا اور مریض کا رات کو اٹھکر پھرنا بھی ممکن ہے۔ مریض کو بعض وقت غیر معمولی یاس اور بعض وقت غیر معمولی خوشی ہوتی ہے اور وہ تنہائی پسند کرتا ہے اور اپنے دوست احباب

سوال	جواب
	علیحدہ اور بدگمان ہوجاتا ہے اسکے بعد توہمات، تخیلات اور تصورات شروع ہوتے ہین حافظہ ضعیف اور گفتگو مین تکرار۔ اکثر کفر کے خیالات، اور پریشان خواب بعض اوقات طبیعت مین ایسے انتہا پریشانی و کاہلی بلکہ موت کی خواہش ہوتی ہے۔ مریض سمجھتا ہے کہ [illegible] نادرست ہے لیکن علاج کی خواہش نہین ہوتی
۳۰۵ ایسے شخص مین جسکو عقل سے بیگانگی ہونیوالی ہے کیا علامات پائے جاتے ہین۔	ایسے شخص کی نیند بےآرام ہوتی ہے۔ اور وہ نیند مین سے چونک پڑتا ہے۔ اوسکو خواب پریشان نظر آتے ہین۔ اکثر قبض کی شکایت کبھی درد سر غثیان و قے۔ عزیزون سے سخت نفرت۔ بعض وقت میلان خودکشی یا قتل۔ بعض اشخاص حالت بیداری مین خواب دیکھا کرتے ہین۔ اور انکو اشیاء خارجی کا احساس نہین ہوتا۔ ان ابتدائی علامات کے ساتھ کاہلی بھی ہوتی ہے اور اکثر حرارت زیادہ۔ کبھی قوت تکلم مین فرق ہوجاتا ہے۔ بعض وقت بچون کا سا مزاج اور دفعتہً سرور پیدا ہوتا ہے۔ غرضکہ اوس شخص کی عادات و مزاج مین بتدریج یا دفعتہً ایک تغیر پیدا ہوجاتا ہے جو اصلی حالت سے بالکل خلاف ہے۔ اور یہ علامات آہستہ آہستہ نمود ہوتی ہین اور ابتدا مین جگر اکثر ماؤف ہوجاتا ہے۔
۳۰۶ جنون اور کجروی مین کیا فرق ہے۔	ان دونون مین حسب مندرجہ تحت فرق ہے۔ کجروی ایک طبعی چیز ہے اور اکتساب سے حاصل نہین ہوسکتی اور کجرو اپنے طبعی خاصہ کو جانتا اور سمجھتا ہے۔

سلہ فٹ نوٹ۔ ان علامات کے زمانہ قیام اور شدت مین فرق ہوا کرتا ہے بعض وقت یہ چھپے ہوئے ہوتے ہین اور جنون دفعتہً شروع ہوجاتا ہے۔

بخلاف اسکے جنون طبعی چیز ہے نہ مجنون اپنے جنون کا معترف ہوتا ہے۔ پھر جو بے دلیلی ہے تو اوسکے مزاج مین تیزی حس پیدا ہوتا اور اگر ہمیشہ کا بے پروا ہے تو اپنے کو کوشش سے مثل اورون کے بنا سکتا ہے لیکن مجنون بالکل معذور ہے اور اوسکی وہ قوت فاعلہ جو صحت دماغ کی علامت ہے سلب ہوجاتی ہے اور شخص کی اوسکے مزاج اور طبیعت اور افعال مین فوری تغیر عجب نہین لیکن مجنون مین مرض کی خبر ہے۔

۳۰۷ کن علامات کے ذریعے سے مجنون حقیقی اور مجنون مصنوعی مین امتیاز ہوسکتا ہے اور کون لوگ مجنون بن جاتے اور اُسکے کیا اسباب ہین۔

سوال ثانی

جنون مصنوعی کی کن علامات کے ذریعے سے تشخیص کی جا سکتی ہے۔

ذیل[1] کے لکھے ہوئے علامات سے ایک دوسرے مین فرق کیا جا سکتا ہے۔

اکثر مجنون مصنوعی علامات جنون کو نہایت شدت سے ظاہر کرتا ہے اور اوسکو کسی قسم کی بیماری نہین ہوتی اور اوسمین اصلی مجنون کی سی خاص قسم کی زیادہ گوئی بےچینی نہین ہوتی۔ لیکن مجانین اکثر دل کی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین اصلی جنون شاذ دفعتہً شروع ہوتا ہے اور مصنوعی ہمیشہ دفعتہً اور بلا ابتدائی علامات کے۔ عموماً مجنون مصنوعی کا جنون اور بکنا بالکل بے معنی ہوتا ہے لیکن اصلی مجنون کی بات سمجھ مین آتی ہے۔ اکثر مصنوعی مجنون مین ولولہ کم ہوتا ہے اور وہ اپنے افعال سے واقف ہوتا ہے لیکن اصلی مجنون اپنے جنون کا معترف

[1] فٹ نوٹ۔ جنون مصنوعی کی تشخیص مین بڑی احتیاط چاہیے اور ان سوالات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا مریض پر کوئی غیر معمولی فکر یا مصیبت پڑ گئی جس نے ایک تندرست شخص کو دفعتہً دیوانہ بنا دیا۔ آیا مریض کو مجنون بن جانے سے کوئی خاص فائدہ ہے۔

سوال	جواب
	جدا کرتے ہیں زیادہ تر حسب رسم سزا سے بچنے یا تخفیفِ سزا کے لیے جنون بتاتے ہیں۔
۳۰۸ اقسام اسباب جنون بالتفصیل بیان کرو۔	اسباب جنون دو قسم کے ہیں (۱) روحانی (۲) جسمانی اسباب روحانی یہ ہیں۔ غم اور فاقگی مصائب۔ عزیزوں کا مرجانا۔ زمانے کی نا موافقت۔ خاصکر روپیہ کی تنگی۔ فکر و تردد۔ کام کی کثرت۔ کاروبار کی مصیبتیں۔ مذہبی جوش و فکر۔ عشق کے معاملات میں ناکامی۔ عورت کی عزت کا جانا۔ خوف و اسمعالی صدمہ۔ بدچلنی اور بدافعالی۔ پولیٹکل اسباب کی وجہ سے روحانی تکلیف۔ اسباب جسمانی یہ ہیں۔ الکحل و مسکرات کا کثرت استعمال کبھی جنون کا ہونا اور دیگر امراض جسمانی۔ اتفاقی چوٹیں۔ امراض شہوانی۔ امراض رحم و طمث و رضاعت۔ امراض متعلق بیضہ گاہ۔ امراض سر و نخاع۔ مرگی۔ تپ اور امراض حماوی۔ بعض قسم کے پیدائشی نقصانات۔ امراض متعلق کبر سن و بلوغ۔ فاقہ کشی۔ اکثر صورتوں میں پہلے سے جنون کی طرف رجحانِ طبیعت پایا گیا اور بعض صورتوں میں کوئی خاص سبب نہیں پایا گیا[1]۔
۳۰۹ جنون کی اقسام اور ہر ایک قسم کا نتیجۂ علاج (یعنی کون قسم علاج پذیر اور کون لاعلاج ہے) بیان کرو۔	مندرجہ ذیل مسلّمہ قسمیں جنون کی ہیں[2] (۱) ہائپوکانڈریا یہ مالیخولیا کی وہ قسم ہے جس میں مریض کو بڑی مایوسی ہوتی ہے (۲) دیوانگی (۳) مالیخولیا (۴) اختلال عقل (۵) بلاہت (۶) جبلّی کم عقلی (۷) مجانین کا فالج

[1] فٹ نوٹ۔ ان اسباب مندرجہ بالا میں سے اکثر صورتوں میں ایک ہی سبب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں دو یا زیادہ اسباب ہوتے ہیں۔

[2] فٹ نوٹ۔ علاوہ اسکے بعض وقت شش کے سل کے اخیر میں دیوانگی ہو جاتی ہے اور بعض وقت سر پر چوٹ لگنے سے بھی دیوانگی یا اختلالِ عقل ہو جاتا ہے اور بعض وقت امعا کے کیڑوں اور امراض شہوانی اور امراض دل و امعا و جگر و رحم وغیرہ سے بھی جنون ہو جاتا ہے۔

(۸) نہ پختگی کا جنون۔ (۹) بلوغ کا جنون (۱۰) پیری کا جنون (۱۱) کلائی میاکیرک جنون یعنی جنون مختص الوقت (۱۲) سمیات کا جنون (۱۳) الکحل کا جنون (۱۴) افیم کے استعمال کا جنون (۱۵) نقرس یا وجع مفاصل کا جنون (۱۶) اور اور امراض کی وجہ سے جنون (۱۷) مرگی کا جنون (۱۸) دماغی امراض اور تغیرات مادۂ دماغی کی وجہ سے جنون۔

عموماً مندرجۂ بالا اقسام کا نتیجۂ علاج حسب ذیل ظاہر ہوتا ہے۔

ہائپوکانڈریاسس۔ علاج پذیر ہے جبلی بلاہت اور مجانین[1] کا فالج اور وہ اختلال عقل جو پیری یا دماغی مرض کی وجہ سے یا جو مرض مالیخولیا یا دیوانگی یا خاص دیوانگی کے بعد ہوتا ہے لا علاج ہے لیکن وہ اختلال عقل جو آتشکی مادے کی وجہ سے ہوتا ہے کبھی کبھی اچھا ہو جاتا ہے۔ اور ابتدائی اختلال عقل جو جوانی یا جدید مرض جسمانی یا بخار کی وجہ سے اور جو زچگی کے بعد ہوتا ہے بہت زیادہ علاج پذیر ہے۔ دیوانگی سے زیادہ اور خاص دیوانگی سب سے کم علاج پذیر ہے اوس جنون میں جو دفعتہً ہو جاوے امید صحت زیادہ اور اوس میں جو مدتوں کا ہوا اور دوا سے فائدہ نہوا ہو اور جنون مختص الوقت میں امید صحت کم ہے اور جو دیوانگی اور مالیخولیا کے بعد دیگرے ہوں تو شفا مشکوک ہے اور وہ مالیخولیا جس میں مریض پر ایک وہم سوار ہو جاوے

[1] نوٹ۔ اس مرض میں مریض عموماً تیسرے سال اور زیادہ تر پہلے ہی سال مرجاتا ہے لیکن ہر قسم کے جنون میں نجات کا دارومدار مریض کی صحت جسمانی پر موقوف ہے۔

	اوسکو قتل کی طرف مائل کرے یا سبب مجنون ہونے کے تمام خواہش جنون ہو تو یہ مرض ہمیشہ کم قابل علاج ہوا کرتا ہے مگر کثرت جماع یا جلق لگانے سے جو جنون ہوتا ہے وہ کم علاج پذیر رہتا ہے۔ وہ جنون جو حالت زچگی میں جسمانی کی وجہ سے یا زچگی یا دودھ کے ساتھ ہو اور کم عمر اشخاص کا جنون اور بلوغ کا جنون اگر مرض موروثی یا علامات شدید نہون تو علاج پذیر ہے۔
۱۵۔ ہائپوکانڈریاسس کے علامات بیان کرو۔	ہائپوکانڈریاسس یا میلنخولیا کی وہ قسم ہے جس مین مریض کو بڑی مایوسی ہوتی ہے اسمین کسی مرض کا خیال بندھ جاتا ہے اور ہر وقت مریض اوسی کے سوچ مین رہتا ہے اوسکو اکثر اوقات کوئی اصلی بیماری بھی ہوتی ہے اور اوسکی تمام ناامیدی اور توہمات اس ہی بیماری کے متعلق ہوتے ہین اور وہ ہر علامت کو نہایت غور سے دیکھا کرتا ہے اور وہم یہ ہوتا ہے کہ مین کسی شدید مرض مین مبتلا ہون۔ اگر اُسے طب کی کتابین میسر ہین اور پڑھ سکتا ہے تو اونکو پڑھتا اور ہر مرض کے علامات کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ اکثر مریض مغموم رہتا ہے اور خود غرض و متلون المزاج ہوجاتا ہے اور کام بالکل چھوڑ دیتا ہے اگر مقدرت ہے تو بار بار طبیب بدلتا اور ہر طبیب سے نیا مرض بیان کرتا ہے اوسکو بعض وقت توہمات کی شدت اور جنون ہوجاتا ہے اور عموماً بجز اوس مرض کے دیگر امور کے متعلق

سلہ فٹ نوٹ۔ یہ مرض اوسط اور آخر عمر مین ہوتا ہے اور اسکی تشخیص آسان اور یہ علاج پذیر ہے۔ اسمین توہمات کا ہونا اور قوت استدلالیہ مین فرق آنا ضرور نہین ہے۔

درست استدلال کرسکتا ہے۔

۱۱۳ مینیا یعنی دیوانگی کسکو کہتے ہین اور اسکے اور مالیخولیا کے توہمات وتصورات مین کیا فرق ہے۔

دیوانگی[1] وہ مرض ہے جس مین اختلال دماغ کے ساتھ ہی سخت غصہ اور جوش اور ہذیان پیدا ہوتا ہے اور بے سروپا یک اور ہیجان (وعضلات مین شدت سے حرکت ہوتی ہے) قوت استدلالیہ سلب ہو جاتی ہے اور خیالات بکثرت اور بہکے ہوئے اور جلد جلد ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہو جاتے ہین اور مریض ایک مضمون کے متعلق گفتگو نہین کرسکتا ہے۔ مریض مین جوش وخروش اور طبیعت شرک کی مائل ہوتی ہے بشرہ ایک خاص وضع کا کہ جو ایک مرتبہ کے دیکھنے سے کبھی نہین بھولتا نیند[2] جاتی رہتی ہے اور مریض آٹھ آٹھ روز سے زیادہ رات دن بکتا رہتا ہے اور نہین تھکتا۔ دیوانگی مین عجیب بات یہ ہے کہ روحانی اور جسمانی دونون قسم کا ہیجان ہوتا ہے اور مریض کی حرکات مین ہر وقت تغیر ہوتا رہتا ہے کبھی تو وہ بدمزاج اور غضبناک وخطرناک ومغرور اور خوش ومحظوظ ہرزہ گو شہوت پرست ہے اور کبھی خودکشی اور قتل پر آمادہ اور کبھی بالکل بے ضرر و چپ چاپ اور گالیان یا فحش بکتا اور توبہ کرتا اور ہاتھ جوڑتا ہے۔ بعض مریض خس وخاشاک لاکر ایک دفعہ جمع کرتے ہین اور پھر ہوا مین اڑا دیتے ہین اور بعض علانیہ حلق لگاتے ہین اور اسمین توہمات وتخیلات و تصورات عام ہین اور اسکا اثر مریض کے افعال وگفتگو

[1] فٹ نوٹ۔ عموماً اسکی ابتدا بلا اطلاع شروع ہوتی ہے اور پہلے مریض کو سستی ہوتی ہے اور وہ چند روز مین بے چین ہو جاتا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پڑا پھرتا ہے اسکے بعد صرع کے علامات شروع ہو جاتے ہین۔

[2] فٹ نوٹ۔ یہ اصلی دیوانگی کی ایک بڑی علامت ہے جو مصنوعی مین نہین ہوتی۔

سوال	جواب
	پر پڑتا ہے لیکن یہ ہمیشہ بدلتے رہتے ہین اور دوبارہ عود نہین کرتے اور اسکے ادر مالیخولیا اور خاص دیوانگی کے تصورات مین یہی فرق ہے -
۳۱۲ دیوانگی کی علامات مین اور ڈلیریم ٹریمنس اور می ننگ گائی ٹس کے علامات مین کیا فرق ہے -	مابین دیوانگی اور ڈلیریم ٹریمنس کی علامات کے یہ فرق ہے کہ (۱) ڈلیریم ٹریمنس مین ایک اعصابی رعشہ ہوتا ہے جو دیوانگی مین نہین ہوتا - اور (۲) ڈلیریم ٹریمنس کے توہمات و تخیلات ڈرناک ہوتے ہین - (۳) ڈلیریم ٹریمنس مین مریض کو یہ وہم ہوتا ہے کہ انواع و اقسام کے جانور اُسکے اطراف ہین یا بھوت پلید یا اوسکے دوست و احباب اوسکا پیچھا کر رہے ہین دیوانگی مین اس قسم کا وہم نہین ہوتا - (۴) اسمین مریض کبھی کام کرنے کی طرف بھی مائل ہوتا ہے - مے ننگ گائی ٹس اور دیوانگی مین فرق حسب ذیل ہے (۱) مے ننگ گائی ٹس مین زور و شور اور ہیجان تھوڑی ہی دیر کے لیے ہوتی ہے بخلاف اسکے مجنون دنون بکتا رہتا ہے (۲) می ننگ گائی ٹس کے ہذیان مین زور شور نہین ہوتا بلکہ مریض دبی آواز سے بڑبڑایا کرتا ہے (۳) می ننگ گائی ٹس کے مریض مین بیہوشی سے بیدار کیے جانے کی صلاحیت نہین ہوتی (۴) اوائل مرض مین بخار ہوتا ہے - بعض وقت درد سر قشعریرہ اور صدمے بھی ہوتے ہین -
۳۱۳ مالیخولیا کے علامات کیا ہین -	مالیخولیا جنون کی وہ قسم ہے جسمین طبیعت مغموم رہتی ہو کر خودکشی کی طرف رجحان ہوتا ہے اور مریض دنون خودکشی کی تدابیر سوچا کرتا ہے مریض کے خیالات پست اور ہر وقت مصیبت کا تصور اوسکے سامنے

اور ہر شے سے طبیعت کو رنج ہوتا ہے۔ کھانے پینے چلنے پھرنے کو مطلق جی نہیں چاہتا۔ توہمات اور تخیلات بگڑی ہوئی شکلیں رہتی ہیں مریض کو ہر ایک شے کی صورت بالکل مغموم اور ہر حیثیت سے مایوسی زدہ ہوتی ہے۔ مریض یا ہر وقت آنکھیں نیچے کیے ہوئے گوشوں میں پڑا رہتا اور ملاقات سے بھاگتا ہے اور کبھی خاموش یا کم سخن ہو جاتا اور کبھی غم کی داستان سناتا ہے۔ اس مرض کی بحرانی ایک خاص قسم کی ہوتی ہے یعنی مریض یا بستر پر جاتا اور چادر اوڑھ کر سو جاتا ہے لیکن جاگتا رہتا ہے۔ مریض کی صحت میں فرق آ جاتا اور ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور جسم میں لاغری و خون کی کمی ہوتی ہے۔

۳۱۴ مالیخولیا اور جنون مالیخولیا میں کیا فرق ہے۔

اوائل میں مالیخولیا دیوانگی کے مثل ہے لیکن مرض مالیخولیا کے اشکال بالکل اختلال عقل کے مانند ہیں۔ مالیخولیا اور دیوانگی دونوں میں دماغ کام دیتا رہتا ہے اور مخیلہ اقسام کے اشکال ذہن کے سامنے لاتا ہے لیکن اختلال عقل میں قوائے دماغی یا تو بالکل سلب ہو جاتے ہیں یا ان میں اختلاط آ جاتا ہے۔

۳۱۵ اختلال عقل کیا ہے اور اسکی پیدائش کے اسباب کیا ہیں اور اختلال اور بلاہت میں کیا فرق ہے۔

اختلال[1] عقل ایک مرض دماغی ہے کہ بڑھاپا یا اور امراض کی وجہ سے قوائے دماغی بالکل سلب یا مختلط ہو جاتے ہیں۔ ذہن میں ضعف اور حافظہ میں فرق آ جاتا ہے خیالات بے ترتیب اور بہکے ہوئے ہوتے ہیں مریض کو وقت مقام مقدار اقسام و خواص اشیا کا ادراک باقی نہیں رہتا۔ یہ مرض عموماً کسی قسم کے جنون کے بعد اور اکثر کسی شدید صدمے کے بعد ہوتا ہے اور ابتدائی طور پر

[1] فٹ نوٹ۔ صاف صریح صورتوں میں تشخیص آسان ہے اور شفا کا ہونا یا نہ ہونا اسبابِ مرض پر موقوف ہے بعض وقت شفا ہوتی بھی ہے۔

(۱۰) استقاط حمل شدہ بچہ سے بچہ کُشی سے جرم کی سزا ان کو سے بینہ سے کس امر کا ثابت ہونا ضرور ہے۔

پرچہ دوم روز چہارم امتحان وکالت درجہ سوم بابت سنہ [illegible]

مرتبہ مولوی معین الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ

(۱۱) کھلے ہوئے زخم جو موت کے بعد لگائے گئے ہوں اونکے اور جو حالت زندگی میں لگائے گئے ہوں اُنکے کیا علامات ہیں۔

(۱۲) اگر شخص متضرر کے اثناء علاج میں طبیب کو کسی عمل جراحی کی ضرورت معلوم ہو اور مریض اُس عمل کے صدمہ سے مرجائے تو کس حالت میں ضرر جسمانی اور کس حالت میں عمل جراحی ہلاکت کا باعث سمجھا جائے گا۔

سوالات امتحان وکالت درجہ سوم روز چہارم پرچہ دوم بابت سنہ ۱۹۰۴ء

مرتبہ مولوی سید عزیز حسن صاحب وکیل
ہائی کورٹ

(۱۳) اصطلاحات ذیل کی تعریف بیان کرو۔
میڈیکل جیورس پروڈنس۔ زہر

(۱۴) اقسام سمیات اور اقسام جنون بیان کرو۔

(۱۵) شہادت قرینہ کن کن امور پر مشتمل ہے۔

سوالات مرتبۂ مولوی محمد انور خانصاحب اول تعلقدار رکن مجلس امتحان کوتوالی

بابت ۱۳۰۴ ف

(۱۶) اس امر کی صراحت کیجیے کہ زخمون مین کن امور کی تنقیح چاہیے - اور خودکشی کے زخم علی العموم کس طرح کے ہوتے ہین -

(۱۷) مقدمات خودکشی مین لاش کا معائنہ کرتے وقت کن امور کا قلمبند کرنا ضرور ہے -

(۱۸) لاش سڑنے کے مدارج کیا ہین اور کس قدر زمانہ موت کا استنباط ہو سکتا ہے -

(۱۹) پھانسی سے ہلاکت واقع ہوئی ہو تو اوسکی شناخت کن امور سے ہوتی ہے -

(۲۰) اقسام سمیات اور سنکھیا کے علامات بیان فرمائیے -

سمجھ اور قوت استدلالیہ ہوتی ہے اور تعلیم کے ذریعے سے وہ اپنے خیالات کو بذریعۂ اشارات ظاہر کرسکتا ہے لیکن قوتِ تکلم ہمیشہ ناکامل ہوتی ہے - اور یہ علامات اوس عمر سے شروع ہوتے ہین جبکہ قوائے دماغی مین نشو و نما ہین ہوا ہے -

(۲) مجہول و مضطرب دو قسمین ہین - مجہول - اِنکے جسم بے ڈول اور ٹیڑھے چہرے بدہیئت ہونٹھ موٹے اور اولٹے ہوئے دانت ناہموار اور کرم خوردہ - کان بڑے اور بدصورت اور سر اکثر بڑے ہوتے ہین طبیعت مغموم بعض اوقات آشفتہ و خطرناک ہوتی ہے - (۲) مضطرب یہ تیز اور بے چین اور ہنستے روتے اور اشارات کرتے ہوئے دوڑتے پھرتے ہین - کبھی کبھی ان مین غصے کا ہیجان ہوتا ہے اور اکثر یہ حملہ کرتے ہین اور یہ چھوٹے و سڈول ہوتے ہین -

۳۱۹ سفاہت کسکو کہتے ہین اور سفاہت اور بلاہت مین کیا فرق ہے اور سفہا مین کیا علامات ہوتی ہین -

سفاہت بھی ایک خفیف قسم بلاہت کی ہے جسکا ظہور طفولیت مین ہوتا ہے اور قوائے دماغی آخر تک بلا نشو و نما رہتے ہین - بعض اشکال مین ان دونون مین امتیاز کرنا مشکل ہے لیکن بعد تعلیم کے فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ ابلہ بمشکل تعلیم پذیر ہوتا ہے - لیکن سفیہ[۱] ادنٰے درجے کی تعلیم حاصل کرلیتا ہے بقول ڈاکٹر گالی فرق صرف اسقدر ہی کہ ابلہ مین قوتِ تکلم نہین ہوتی اور سفیہ مین ہوتی ہے - اکثر سفہا مین قوتِ دماغی اور اخلاقی دونون کم ہوتی ہین لیکن ان مین ایک مستثنیٰ گروہ ہے جس مین اخلاقی بے تمیزی

[۱] فٹ نوٹ - گو سفہا تعلیم کے ذریعے سے معمولی لکھنا پڑھنا سیکھ لیتے ہین اور بعض علم موسیقی اور فن نقشہ نویسی و دستکاری مین بھی ماہر ہوجاتے ہین لیکن وہ اپنے علم و دستکاری سے پورا فائدہ نہین اوٹھا سکتے -

نہین پائی جاتی اور ایک بڑا گروہ ہے جسکی حالت دماغی اعلےٰ درجے کی ہوتی ہے مگر روزمرہ کاروبار دنیاوی سے مطلق بہرہ نہین ہوتا - علی العموم تو سنہا بے پروا نافل اور آوارہ ہوتے ہین اور اون مین دیرتک ذہن کو کسی ایک چیز پر قائم کرنے کی صلاحیت نہین ہوتی - بعض متلون المزاج بعض مخنتی اور صفایط اور بعض سواے سخت مزدوری کے اور کام نہین کرسکتے اور بعض دوسرون کی مدد و صلاح سے انتظام جائداد اور اپنی معلومات تک ظاہر کرسکتے ہین اور بعض کاہل الوجود و شراب خوار و بدمعاش ہوجاتے اور پیشہ گدائی اختیار کرتے ہین اور بعض خفیف اشتعال سے غضب مین آجاتے اور بلا سبب جرائم سنگین کے مرتکب ہوجاتے ہین -

۳۳۰ سفاہت کے کئے اقسام ہین اور علم میڈیکل یورس پروڈنس کو زیادہ تر اون مین سے کس قسم سے تعلق ہے اور کیا سفیہ اخلاقی کی نسبت قانوناً خلل دماغ کا اطلاق ہوسکتا ہے یا نہین جواب کے وجوہ بھی چاہیین -

مثل دیوانگی کے سفاہت کی بھی عقلی و اخلاقی اور عام تین قسمین ہین اور اس علم کو زیادہ تر اس سفاہت سے تعلق ہے جس مین عقل و اخلاق اور کاروبار دنیاوی کی انجام دہی کی صلاحیت مین فرق آجاوے - سفیہ اخلاقی کی نسبت قانوناً خلل دماغ کا اطلاق نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اوسکے عقل و ہوش بجا رہتے ہین اور وہ کسی قسم کے توہمات مین مبتلا نہین ہوتا -

۳۳۱ بیان کرو - (۱) فالج مجانین کیا ہے اور (۲) یہ کب پیدا ہوتا اور کب تک رہتا ہے اور (۳) اسکا باعث اور علامات کیا ہین اور (۴) اسکے توہمات کس قسم کے ہوتے ہین -

(۱) مجانین کا فالج ایک دماغی بیماری ہے - (۲) یہ بعض اقسام جنون خصوصاً دیوانگی کے بعد ہوتا ہے لیکن خود بخود بھی ہوجاتا ہے اور تین سال سے زیادہ نہین رہتا - (۳) اسکا باعث شاید دماغ کے

سوال	جواب
۳۴۳ سوداوی جنون کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے اور اسکے علامات کیا ہین۔	عموماً اسکی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ مریض کی بھوک جیتا تا عدم ہوجاتی اور عام ضعف اور خون کی کمی ہوتی ہے۔ اس مرض مین طبیعت مین نہایت جوش و خروش ہوتا اور خواہش مجامعت حد سے بڑھجاتی ہے اور نقصان رسانی اور تخریب کی طرف میلان ہوتا ہے۔
۳۴۴ جنون مختص الوقت کس عمر مین اور کس قسم کا ہوتا ہے اور اُسکے اسباب و علامات کیا ہین۔	یہ جنون مردون مین پچپن و ساٹھ اور عورتون مین چالیس و پچاس سال کے ما بین مالیخولیا کی قسم سے ہوتا ہے اور بیجے خرابی یا آئندہ مصیبت کے خوف یا مذہبی یاس یا تخیلات سے اِسکی ابتدا ہوتی ہے اِس مرض مین غذا سے نفرت اور طبیعت خودکشی کی طرف مائل اور بے انتہا لاغری اور خون کی کمی ہوتی ہے۔ اگر جوش و خروش ہو بھی تو تھوڑی دیر رہتا ہے۔
۳۴۵ جنونِ پیری کیا ہے اور یہ کن اشخاص کو ہوتا ہے اور اِسکے علامات کیا ہین اور یہ مجانین کے فالج کے مماثل کب ہو جاتا ہے۔	یہ ایک قسم کا اختلال عقل ہے اور ایسے اشخاص کو ہوتا ہے جن کی تمام عمر پوری صحت کے ساتھ بسر ہوئی ہے لیکن وہ پیری مین رہگئے ہین۔ حافظہ کا جاتا رہنا اور طبیعت مین جوش و مہمل خیالات اِسکے علامات ہین مریض ہر بات پر اڑ پڑنے لگتا ہے اور اوسکو بتدریج اختلالِ عقل ہو جاتا ہے۔ اخیر مدارج مین یہ مرض بلحاظ علامات جسمانی و روحانی کے فالج مجانین کے مماثل[1] ہو جاتا ہے۔ بعض وقت اعصاب پر جلد اثر پڑتا ہے اور اُسیوقت اوسکے مماثل ہو جاتا ہے۔

[1] فٹ نوٹ۔ تشخیص اِس امر پر منحصر ہے کہ آیا پہلے عام فالج ہوا تھا یا نہین۔

سوال	جواب
۳۲۶ الکحل کے جنون کی اقسام اور ہر ایک کی علامات بیان کرو	اسکی اقسام[1] یہ ہین یعنی (۱) ڈلیریم ٹریمنس (۲) طبیعت مین اوداسی اور آوازکے تخیلات کا پیدا ہونا۔ (۳) تدریجی اختلال عقل مع فالج۔ (۴) ڈیسومینیا یعنی پینے کا جنون۔ (۱) ڈلیریم ٹریمنس کی علامات بجواب سوال نمبر (۳۱۰) لکھے گئے ہین۔ (۲) کثرت استعمال سے اکثر طبیعت مین اوداسی اور آوازکے تخیلات پیدا ہوتے ہین اور توہمات مثل ڈلیریم ٹریمنس کے ہوتے ہین۔ اکثر ایسی حالت مین مریض قتل عمد یا خودکشی کا مرتکب ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی دیوانگی یا مالیخولیا ہوجاتا ہے۔ (۳) یہ مرض اکثر اون عورات کو ہوتا ہے جو خفیہ پینے کی عادی ہین اسکے علامات فالج مجانین کے علامات سے بالکل ملتے ہین۔ (۴) اس مرض مین ہروقت پینے کی خواہش ہوتی ہے اور جب تک زیادہ مقدار مین نہ پی جاوے یہ آگ نہین بجھتی۔ کاہلیان ہین۔ جھوٹ بولنا۔ دغابازی تخفیف الحجلی کا اس مرض کے لوازمات سے ہین۔ مریض کی حالت بالکل مجانین کی سی ہوتی ہے لیکن قانون مجنون نہین قرار دیتا اور مریض اپنے افعال کا جوابدار ہوتا ہے۔
۳۲۷ وہ جنون جو نقرس اور وجع مفاصل کے مادے سے پیدا ہوتا ہے کب تک رہتا ہے۔	اس قسم کی دیوانگی تین ہفتے سے زیادہ نہین رہتی۔

[1] فٹ نوٹ ۔ اشکال جنون کی ایک معتدبہ تعداد (۱۳ فیصدی) کثرت استعمال الکحل سے واقع ہوتی ہے۔

سوال	جواب
۳۲۸ سیسہ[1] کی زہرخورانی سے کیا کیا امراض پیدا ہوسکتے ہین ۔	اس سے دیوانگی یا اختلالِ عقل پیدا ہوسکتا ہے اور مرگی اور مرگی کے نتایج بھی ہوجاتے ہین ۔
۳۲۹ مرگی کن اشخاص کو ہوتی ہے اگر بچون کو ہو تو ان پر کیا اثر ہوتا ہے اور دورے کے بعد مریض کی کیا حالت ہوتی ہے اور اوسپر بار بار دوردان کا کیا اثر ہوتا ہے	جن اشخاص کے اعصاب ماؤف ہین اونھین کو مرگی ہوتی ہے ۔ اور بچونکو ہو تو وہ سفیہ یا ابلہ ہوجاتے ہین ۔ دورے سے پہلے تخیلات اور ہر ایک دورے کے بعد ممکن ہے کہ بیخودی کی حالت ہو جسمین مریض بعض وقت چلتے پھرتے اور مثل معمول مسمریزم کے افعال کرتے ہین اور بعض وقت دورے کے بعد طبیعت مین سخت جوش پیدا ہوتا ہے اور مریض شدید جرائم کا مرتکب ہوجاتا ہے ۔ اور کبھی بجاے دورے کے مرض دماغی ہوجاتا ہے ایسی صورت مین مریض کسی کام کو کرتے کرتے بلا ارادہ اور حالت بیخودی مین اور قسم کے حرکات کرنے لگتا ہے اسکا دورہ بھی مثل مرگی کے صدمے کے ہوتا ہے ۔
۳۳۰ کیا بخار کے بعد ضعفِ دماغ کا پیدا ہونا ممکن ہے ۔	بخار کے بعد بھی اکثر اوقات ضعفِ[2] دماغ پیدا ہوجاتا ہے اور حافظہ جاتا رہتا ہے اور کبھی جوش بھی ہوتا ہے ۔ نازک طبع اشخاص مین حقیقت سی دیوانگی کا ہونا بھی ممکن ہے ۔
۳۳۱ اگر دھوپ کی وجہ سے جنون ہو تو کس قسم کا ہوتا ہے اور اسمین اور بخار کے اور نیومونیا کے سرسام و تخیلات سماعت و بصارت مین کیا فرق ہے ۔	دھوپ کی وجہ سے جنون ہو تو دیوانگی کی صورت مین ہوتا ہے اور بعد از اختلالِ عقل ہوجاتا ہے اس صورت مین امید شفا کم ہے ۔ دھوپ کے جنون مین اور بخار و نیومونیا کے سرسام و تخیلات مین یہ فرق ہے کہ یہ سرسام محض چند روزہ ہوتا ہے اور بہت جلد اچھا ہوجاتا ہے اور فی الواقع

[1] فٹ نوٹ ۔ اِس زہر کے تمام علامات قالج مجانین کے مماثل ہوتے ہین ۱۲

[2] فٹ نوٹ ۔ اکثر یہ ضعف ٹائی فائڈ کے بعد ہوا کرتا ہے ۔

ایک ہذیان [illegible] جو اوس مریض کی خیالات [illegible]

۳۴۲ - ۔ نوشتہ خیالی یعنی فاسد دیوانگی کے کیا معنی ہیں اور ایسے مریضوں کی کیا حالت ہوتی ہے۔

یہ بھی ایک قسم جنون کی ہے جو ایک ہی خیال کے [illegible] ہوتا ہے مریض کو ایک خاص قسم کا وہم ہوتا ہے [illegible] اور اوسکی بنا پر [illegible] عمل کرتا ہے [illegible] اوسکی [illegible] [illegible] مریض [illegible] آنکھوں میں [illegible] ایسے وقت [illegible] ہوتا ہے۔

باب سوم

۳۴۳ - کیا عذر جنون سزا سے برات حاصل کرنے کے لیے کارآمد ہو سکتا ہے اور کیا مختصر اقسام جنون سے کسی جنون کا ہونا عذر ہو سکتا ہے یا نہیں ہر صورت میں جواب مع وجوہ ہونا چاہیئے

یہ عذر ہے اور اسکے اثبات پر کارآمد ہو سکتا ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم فتور عقل کی وجہ سے اپنے فعل کی ماہیت نہ جان سکتا تھا اگر جانتا تھا تو نہ جانتا تھا کہ وہ برا یا خلاف قانون ہے۔ محض کسی جنون کا ہونا کافی عذر نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہونا چاہیئے کہ ملزم کو ایسا فتور عقل تھا جسکی وجہ سے وہ اپنے فعل کی حقیقت کے سمجھنے سے معذور تھا کیونکہ بہتیرے اقسام جنون کے ایسے ہیں کہ جس مین اس درجہ فتور عقل نہیں ہوتا کہ مریض حق و باطل مین امتیاز نکر سکے مثلاً خاص دیوانگی۔

۳۴۴ - کن صورتوں مین فتور عقل ملزم کو بری کرتا ہے

اشکال ذیل مین۔ (۱) ارتکاب جرم کے وقت

سلہ فٹ نوٹ۔ بعض وقت اسی وجہ سے تشخیص نہایت دشوار ہوتی ہے۔

فتورِ عقل کا ہونا - (۲) عدالت میں جوابدہی کے وقت فتورِ عقل کا ہونا -	
بلحاظ ذمہ داری نتائج جرائم مجنون کو اوسی حالت میں سمجھنا چاہیے کہ گویا وہ امر جسکا اوسکو وہم ہے فی الواقعی موجود ہے - مثلاً اگر اوسکا وہم یہ ہو کہ کوئی دوسرا شخص قتل کی نیت سے اوسپر حملہ کر رہا ہے اور وہ ایسے شخص کو مار ڈالے تو بری الذمہ سمجھا جائیگا کیونکہ اوسکو وہم کی رو سے مقتول کا قتل کرنا جائز تھا - برخلاف اسکے اگر اوسکا وہم یہ ہو کہ مقتول اوسکے چال چلن یا مال کو نقصان پہونچاتا ہے اور اس لیے اوسکو مار ڈالا ہے تو سزا پائیگا کیونکہ بالفرض یہ وہم صحیح بھی ہو تو بھی اُسکا فعل خلافِ قانون ہوگا -	(۳۳۵) جنون اور فتورِ عقل میں کیا فرق ہے؟
جب کوئی ملزم بوجہ فتورِ عقل جوابدہی کرنے کے لیے غیر قابل ہو تو وہ مجسٹریٹ یا عدالت جو تحقیقات یا تجویز میں مصروف ہو ملزم کی فاتر العقلی کی تحقیقات سول سرجن یا کسی اور عہدہ دار صیغۂ ڈاکٹری کے ذریعے سے کرائیگی اور اگر فتورِ عقل ثابت ہو تو مقدمہ ملتوی کر دیا جائیگا -	۳۳۶ ملزم بوقت جوابدہی فاتر العقل ہو تو کیا کارروائی کیجاتی ہے -
گونگے[1] اور بہرے بھی قانوناً مثل فاتر العقل کے سمجھے جاتے ہیں اس صورت میں امورِ ذیل کا ثبوت ضرور ہے - (۱) آیا معذوری اصلی ہے (۲) آیا ملزم بوجہ معذوری کے فردِ قرار دادِ جرم کے سمجھنے کے ناقابل ہے -	۳۳۷ گونگے اور بہرے اشخاص کی نسبت قانون نے کیا حالت فرض کی ہے اور ایسا فرض کرنے کے لیے کن امور کا اثبات ضروری ہے -

[1] فٹ نوٹ - صرف گونگا یا صرف بہرا ہونا کافی نہیں ہے کیونکہ ایسا شخص فردِ قرار دادِ جرم سمجھ سکتا اور جوابدہی کر سکتا ہے -

قانونِ انگلستان یہ ہے کہ جب ملزم کا جنون[سلہ] یا مشتبہ ہونا دریافت کرنا ہوتا ہے تو

جیوری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ذیل کی تین امور کی نسبت دریافت کرنا ضرور ہے۔

(۱) آیا ملزم گونگا ہے یا نہیں۔ (۲) آیا ملزم الزام کا جواب دے سکتا ہے یا نہیں (۳) آیا ملزم اس قدر ذی عقل ہے کہ کارروائی عدالت کو سمجھ کر جوابدہی کر سکے اور تم میں سے کسی ایک کی نسبت عذر کر سکے اور اس نازک تحقیقات کی ہر ایک تفصیل کو سمجھ کر شہادت کی تنقیح کر سکے۔ اگر ان تنقیحات کے لحاظ سے ملزم جوابدہی نہ کر سکتا ہو تو جوری کو فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ملزم فاتر العقل ہے۔

۳۳ بیان کرو کہ (الف) صلاحیتِ وصیت کے لیے کون امور ضروری ہیں اور (ب) اسکی کیا شناخت ہے۔ (ج) تکمیلِ وصیت نامہ سے ماقبل اور مابعد کے فتورِ عقل کا وصیت نامہ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ (د) کون امور مبطلِ وصیت ہیں۔

(الف) موصی کا دماغ صحیح اور وصیت میں ارادہ ہونا چاہیے اور (ب) بقول ڈاکٹر ٹیلر صلاحیتِ وصیت کا سب سے عمدہ ثبوت یہ ہے کہ موصی دستخط کرتے وقت اپنی جائداد کی تفصیل اور کل وارثوں کے مدارجِ حقوق سے بخوبی واقف ہو۔ (ج) ماقبل اور مابعد کے فتورِ عقل کا وصیت نامہ پر کچھ اثر نہیں پڑتا بجز اسکے کہ بارِ ثبوت اس امر کا کہ موصی بوقتِ وصیت صحیح العقل تھا اوس شخص پر جا پڑتا ہے جو ایسا بیان کرے۔ (د) امورِ ذیل یعنی۔

سلہ **فٹ نوٹ**۔ گونگے اور بہروں کے بارے میں قانونِ ہندوستان ساکت ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ قانونی اصول جو مجنون ملزمین کے لیے ہیں مجنون گواہوں پر بھی چسپاں ہیں مثلاً ایک ایسا شخص جسکو خاص سودا ہو بجز ان امور کے جنکی نسبت اوسکا وہم ہے کسی اور واقعہ کی نسبت سمجھ کے ساتھ اور معتبر گواہی دے سکتا ہے۔ بہرے اور گونگے گواہ کی نسبت گواہی سے پہلے اس امر کا اطمینان کرلینا چاہیے کہ وہ حلف کی عظمت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔

سوال	جواب
	(۱) موصی وصیت کرتے وقت اپنے فعل کی ماہیت سے جو کر رہا تھا ناواقف تھا۔ (۲) یوہی طرح اوس فعل کے نتائج سے واقف نہ تھا۔ (۳) اوسنے اس طرح وصیت اور تقسیم جائداد کی ہے کہ اگر وہ صحیح الحواس ہوتا اور کسی وہم مین مبتلا نہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا۔ مگر محض ایسی جسمانی علالت جسکا دماغ پر اثر نہ پڑے مبطل وصیت نہین ہے۔
۳۳۹ حدود حقوق آزادی مجانین کیا ہین۔	یہ ہین کہ اگر مجانین بوجہ فتور عقل انتظام جائداد نکر سکتے ہون تو انتظام جائداد اون سے لیکر دوسرے کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ مجنون مجرمین جو وقت ارتکاب جرم یا جرا بیدہی فاترالعقل ثابت ہون بحکم عدالت دارالمجانین بھیجدیے جاتے ہین اور عام مجانین کو ہم مجسٹریٹ اور کمشنر پولیس یا عدالت دیوانی دارالمجانین مین بھیج دیسکتی ہے۔

ضمیمہ

سوال	جواب
۳۴۰ سوال مشتبہ مقدمات زہر خورانی مین اشیا بغرض[1] امتحانِ کیمیاوی کیمیکل اگزامینر کے پاس کون بھیج سکتا ہے۔	ان اشکال مین مناسب ہے کہ اشیا قریب سے قریب کا طبیب بعد وصول حکم مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کیمیکل اگزامنر کے پاس روانہ کرے مگر کسی خاص وجہ ہونے پر بپابندی قواعد براہ راست بھی بھیجی جاسکتی ہین۔
۳۴۱ سوال اگر امتحانِ کیمیاوی کی نسبت مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور طبیب کی آرا مین اختلاف ہو تو کسکی راے مرجح ہوگی۔	اگر طبیب کی راے مین امتحان کی ضرورت ہو تو طبیب کی راے مرجح ہوگی یعنی صاحبان مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اسکا حکم دینا لازم ہوگا مگر جب طبیب کی راے مین امتحان کی ضرورت نہو اور صاحبانِ موصوف امتحان کو غیر ضروری نہ سمجھین تو وے اسکا حکم دے سکتے ہین گو طبیب کی راے مخالف ہو۔
۳۴۲ سوال جب صاحبانِ مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بغرض تجزیہ کیمیاوی ترسیلِ اشیا کا حکم دین تو افسر کیمیکل اگزامنر کو کن امور کی اطلاع دینا چاہیے۔	اس صورت مین صاحبانِ موصوف کو اس حکم کے نمبر و تاریخ و مختصر کیفیت مقدمہ کے علاوہ امور ذیل کی نسبت اطلاع دینی لازم ہے۔ (۱) آخر کھانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد پہلے علامات زہر خورانی شروع ہوئے۔ (۲) اگر مسموم مرگیا ہے تو آخر کھانے یا پینے سے کتنی دیر کے بعد مرا۔ (۳) پہلے علامات کیا تھے۔ (۴) علاماتِ ذیل سے کوئی علامت تھی یا نہین۔

[1] فٹ نوٹ۔ دیکھو جوابات سوال نمبر (۳۲۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸)۔

(الف) منہ اور دست (ب) گہری نیند (ج) حلق اور جلد میں چرچراہٹ (د) سر درد یا عضلات کا کھنچنا
(ہ) سرسام اور ہذیان اور خیالی چیزون کا پکڑنا۔
(و) بجز اسکے اور کوئی علامت تھی یا نہین۔
(۵) مسموم کے علاوہ مشتبہ اشیا کو کسی اور شخص نے استعمال کیا تھا یا نہین اور اوسپر بھی یہی علامات طاری ہوئی تھین یا نہین۔
(۶) ہر ایسا امر جس سے قسم زہر کی تشخیص مین مدد ملے۔

۴۳ — کیا ایسی اشیا یا وہ مسالہ کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیجا جا سکتی ہے یا نہین۔ اگر بھیجی جا سکتی ہین تو کون سی اور کس طرح۔

ہان اشیا کذیل یعنی وہ اشیا جن پر خون کے دھبے ہون سکہ جات۔ دستاویزات۔ تمسکات وعرقیات۔ اور اور متفرق اشیا یاد۔ است بھی روانہ کیجا سکتی ہین۔
(۱) خون کے دھبے۔ اگر کپڑے پر ہون تو اوس مقام پر پنسل یا پین سے نشان بنا دینا چاہیے۔ اور اگر دھبے دیوار یا گچ یا زمین یا اسباب خانہ داری پر ہون تو اوس جگہ کو کاٹ کر باہر نکال لینا چاہیے اور منی کے دھبے جس کپڑے پر ہون اوسکو دھبون کے اطراف آدھ انچ سے کاٹ کر روانہ کرنا چاہیے نہ پورا کپڑا۔
(۲) ہر شے پر جس کا امتحان منظور ہے چٹھی لگانی چاہیے اور ہر چیز پر بھیجنے والے افسر کے دستخط اور نمبر اور تاریخ اوس خط کی جسکے ذریعے سے وہ روانہ کی گئین ہونا چاہیے۔ اور پولندون کو بند کرکے اوپر ایسی مُہر جو زیر حفاظت رہتی ہو اس طرح کر دینا چاہیے کہ بلا مُہر توڑے ہوئے اونکا کھولنا ممکن نہو۔
اس روانگی کی اطلاع کیمیکل اگزامنر کو بذریعہ ایک خط کے دینی چاہیے جسمین امور ذیل درج ہونگے۔

سوال	جواب
	(۱) پولندہ دن پر کی ہوئی مُہر کی صورت اور بیان۔ (۲) اشیاے مرسلہ کی فہرست اور طرزِ روانگی۔ (۳) آیا کسی اشیا کی واپسی کی ضرورت ہے۔ (۴) اغراضِ امتحان اور ایسے امور جو امتحان مین بکار آمد ہون۔ دیگر اشیا کی روانگی کی صورت مین علاوہ ہدایات مندرجۂ بالا کے قواعد مندرجۂ جوابات سوال نمبر (۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۷ و ۳۴۶) کی تعمیل بھی کیجانی چاہیے۔
۳۴۴ تجربہ کیمیاوی کی نسبت طبیبون سے سارٹیفکٹ لیے جاوینگے یا نہین اگر لیے جاوینگے تو کس صورت مین۔	عموماً طبیبون کے سارٹیفکٹ نہین لیے جاوین گے کیونکہ اونکے پاس کافی سامان نہین ہوتا اگر وہ طبیب جسکے پاس خُردبین ہو تازہ خون اور منی کے دھبّونکا امتحان کرسکتا ہے۔
۳۴۵ اطبا کو لاش کا امتحان کب اور کس طرح کرنا چاہیے۔ اور تجربہ کیمیاوی کے لیے کن اعضا اور اشیا کو علٰحدہ کرنا اور کون امور قلمبند کرنا چاہیے۔	جب کبھی مجسٹریٹ یا عہدہ دارانِ پولیس کی خواہش ہو اطبا کو چاہیے کہ بلحاظِ واقعات جس قدر ممکن ہو تکمیل کے ساتھ لاش کا امتحان کرین۔ اور زہرخورانی کی صورتون مین معدے کے دونون سرون کو باندھکر اس طرح جسم سے علٰحدہ کرکے کہ انکا اندرونی مادّہ اندر ہی رہے ایک صاف بوتل مین اسپرٹ مین رکھنا چاہیے اور اُسکے بعد معدے کی غشاے لعابی کا امتحان کرنے سے کوئی مشتبہ چیز پائی جاے تو اوسکو جدا رکھنا چاہیے۔ اسکے بعد منہ اور حلق کی غشاے لعابی کا امتحان کرنا چاہیے اور اگر ان مین کوئی غیر معمولی علامت ہو تو قلمبند کرنا چاہیے۔
۳۴۶ جب بذریعہ زہرخورانی ہلاکت وقوع مین	اگر بذریعہ زہر موت وقوع مین آئی ہو تو بعد حصول

آئی ہو تو بغرض امتحان کیمیکل اگزامنر کے پاس کب اور کیا کیا اشیاء بھیجی جائینگی۔ اور اگر ہلاکت وقوع مین نہ آئے تو کیا کیا۔

حکم مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یا طبابت کرنے والے کے اعضاء اور اشیاء مشتبہ ذیل کیمیکل اگزامنر کے پاس امتحان کی غرض سے جلد جلد روانہ کرنی چاہئیں۔

(۱) معدہ[1] (۲) معدے کا اندرونی مادہ (۳) مشتبہ اشیاء جو غشاء لعابی پر ملی ہون (۴) جگر کا سولہ اونس کا ایک ٹکڑا۔ اگر اس سے کم ہو تو پورا جگر اور ایک گردہ۔ (۵) مادہ قے (ممکن ہو تو پہلی اور پچھلی قئین علیحدہ ظرف مین بھیجی جائین اگر قے مٹی مین مل گئی ہو تو اوپر[2] اوپر کھرچ لینی چاہیے تاکہ زیادہ مٹی نہ آجائے اور اگر مٹی اس قدر زیادہ ہو کہ بدبو کو دباوے تو خشک کرکے یا اسپرٹ مین ملا کے روانہ کرنا چاہیے) (۶) اسپرٹ مستعملہ کے چار اونس اگر زہر مستعملہ نباتی ہو تو اشیاء ذیل بھی بھیجنی چاہئیں (۷) چھوٹے امعا کا اندرونی مادہ۔ (۸) پیشاب جو بعد آغاز علامات لیا گیا ہو یا جو بعد موت مثانے مین پایا جائے۔ (۹) اگر بذریعہ اشیاء خوردنی یا دوا کے زہر دیا گیا ہو تو ہر ایک کو علیحدہ رکھکر ہر سڑنے والی شے مین اسپرٹ شریک کرکے روانہ کرنا چاہیے اگر موت وقوع مین نہ آئے تو قے یا جو کچھ معدے سے نکالا گیا ہو روانہ کرنا چاہیے۔

[1] فٹ نوٹ۔ اشیاء نمبر (۱ و ۴ و ۷ و ۸) مین اسپرٹ شریک کرنا چاہیے اور نمبر (۲ و ۵) مین بھی بشرطیکہ الکوہل سے مسموم ہونے کا شبہہ نہ ہو اور نمبر (۳) مین اسپرٹ شریک کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

[2] فٹ نوٹ فلزی زہر خورانی کی صورت مین بھی بجز اسکے کہ زمین بالکل نرم ہو آدھ انچ سے زیادہ کھرچنے کی ضرورت کم واقع ہوتی ہے اور بجز فلزی زہر خورانی کے برادہ کا بھیجنا غیر ضروری ہے۔

سوال	جواب
۱۴۳ جب اطبا کیمیکل اگزامنر کے پاس اشیاء روانہ کرین تو انہین کس امر کی اطلاع کیمیکل اگزامنر کو دینی چاہیے۔	اطبا کو ضرور ہے کہ وہ انکی اشیاء کی اطلاع کیمیکل اگزامنر کو بذریعۂ تحریر کے دین جسمین امور ذیل درج ہونے چاہئین— (۱) اشیاء مرسلہ پر جو مہر کی گئی ہو اسکا نمونہ [illegible] (۲) اشیاء مرسلہ کی فہرست اور طرز روانگی۔ (۳) اوس عہدہ دار کا نام جسکے حکم سے اشیاء بھیجی گئین۔ اور نمبر اور تاریخ حکم۔ (۴) امتحانِ لاش کی تفصیلی کیفیت۔ (۵) علاماتِ مرض اور کیفیتِ علاج اگر اوسنے مریض کو حالتِ زندگی مین دیکھا ہو۔
۱۴۴ اشیاء کیمیکل اگزامنر کے پاس کن کن ذرایع سے بھیجی جاسکتی ہین اور ہر ذریعۂ روانگی مین کن قواعد کی پابندی کیجانی چاہیے بالتصریح بیان کرو۔	اشیاء بذریعۂ ڈاک بیرنگ یا ریل یا اسٹیمر یا کسی کانسٹبل کے روانہ کی جاسکتی ہین[1] جب بذریعۂ ڈاک اشیاء روانہ کیجائین تو قواعد ذیل کی تعمیل کی جانی چاہیے۔ (۱) ہر عضو یا جزو بدن یا اور سڑنے والی شئے کو بوتل یا لک کیے ہوئے مٹی کے ظرف مین بند کرکے کارک یا سرپوش لگانا چاہیے۔ (۲) سڑنے والی اشیاء کو ایک تہائی مقدار اسپرٹ آف وائن مین ڈبونا چاہیے اور کسی ظرف کو جسمین رقیق شے بند ہو اوپر تک نہین بھرنا چاہیے۔ (۳) کارک یا سرپوش کو جھلّی سے باندھنا چاہیے اور اگر کارک بڑے ہون تو اوس پر لاکھ یا سریش یا ٹار لگا دینا چاہیے۔ (۴) اسکے بعد بوتل یا ظرفِ گلی کو لکڑی یا ٹین کے مضبوط صندوق مین بند کرنا چاہیے اور بوتلون یا ظروف کے درمیان ایک تہ روئی کی رکھنی چاہیے۔

[1] نوٹ جن مقامات مین دولتمند اور باوقعت اشخاص فریق ہون بذریعۂ کانسٹبل اشیاء کا بھیجنا مناسب ہے۔

<table>
<tr>
<td></td>
<td>(۵) ہر ایک پارسل پر گاڑھے کپڑے کا غلاف بھی ہو اور حسب قواعد ڈاک لاکھ کی مہر کرنی چاہیئے۔
(۶) ہر ایک پولندے پر بھیجنے والے عہدہ دار کے دستخط ہونا چاہییں اور پولندے مین کیا چیز ہے اسکی اطلاع ہرگز اہالیان ڈاک کو نہونی چاہیئے۔
(۷) سول سرجن موجود ہو تو اسی کے دستخط سے ورنہ کسی اور عہدہ دار صیغہ ڈاکٹری کے دستخط سے اشیا بھیجی جائینگی۔
روانگی بذریعہ ریل یا اسٹیمر کی صورت مین بھی بجز کپڑے کے غلاف کے اور کل ہدایات متعلقہ ڈاک کی تعمیل ہونی چاہیے۔
روانگی بذریعہ کانسٹبل کی صورت مین تو بلون اور پولندون کو روئی یا کاغذ مین لپیٹ کر مضبوط صندوقچہ مین بند کرنا چاہیے اور کل قواعد متعلقہ روانگی ڈاک کی پابندی کرنی چاہیے۔</td>
</tr>
<tr>
<td>۳۴۵ مویشی کی زہر خورانی کی صورت مین اظہار تو کیا کیا چیزین کیمیکل اگزامنر کے پاس بھیجنی چاہیین اور کس امر کی اطلاع دینی چاہیے۔</td>
<td>(۱) اگر مویشی کی زہر خورانی کا شبہہ ہو تو جو چیز تلاش سے مویشی کے مشابہ ملی ہو۔
(۲) پوری غذا کی نالی کی تلاش سے جو مشتبہ اشیا ملین۔
(۳) معدے کے اندرونی مادے کے دو پونڈ اور امعا کے اندرونی مادے کا ایک پونڈ خشک ہو تو ایک ربع اور تر ہو تو ایک ثلث مقدار متہلیٹڈ اسپرٹ ملاکر اور معدہ اور جگر کا ایک ایک پونڈ کا ایک ایک ٹکڑا اور اسکی ایک تہائی اسپرٹ ملاکر بوتل یا مٹی کے لگ کیے ہوئے ظرف مین بند کرکے۔
(۴) اسپرٹ مستعملہ کے چار اونس۔</td>
</tr>
</table>

سوال	جواب
	(۵) سوکھی لید۔ اشیائے مندرجہ بالا کی روانگی کی اطلاع بذریعہ تحریر کے جس میں امور ذیل لکھے ہونگے دینی چاہیے۔ (الف) اشیا ئے جو بھری گئی ہیں اور اسکا نمونہ اور بیان۔ (ب) بھیجی ہوئی اشیاء کی فہرست اور طریقہ روانگی (ج) جس عہدہ دار کے حکم سے اشیا بھیجی گئیں اوسکا نام اور حکم کا نمبر اور تاریخ۔ (د) بیمار شدہ مویشی کی تعداد اور قسم اور تعداد اموات (ہ) ہر امر جو امتحان لاش سے معلوم ہوا ہو اور جس سے تشخیص زہر میں مدد ملے۔
۳۵۰ قے آور اشیا اور ادویہ کیا ہیں؟	حسب ذیل ہیں۔ (۱) نیم گرم پانی زیادہ مقدار میں بار بار دینا (۲) حلق میں اونگلی یا پر ڈال کر ہلانا۔ (۳) اپی کا کیوانہ۔ (۴) سلفیٹ آف زنک۔ (۵) اپومارفیا کی جلد میں پچکاری
۳۵۱ معدے کو پمپ سے کس طرح خالی کرنا چاہیے	معدے کا پمپ یا معدے کی نلکی یا صرف ربڑ کی نلکی کا ایک سرا ہونٹوں سے قریب سوا فٹ حلق کے رستے سے اوتارنا چاہیے اور دوسرے سرے پر قیف لگا کر اوس میں نیم گرم پانی ڈال کر سرے کو اونگلی سے دبا کر بند کر کے جھکانا چاہیے تاکہ معدے کے اندر کا مادہ کھینچ کر باہر نکل آئے۔ جب پانی کا آنا بند ہو جائے تو اس سرے کو پھر اوپر اٹھا کر اسی طرح دھونا چاہیے
۳۵۲ مسموم اور محرک سمیات کے استعمال کی صورتوں میں عموماً کیا علاج مفید ہوتا ہے جدا جدا بیان کرو۔	(۱) مسموم سمیات کی صورت میں اگر مسموم کو نگلنے کی طاقت ہو تو مفرح قے آور دوا دینا چاہیے اور اگر بیہوش ہے

تو پمپ یا نچھے یا [illegible] کی جلدی پچکاری کے ذریعے
سے معدہ خالی کرنا چاہیے - اور تیز اور گرم قہوہ پینے
کو دینا چاہیے - اطراف کی مالش - سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا
بھی مفید ہوتا ہے - زہر مستعملہ افیون ہو تو اٹروپین بطور
تریاق دیجا سکتی ہے -
(۴) محرک سمیات کے استعمال کی صورت مین اگر مسموم کو
قے ہو رہی ہے تو معدے کو شیر گرم یا چاول کے پانی
سے دھونا چاہیے اور اگر قے نہوتی ہو تو پمپ یا
ایپی کاکیوہانہ کا استعمال کرنا چاہیے - بجائے غذا کے دودھ
یا دودھ اور آٹا پھٹے ہوئے انڈے اور دیگر لزج مشروبات
دینا چاہیے - قلیل مقدار مین افیون بھی دیجا سکتی ہے -

۳۵۱ عام تریاق کے اجزا اور ترکیب اور مقدار خوراک
ن کرو - اور یہ بھی بتلاؤ کہ یہ تریاق کن کن سمیات پر
رہوتا ہے -

مگنیشیا اٹھاسی جزو - کوئلہ حیوانی چوالیس جزو - فرس سلفیٹ کا
سیا چوریٹڈ سولیوشن سو جزو - اور پانی آٹھ سو جزو -
مگنیشیا اور کوئلہ کو خشک حالت مین وزن کرکے علحدہ
اور فرس سلفیٹ کو علحدہ بوتل مین رکھنا چاہیے -
بوقتِ ضرورت فرس سلفیٹ مین اوسکی مقدار کا آٹھ سو
حصے پانی ملاکر اوسمین مگنیشیا ملا دینا چاہیے -
اس تریاق کا ایک وائین گلاس بار بار دینا چاہیے
یہ تریاق سنکھیا - پارہ - افیون - اسٹرکنین اور دوسرے
بہت سے سمیات مین مفید ہوتا ہے -

وہ سوالات جو بابت سرکاری امتحا[illegible] ہین

حصہ دوم پرچہ اول روز چہارم امتحان وکالت درجہ اول و دوم بابت [illegible]

مرتبہ شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

(۱) میڈیکل جیورس پروڈنس کی کیا تعریف ہی اور وکلا کیواسطے اس علم کی واقفیت کیون ضروری سمجھی گئی ہے۔

(۲) شہادت قرینہ کسکو کہتے ہین۔ کوئی مقدمہ بیان کیجیے جس مین شہادت قرینہ کے ذریعے سے مجرم کا سراغ لگا ہو۔

(۳) لاش سڑنے کے مدارج کیا ہین اور مختلف مدارج بوسیدگی مین کیا علامات پیدا ہوتے ہین۔

(۴) مجنون حقیقی اور مجنون مصنوعی مین کن علامات کے ذریعے سے امتیاز ہو سکتا ہے۔

(۵) کٹا ہوا زخم جو حالت زندگی مین لگایا گیا ہو یا بعد موت کے لاش پر انکی ہیئت اور علامات مین کیا فرق ہے۔

(۶) چند مثالین اُن تشددات کی بیان کیجیے جنکے ذریعے اس ملک مین پولیس مجرمون سے اقبال حاصل کرتے ہین۔

(۷) بچہ کشی کے مقدمہ مین کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ جنین زندہ تولد ہوا تھا یا مُردہ۔

(۸) حمل کے علامات کیا ہین۔

پرچہ اول روز چہارم امتحان وکالت درجہ اول و دوم بابت ۱۸۷۳ [illegible]

مرتبہ مولوی میر قمر الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ

(۱) اسباب جنون کتنے قسم کے ہوتے ہین انکی قسمین بیان کرو اور ہر ایک بیان کردہ [illegible] کون سے اسباب ہین۔